مسیحی دین کی اصولی باتیں

یہ کتاب پادری ایچ۔سی۔جی۔مول صاحب
کی تصنیف سے ترجمہ کی گئی

سنہ ۱۸۹۵ء

امرت سر مشن پریس میں مطبوع ہوئی

فہرست مضامین

پہلا باب صفحہ ۱ سے ۳

دربیان (۱) طبعی اور منکشف دین (۲) مقدس نوشتے

اصول موضوعہ - مکاشفہ اور اُسکا امکان - مقدس نوشتے اور اُن کے خواص
آنہپر مسیح کی شہادت - اُن کی سند روحانی امور ہیں - سند کے درجے
مقدس نوشتوں کا علم الٰہی سے تعلق -

دوسرا باب صفحہ ۴ سے ۲۰

دربارہ خدا (۱) توحید - (۲) ثالوث

خدا کے بارہ میں طبعی شہادت - علم لدنی - ترتیب - وقوف قلبی اور
اُسکی شہادت - اُن شہادتوں کا تعلق مکاشفہ سے - کثرت الالہ - اُسکی
غلطی اور اُس میں سچائی ہمہ اوست جسکی ایک مثال برہمنی دین ہے -
دہریہ پن - اب شاذ و نادر بطور مقرر عقیدہ کے پایا جاتا ہے - کیوں -
اگنوسٹک تعلیم - اُسکی غلطی - اُس میں سچائی - ڈی ازم - مسیحی دین
توحید کی تائید کرتا ہے - خدا کے وجود کے بارہ میں طبعی شہادت اُسی
کی مانند ہے جو انسان کے وجود کے بارہ میں ہے - الٰہی صنعت کے
آثار ہماری صنعتوں کے آثار کی مانند کلیتہً نہیں - خلقت کے بارہ میں

مقدس نوشتوں کی تعلیم کی ضرورت - خدا خالق و مالک ہے - مقدس
ثالوث صرف مکاشفہ سے منکشف ہوا - مقدس نوشتوں کی وحدت
مخلوق پر خدا کا دعوی ثالوث کی شہادت - مسئلہ کا بیان - عہد عتیق
کی شہادت - عہد جدید نے اسکو تسلیم کیا - ثالوث خواہ بذات خود
خواہ دنیا کے تعلق میں - ثالوث کے بارہ میں تمثیلیں - اس تعلیم کا
سرچشمہ - گنوستکس تعلیم - مانیکی تعلیم - منارخی تعلیم - ارین تعلیم -
یہ سب تعلیمات ملکر خدا کی توحید پر زیادہ زور دیتی ہیں - حال کی دیگر
رائیں - یونی ٹیرین تعلیم - سوسینین ہورگ کی تعلیم - لفظ ثالوث -

تیسرا باب

صفحہ ۲۰ سے ۳۴

باپ کے بارہ میں تعلیم

دوسرے اقانیم کے بارہ میں تعلیمات سے زیادہ ظاہر ہوتی ہے -
باپ کے ذریعہ خلقت - تو بھی وہ عالم کا باپ نہیں - باپ کے ذریعہ
مخلصی - باپ جہان کو اور انسان کو پیار کرتا ہے - پھر کیا وہ ٹیسک
معنی میں ہر ایک شخص کا باپ ہے ! باپ مخلصی دینے والے بیٹے
کو دے دیتا ہے اور ہمارے گناہ اُسپر رکھتا ہے - راستباز ٹھہراتا ہے -
متبنی بناتا ہے - سرنو پیدا کرنے والے روح کو بخشتا ہے - بلاتا ہے - حفاظت
کرتا ہے - تقدیس کرتا ہے - جلال بخشتا ہے - برگزیدہ کرتا ہے - برگزیدگی کا
مبدء - ایسے معاملہ میں اُسکا فروری ہونا - مقدس نوشتوں کی شہادت -
نجات کے کام میں باپ کا بیٹے سے تعلق - ساری نجات - باپ کے

کے ساتھ مرضی پر کچھ جبر ہیں۔ اس تعلیم سے الٰہی مقاصد۔ اس تعلیم کے دوسرے پہلو بھی یکساں صحیح اور ضروری ہیں۔ ایسی محبت اور دعوت گناہ خلاص۔ ان کی ظاہرا مخالفت۔ کالون کے پیرو اپنے گھٹنوں پر۔ آرمینس کے پیرو اپنے پاؤں پر۔ مقدسوں کا استقلال۔ فضل کا کھو جانا۔ خدا سے برابر رفاقت کی ضرورت۔ سچائی کا مطالعہ کرنا اور اُسے عمل میں لانا۔ برگزیدگی کے بارہ میں مختلف رائیں۔ قومی کلیسیائی۔ مشروط۔ برگزیدگی در برگزیدگی اس تعلیم کا سرچشمہ۔ آگسٹین اور پلیجی اس پانچویں سے سترھویں صدی تک آزاد مرضی کے بارہ میں رائیں۔ فلسفہ۔ ٹرینٹ۔ جین سن۔ مصلح۔ کالون لوتھر۔ ملینکتون۔ ہوکر آرمی نی اس آرٹ کالج۔ پیکشر۔ اٹھارھویں صدی ویزلی اور اُسکے ہمعصر انگریز۔ ایڈورڈز۔

چوتھا باب

صفحہ ۴۳ سے ۴۴

بیٹے کے بارہ میں تعلیم

(۱) مسیح کی شخصیت۔ مسئلہ دوم اُسکے الٰہی سرچشمہ کے بارہ میں مقدس نوشتوں کی شہادت۔ اسکی ابنیت۔ ازلی پیدائش۔ کلمہ۔ ہم ذات تجسم۔ ایک اقنوم۔ دو ذاتیں۔ کامل انسانیت۔ انسانیت الگ۔ کبھی یک اقنوم نہ تھی۔ الٰہی انسان کی اقنومیت۔ مسیح کے انسانی تجربے فی الواقع تھے۔ اُسکی بیگناہی۔ اُسکی الوہیت اور انسانیت ہمیشہ تجسم میں اکٹھی موجود تھیں۔ اُس کے علم کی کمالیت۔ یہ لقب "خدا کا بیٹا"۔ "ابن آدم"۔ "آدم ثانی"۔ مسیح کی شخصیت کے بارہ میں تعلیم کا سراغ۔ پہلی تین صدیاں

چوتھی پانچویں صدیاں - یہودی دین تعلیم - عقیدوں کے بیج کا بونا - موجودہ تعلیمات مباحثہ - قدیم مباحثوں کی ضرورت -

پانچواں باب صفحہ ۴۲ سے ۶۱

بیٹے کے بارہ میں تعلیم

(۲) مسیح کا کام - خلقت میں یہ مانے کہ بیٹے میں خلقت پہلے سے موجود تھی - کیا پہلے سے موجود مسیح پہلا آدم ہے - اگر آدم گناہ نہ کرتا تو کیا مسیح پھر بھی مجسم ہوتا - مشکلات - کفارہ - یہ مکروہ ہے - نوشتوں کی شہادت - گناہ پر نظر تعمق سے دیکھنے کی ضرورت - کیوں کفارہ کے بارہ میں چند باتیں نظرانداز کی جاتی ہیں - صحیح ماننے کے لئے کونسی باتیں ضرور ہیں - نوشتوں کے استعارے اس سے کیا مراد نہیں - گناہ نہایت بڑی خوفناک چیز ہے - کفارہ کا تعلق خدا سے - اسکے دوسرے تعلقات - غیر - مساوات - لامتناہی - مسیح کی زندگی کا تعلق اسکی موت سے - مسیح کا خون - تحریری دکھ - اس تعلیم کا سراغ - پہلی چار صدیاں - ایرینس - ریفی - ایرینس - اوریجن - اتھاناسیس - آگسٹین - کیا شیطان کو نیست دی گئی - گیارھویں سے سولھویں تک - اصلاح کا زمانہ - مابعد زمانہ - عالم بنوع میں آنا - عالم حادث - اپالوس سوباب - ابتدا "آنے" کے بارہ میں تعلیم کا سراغ - مقابلہ - ایرینس - ترتیان - کلیمنس الیکسنڈری - اینجل کرل کتابیں - مرنے کے بارہ میں بعض گمان - مقدس نوشتوں کی خاموشی - اعتراف - مُردوں کے لئے دعا - حالت حایلہ کے بارہ میں فقرہ کی تعلیم -

چھٹا باب — مسیح کا کام

مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا۔ صعود۔ باپ کے داہنے بیٹھنا۔ دوبارہ آنا۔ اُسکے جی اُٹھنے کے مقاصد۔ شرائط۔ آدم ثانی۔ صعود۔ سر جاہونا۔ کلیسیا کا سر۔ دربانی۔ ضامن عہد۔ سفارش۔ سردار کاہن۔ تخت نشین کاہن۔ کیا آسمان میں کوئی مسیح ہے؟ کیا حالت مذہبی ابتک جاری ہے۔ مسیح بادشاہ ہے۔ کہاں تک سچ ہے کہ اُسکی بادشاہت موقوف ہوگی۔ خداوند کا واپس آنا۔ نوشتوں کی شہادت کئی طرح سے۔ اسرائیل کی آئندہ حالت۔ دوبارہ آنے کے بارہ میں تعلیم کا سرانجام۔ نیا عہدنامہ۔ یسعیاہ۔ زیرنیوس اور ایگن وغیرہ۔ دہلی زمانے ماجد زمانے۔ مکاشفہ کے ہزار۔ ہزار سال کی سلطنت۔ اُس سلطنت سے پہلے واپس آنا۔ دونوں پہلوؤں پر غور کرنا۔ عدالت بیٹے کے سپرد ہوئی۔ اُسکی شریعا کا بیرہ۔ کلیسیا کی عدالت۔ عدالت کرنا۔ عدالت ایک واقع ہے۔

ساتواں باب — مسیح ۱۶۰ سے ۱۰۰

روح القدس کے بارہ میں تعلیم

ہی روح منحصر۔ یوحنا ۱۴ سے ۱۶ تک اور نوشتوں کی دوسری شہادت نوشتوں کی وحدت۔ عہد عتیق کی شہادت۔ اس لفظ روح کے معنی۔ دوسرے اقانیم میں۔ شخصیت۔ اُسکی شخصیت کی تعلیم کی روحانی ضرورت۔ اُس کا نکلنا۔ دو میں سے نکلنا۔ اُسکی روحانی ضرورت۔ روح کا کام عالم میں۔ نوع انسان میں سب پر نازل ہونا۔ اگے سمی۔ کیا وہ حالت حایلہ میں کام

کرتا ہے۔ کلیسیا میں اُسکا کام۔ کلیسیا کی سوغاتیں۔ ہر فرد میں کام۔ اس کی ترتیب۔ تین۔ اسکی ضرورت مسیح کے ساتھ تعلق۔ یہ کس طرح روح کے ذریعہ سے ہے؟۔ روح کا کام مجسم خداوند میں۔ اور ہم میں۔ مسیح ہماری زندگی روح میں زندگی بخشنے والا۔ روح کے ذریعہ نور۔ اُسکی شہادت مسیح پر۔ روح کا کام مختارانہ ہے۔ روح نوشتوں کا حقیقی مصنف ہے۔ قدیم بزرگوں نے ہے مانا۔ کلیمنس۔ یسطین وغیرہ۔ اس تعلیم کے نتائج۔ حقیقی کلیسیا کی جماعت کے لئے روح کا کام۔ اس لفاظت عصمت اور ایمان کا تعلق۔ روحانی نعمتیں۔ فضل۔ عہد عتیق کے مقدسوں میں روح کا کام۔ عہد کے زمانہ کا فرق روح کے بارہ میں تعلیم کا سلسلہ۔ کلیمنس اگناطیوس۔ یسطین وغیرہ۔ دونوں میں سے نکلتا۔ آگسٹین۔ شارلیمین۔ اور بڑی پھوٹ۔ فلونیس کا مجمع۔ حال کی رائیں روح کے کام کا سلسلہ۔ موخانی تعلیم۔ آگسٹین۔ بزارڈ وغیرہ۔ حال میں روح کے کام کی ضرورت کی پہچان زیادہ بڑھتی جاتی ہے۔

آٹھواں باب

صفحہ ۱۰۱ سے ۱۲۷

آدمی کے بارہ میں تعلیم

نوشتوں میں آدمی کے بارہ میں کیا تعلیم ہے۔ آدمی کی پیدائش۔ کہاں تک پیدائش ۱، ۲ کو لفظی طور رکھیں۔ فلسفہ۔ انسان ایک نیا درجہ ہے۔ بعض مشاہدہ اور فلسفہ کی رائے۔ انسان کی قدامت۔ نوع انسان کا ایک ہونا خدا کی صورت۔ شخصیت۔ فرد۔ نفس۔ جان۔ اسکا تعلق عدالت سے۔ جسم سے۔ جان اور روح۔ کیا آدمی تین حصوں پر یا دو حصوں پر منقسم ہے؟

ایک ہی ہے۔ دل۔ اندرونی انسان۔ طبیعت یا عقل۔ ضمیر قلب ارادہ۔ اسکا تعلق خدا کی مرضی سے۔ روح ہر شخص کی پیدائش کے وقت پیدا ہوتی ہے یا باپ سے ملتی ہے۔ نوافلاطون کے مطابق آدمی کی اصلی حالت۔ انسانی ذات کی فطرت۔ گناہ خلاف فطرت ہے۔ پہلا آدمی خدا کا بیٹا۔ کس طرح سے۔ آدم نوع انسان کا سر۔ اسکا بھید۔ اُسکا گناہ کرنا۔ واقع ہی اور بھید بھی۔ آزمائش اور اُسکا نتیجہ۔ یکی وہی کا علم۔ کیا یہ گرنا اوپر کیطرف تھا؟ بدن کا آغاز منکشف نہیں ہوا۔ اسکے ماننے کی روحانی ضرورت۔ اُس گرنے میں انسان کی غلامی کی حقیقت۔ کمزوری۔ سرنو پیدا ہونے کی شہادت اپنے موروثی گناہ۔ موت۔ بیوہ ہر شخص باکل گرا ہوا ہے تو بھی ہر ایک ضروری ہلاک نہ ہوگا۔ موروثی قصوروار اور خطا۔ مکاشفہ کا بھید اور رحم۔ آدمی بحال ہوا۔ دو راہ اور دو انجام۔ کیا عالمگیر امید ممکن ہے؟ گناہ ایک نامعلوم سبب۔ ازلی تجویز کے بیان کرنے کی کوشش آدمی کی بحالگی کے لئے انجیل کی ضرورت بچے۔ سرنو پیدائش اور تبدیلی۔ توبہ۔ مسیح کے ساتھ اتفاق۔ راستباز ٹھہرنا:۔ اسکا منکشف طریقہ۔ اعمال۔ ایمان پہلی دفعہ اور دوسری دفعہ راستباز ٹھہرنا۔ مرتے وقت ہوگا کے الفاظ۔ ایمان کے ذریعہ راستباز ٹھہرنے کی تعلیم کی اہم ضرورت۔ منسوب راستبازی۔ مسیح کے ساتھ اتفاق اور اسکا تعلق راستباز ٹھہرنے سے۔ جو راستباز ٹھہرے ہیں وہ بھی زیر تربیت ہیں تقدیس۔ اسکا تعلق راستباز ٹھہرنے سے۔ تقدیس میں ایمان کا کام۔ انسان ۱۲-۳ سے ۱۹ مسیح پاک زندگی کا چشمہ ہے۔ مرضی پھر بھی آزاد ہے۔ وعدے احتیاط۔ گناہ کی قدرت اور حضوری۔ جسم صلب: روح کی پوری بحالی۔ عدہ آدمی کی حالت۔ موت میں۔ نجات میں۔

نواں باب ح صفحہ ۱۴۷ سے ۱۵۰

کلیسیا کی تعلیم

کلیسیا کی تشریح جو ہوکر صاحب نے کی۔ لفظ کلیسیا۔ اس امتیاز کی ضرورت۔ آگسٹین دیوی کی شہادت۔ دیوی کلیسیا کے مقدس دعاوی۔ کونسی پھوٹ سخت ہے۔ کلیسیا کی علامتیں۔ مسئلہ ۹ کی قدیم تشریح۔ کیا استقوفیت ایک علامت ہے۔ لفظ کیتھالک اگناطیوس۔ اتھاناسیس روی کلیسا کے دعاوی۔ جدائی کا ایک سبب کلیسیا کا اختیار۔ مجمع۔ نماز کی کتاب کا دیباچہ۔

دسواں باب صفحہ ۱۵۰ سے ۱۶۰

خادمان دین کے عہدوں کے بارہ میں

مسئلہ ۲۳۔ نئے عہدنامہ کی شہادت۔ رسول۔ ڈیکن۔ بزرگ۔ اسقوف۔ یعقوب تلاؤس طبطس۔ کیا جماعت اپنے خادمان آپ ہی مقرر کرسکتی ہے۔ بارہ رسولوں کی تعلیم۔ کلیمنس۔ اگناطیوس۔ توائز۔ ایسکے نوائیڈ۔ گناہوں کا اقرار۔ اور مغفرت کا کلید۔ نئے عہدنامہ کی شہادت۔ روی طریقہ۔ استقوفیت۔

گیارھواں باب صفحہ ۱۶۰ سے ۱۶۶

ساکرمینٹوں کے بارہ میں تعلیم

مسئلہ پچیسواں۔ لفظ ساکرمینٹ۔ روی کلیسیا کے سات ساکرمینٹ۔ نئے عہدنامہ کی شہادت۔ یونرسٹ میں بدن اور لہو کے خاص معنی۔ نئے عہدنامہ کی تعلیم۔ ابتدائی کے ساکرمینٹ۔ ساکرمینٹ کا بنیاد بپتسمہ۔ بپتسمہ میں موروثی گناہ کی معافی۔ استحکاست بچوں کا بپتسمہ۔ ختنہ۔ پانی چھڑکنا یا غوطہ دینا بپتسمہ کے بدن اور لہو کے

پہلا باب

(۱) طبعی اور منکشف دین

(۲) مُقدّس نوشتے

اس کتاب کا مطلب یہ ہے کہ مسیحی دین کی عام تعلیم کا بیان کیا جائے یعنی ایسی تعلیم کا جو مقدس نوشتوں میں خدا کی طرف سے منکشف ہوئی ہے۔ اور آدمی کی طبیعت و حاجات کے مطابق ہے۔ کاش کہ جو کچھ میں کہوں وہ اُس خدا کو منظور ہو جو حقیقی زندگی تق اور محبت ہے۔

جو علاقہ طبعی اور منکشف دین میں ہے اُسکے اور مقدس نوشتوں کے بارہ میں تمہید کے طور پر میں یہاں کچھ کہونگا۔

(اوّل) جو مسیحی تعلیم مکاشفہ سے معلوم ہوتی ہے۔ اُس میں انسان اور جہان اور خدا کی بابت بعضی ایسی باتوں کا ذکر ہے جو بطور اصول موضوعہ کے مانی جاتی ہیں مثلاً جو نتایج عقل عام سے ظاہر ہوتے ہیں شخصیت خود مختاری وغیرہ۔ مادی اور غیر مادی جہان۔ علت معلول کا سلسلہ یہ سب تسلیم کئے جاتے ہیں اور نیز نور قلب اور ذمہ داری جس سے خود بخود انسان اپنے تئیں ذمہ دار سمجھتا ہے۔

17:59 14%
Details

اس دین میں ایک بھی نقص نہیں ہے جو عیب سے پاک قادر مطلق
اور حکیم مطلق ہے

بیشتر یہ کہ خدا اور انسان میں ایک خاص تعلق ہے جو انسان کی
اخلاقی حالت بگڑ گئی ہے۔

ان امور کے ماننے سے مکاشفہ کے لئے راہ تیار ہو جاتی ہے۔ یہ
خدا کی طرف سے ایک نیا اور فوق العادت پیغام ہے۔ یہ تسلیم کرنا چاہئے
کہ چونکہ خالق مختار کل ہے اس لئے یہ مکاشفہ ہو سکتا ہے گرچہ عام طبیعیات
بعض لوگوں کی رائے میں خدا کی ہستی کے خلاف ہے لیکن وہ بھی حقیقتاً
اس وقت تک جو بموجب مکاشفہ کے خدا کہلاتا ہے پڑی دیتا ہے۔

گرچہ مکاشفہ سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ آدمی خود خدا کے وجود کا مکاشفہ
ہے تاہم عموماً اس سے یہ پیغام مراد ہے جو فوق العادت طریقے سے انسان
تک پہنچتا ہے۔ مسیحی دین کا یہ دعویٰ ہے کہ شروع ہی سے ایسے پیغام خدا
کی طرف سے آتے رہے اور سب سے بڑھکر یہ مسیح مجسم کے ذریعہ سے ہے۔ اور نیز یہ
کہ ان پیغاموں کا ذکر مقدس نوشتوں میں ہے

(دوم) سچ مچ یہ مقدس نوشتے عجیب مظہر ہیں۔ ایک طرح سے وہ
ایک چھوٹی سی قوم کی تاریخ ہیں۔ اور دوسری طرح سے سب سے شائستہ
اور زور آور قوموں کی روحانی ترقی کا باعث ہوئے ہیں۔ انکا دعویٰ ہے کہ ہم
فوق العادت پیغام ہیں۔ ہر چند ہزارہا دشمنوں نے انکے تلف کرنے کی کوشش
کی تو بھی ہمیشہ غالب رہے ہیں۔ جو شہادت مسیح نے عہد عتیق کے بارہ
میں دی وہ مسیحیوں کے لئے سب سے بڑھکر ہے۔ اسی طرح سے عہد جدید کے

دوسرا باب

مسئلہ دربارۂ خدا

(۱) توحید

(۲) مقدس ثالوث

(۱) توحید

ان ورقوں میں اس بات کی کوشش نہیں کی گئی کہ انسان اور خلقت سے جو دلیل خدا کے بارہ میں ملتی ہے اسکی تفصیل کیجائے۔ جیسی دین کے مسائل جملہ پہلا بیان کرنا ہمیں مطلوب ہے اس پر اختیار ہوں کہ کسی نہ کسی طرح سے یہ دلیل (یعنی خدا کی ہستی کی) ملی گئی ہے بلا واسطہ اور اعجازی سلسلوں کے بغیر شہادت کے اور کونسے سلسلے اس کی ہستی و جلال کے لئے ہیں جو "ایک ہی زندہ و برحق خدا ہے" وہ ازلی ہے۔ اور اسکو جسم و جزو اور حواس نہیں اسکی قدرت، مکتفی و خوبی بیحد ہے۔ وہ سب چیزوں کا جو دیکھنے میں آتیں اور دیکھنے میں نہیں آتیں خالق اور حافظ ہے" (عقیدہ اوّل)۔

بھائیو یہ وہ شہادتیں ہیں جو آدمی جہاں کا مطالعہ کرتے ہے اور اپنے تئیں

کا مشاہدہ کرتے ہے ۔ اور ۔ ۔ ۔

فوق العادت طریقے سے آدم پر پہلی حالت میں مکلف کی گئی تھی

توحید کی شہادت کے اس مختصر خاکے کے متعلق مختلف رائوں کا بھی مرسری ذکر کیا جاتا ہے

کثرت الالٰہ یعنی اس بات کا ایمان رکھنا کہ کئی ایک ناحیدہ فاعل ہیں جو کم و بیش اس منظر میں یا اسکے پیچھے ہم رتبہ ہیں۔ کئی قوموں کا یہ ایمان ہے۔ ان میں سے اکثروں میں "اگرچہ عملاً سب ہیں نہیں" کثرت الالٰہ کے پیچھے توحید پائی جاتی ہے اور جتنا زیادہ اُن لوگوں کے خیال کا مشاہدہ کیا جاتا اور وہ سمجھا جاتا ہے اُتنا زیادہ وہ ظاہر ہوتی ہے باقیوں میں اس بات کا اشارہ ہے کہ کثرت الالٰہ توحید کی بُنیاد نہیں بلکہ اسکا بگاڑ ہے۔ اس بات کے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ کثرت الالٰہ بحیثیت ایمان کے روز روز گھٹتا جاتا ہے۔ مشاہدہ جو اب تکمیل کے بڑے درجہ تک پہنچ گیا ہے اور پہنچتا جاتا ہے۔ اسبابِ موجودات میں وحدت کو ثابت کرتا معلوم ہوتا ہے جس سے کثرت الالٰہ کا ایمان کمزور ہوتا جاتا ہے۔ مباہم بکاشفہ ایک حقیقت کو ظاہر کرتا ہے جو اس میں پوشیدہ

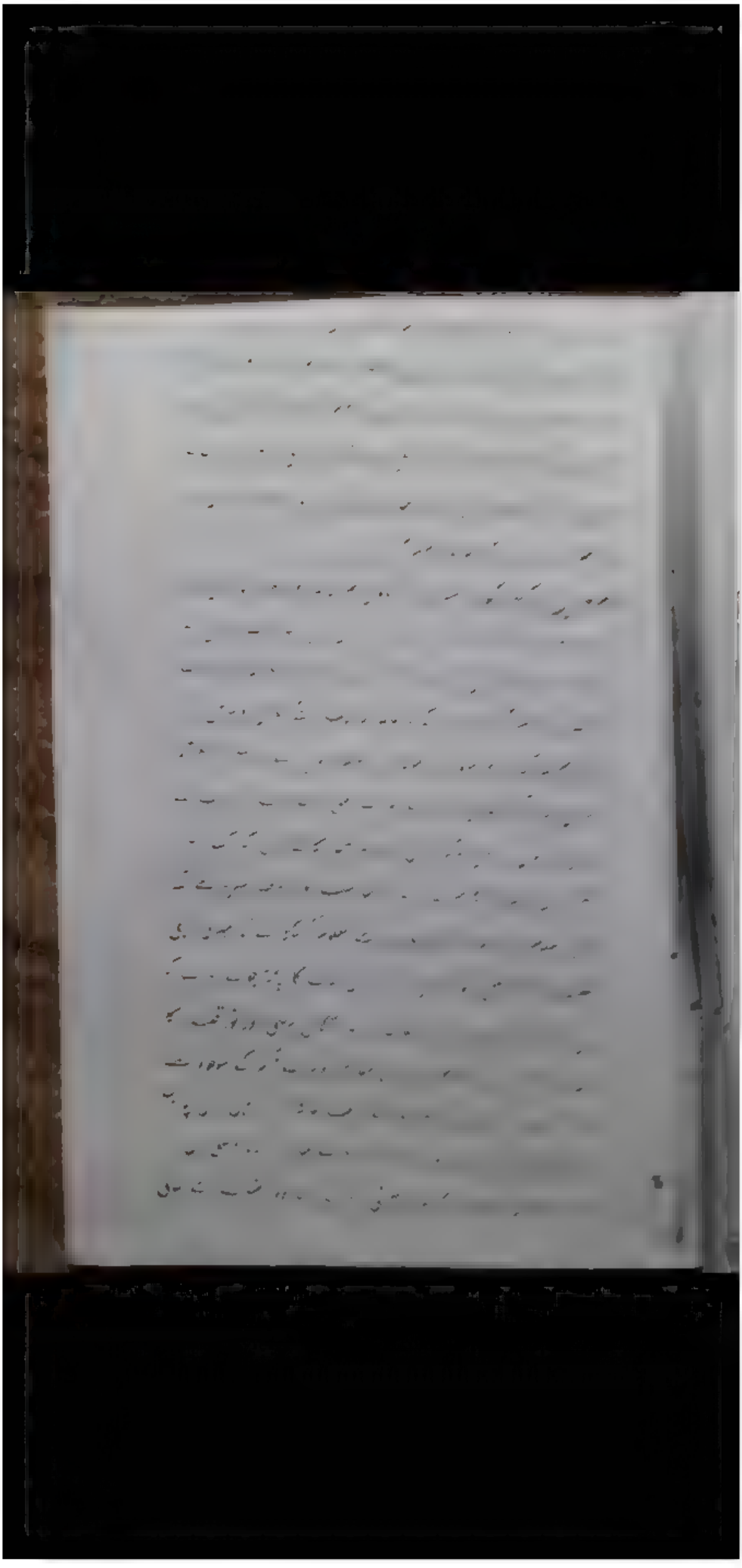

[illegible] سے علاوہ [illegible] کہ یہ
[illegible] جانتے ہیں کہ [illegible] کہ
[illegible] کی [illegible]
[illegible] ہستی [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] جہاں کی [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] مقدس [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] کرتا [illegible]
[illegible] ہیں [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے

[redacted]

یہ دعویٰ کرتا ہے کہ خدا سے کامل [illegible] کی طرف

بھیجا گیا ہوں

[redacted]

نوعیتی فضل [illegible] یا [illegible] سے [illegible] کا [illegible] یا [illegible] کا واقعہ معلوم ہوتا

ہے۔ کبھی نسبت یا تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ خود فریدی کی اعلیٰ مثال ہے

یا فضلِ حق کی اعلیٰ مثال ہے۔ انسانی نور قلب کا یا طبع فیصلہ پہلی

مانے کی تائید نہیں کرتا۔ اس کتاب کا خاص مقصد یہ نہیں کہ مسیحی دین

کے ثبوت پیش کرے۔ ہم صرف ایک صاف امر کی طرف اشارہ کر سکتے

ہیں کہ مسیحی دین کی شہادتیں سب بیشک توجیہ کی شہادتیں ہیں اور جبھی

توجیہ سے جو سوال پیدا ہوتے ہیں اُنکے اعلیٰ درجہ کے جوابوں کی طرف

ہدایت کرتی ہیں۔ مخفی نہ رہے کہ اسباب موجودات کے ساتھ خود انسان

کی ذات کا بھی لحاظ کیا جائے۔

اس فصل کے اخیر پر چند جُدا جُدا باتوں کا ذکر کیا جاتا ہے

خدا کی ہستی کے بارہ میں بھی شہادت اُسی قسم کی ہے جو انسان
کی ہستی کے بارہ میں ہے۔ اس بات کا مشاہدہ کرنے سے کہ جو مادہ
ہمارے چاروں طرف ہے ہر ایک سے عمل ہوتا ہے جو ہم
آپ میں جانتے ہیں شخصیت پر دلالت کرتا ہے۔ موجودہ نتیجہ
بتاتے ہیں کہ ہمارے چاروں طرف محض نشان نہیں۔ اس طرح سے
ہم کو صاف صاف یہ نتیجہ نکالنا ہے کہ کوئی اعلیٰ شخصیت ہے کیونکہ
مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بادہ مدبر بالکہ ترتیب پائی جاتی ہے اور
ہم اپنے تجربہ سے جانتے ہیں کہ ترتیب ارادہ پر دلالت کرتی ہے۔
اور ارادہ شخصیت پر۔

۲۔ یہ خیال کہ خالق نہ صرف پہلی مخلوقات پر حکومت کرتا ہے بلکہ اس
میں کام بھی کرتا ہے اس بات کے دریافت کرنے کے لئے آمادہ کرتا ہے کہ
اسکے کام کرنے کے آثار بہت باتوں میں ہمارے کام کرنے سے متفرق
ہیں "اُسکے تراشنے سے بادہ نہیں گرتا ہے" جن ہاتھوں اور اوزاروں
سے وہ کام کرتا ہے وہ اُسکی مرضی ہے جسکے باعث بادہ کی ہستی ہے اور
جو اپنے آپ سے بادہ کو تکمیل کی قدرت اور قانون عنایت کرتی ہے۔
(۳) خلقت کا مطلق اور دائمی انحصار خالق پر (مکاشفہ ۴-۱۱) ہے
بہت کم لوگ سمجھتے ہیں کہ مکاشفہ دین ہی نے یہ ظاہر کیا ہے کہ بائبل
سے الگ دیگر مذاہب اور فلسفہ کا میلان یا تو یہ ظرف ہے کہ جب سے
خدا ہے تب ہی سے جہان ہے۔ خدا اُسکی صورت کو بدلتا ہے لیکن
خالقانہ طرز سے اُسے پیدا نہیں کرتا اور نہ اُسپر حکم کرتا ہے۔ یا اسطرف

جسکے [illegible] وہ [illegible] سے شروع ہوتا ہے اور ان تما[illegible]
اور [illegible] وہ پروردگاری کے بیان کے لئے کافی ضروری ہے وہ
ہیں ۔ کھاتی ہے کہ اہم کُل واقعات کو اُسکی خداوند مرضی سے ایسا علاق
بخشیں کہ اگرچہ ماتحت دیکر سبب آزاد ہیں پھر بھی کل کام [illegible] ہو کر
اُسی سے اور اُسی کے سبب اور اُسی کے لئے ہمارے پیدا ہوئے ہیں "

رومیوں ۱۱ - ۳۶ ۔

مقدس نوشتوں میں خدا کے واحد حقیقتاً اور مطلقاً کُل مادی اور روحانی
ہستی کا آزاد مخلص سبب یعنی خالق ہے ۔ وہ اسکا حقیقی باعث ہے
نہ صرف اسکی ہستی کا آغاز اُس سے ہے بلکہ قیام بھی اُسی سے ہے
وہ اسکا اعلیٰ اور کامل راست خداوند شارع دینے والا اور منصف
ہے وہ اسکی حقیقی غایت غائی ہے کیونکہ اُسنے اسے اپنے لئے
بنایا ہے ۔

وہ صرف وجودوں میں سے بھی اور ہستیوں میں اوّل ہی نہیں بلکہ وہ وجود کی
کا وجود ہے اسطرح ہے کہ کوئی شئے جو اسکی ذات سے نہیں ہے
پھر بھی اسکے بغیر یا اس سے بےتعلق نہیں رہ سکتی ۔ چونکہ اُسکا وجود بالذات
خود قایم ہے وہ پورے طور سے ازلی ہے ۔ اُسکی ہستی کا طریقہ آغاز یا
انتہا سے کچھ تعلق نہیں رکھتا ۔ مقدس نوشتوں کی یہ تعلیم ہے کہ مادہ یا
روح کی اصل خواہ کچھ ہی ہو لیکن مادی اور روحانی جہان خدا کی ہستی اور
ازلی [illegible] کے [illegible] سے [illegible] ۔ کہ
خدا اور جہان ایک ہی ہیں اور نہ اُنکو اُس سے جو اُنکا اصلی اور ابدی
سبب ہے جُدا کریں ۔

۲ مقدس ثالوث

[illegible]

[illegible]

[illegible]

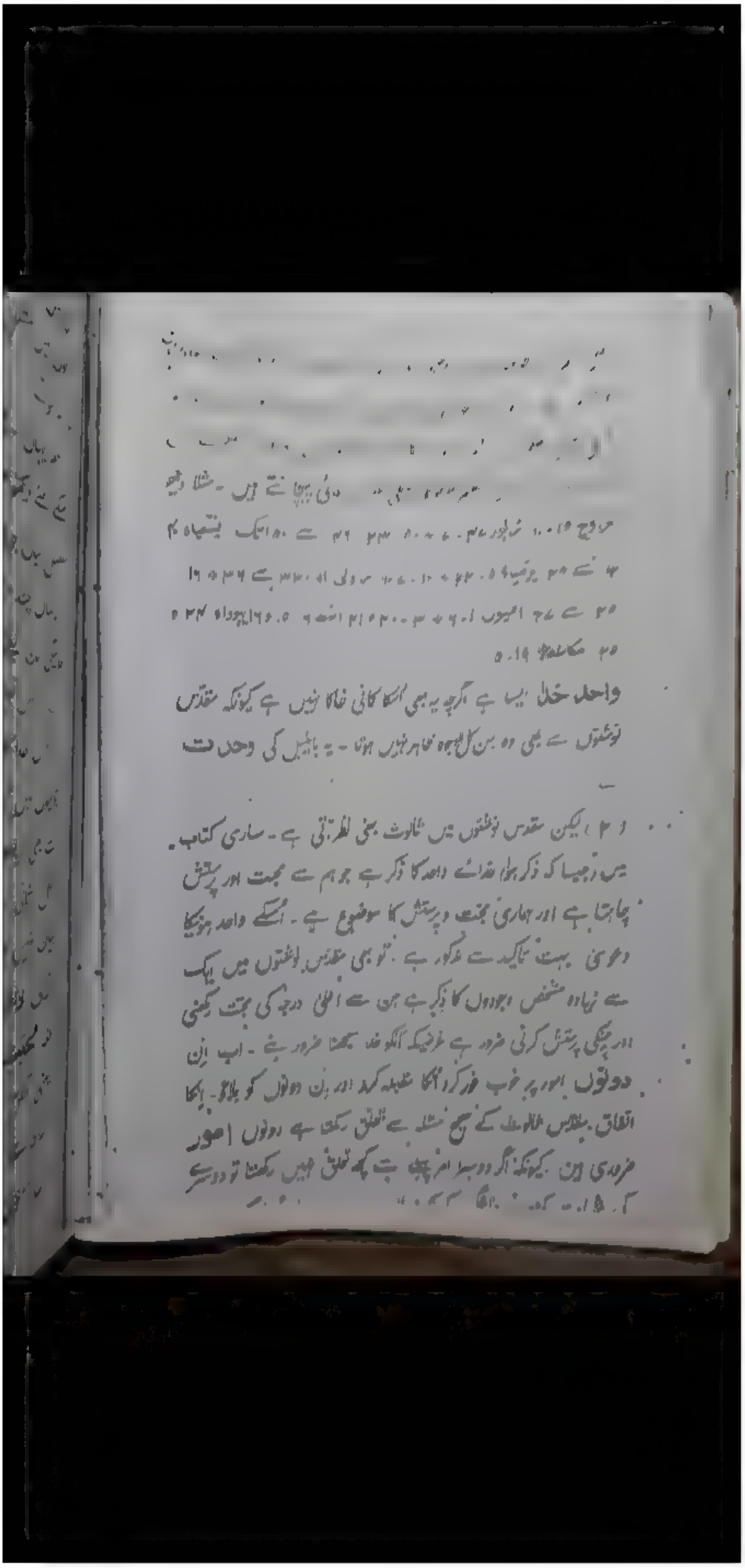

واحد خدا ایسا ہے اگرچہ یہ بھی اسکا کافی خاکا نہیں ہے کیونکہ مقدس
نوشتوں سے بھی وہ بس کامل طور پر ظاہر نہیں ہوتا - یہ بائبل کی وحدت

(۲) لیکن مقدس نوشتوں میں ثالوث بھی نظر آتی ہے - ساری کتاب
میں (جیسا کہ ذکر ہوا) خدائے واحد کا ذکر ہے جو ہم سے محبت اور پرستش
چاہتا ہے اور ہماری محبت و پرستش کا موضوع ہے - اسکے واحد ہونیکا
دعویٰ بہت تاکید سے مذکور ہے - تو بھی مقدس نوشتوں میں ایک
سے زیادہ متشخص وجودوں کا ذکر ہے جن سے اعلیٰ درجہ کی محبت یعنی
اور پرستش کرنی ضرور ہے علیحدہ انکو خدا سمجھنا ضرور ہے - اب ان
دونوں امور پر خوب غور کرو انکا مقابلہ کرو اور ان دونوں کو ملاؤ - انکا
اتفاق مقدس نوشتوں کے صحیح مسئلہ سے تعلق رکھتا ہے دونوں امور
ضروری ہیں - کیونکہ اگر دوسرا امر پیش ہے کچھ تعلق نہیں رکھتا تو دوسرے

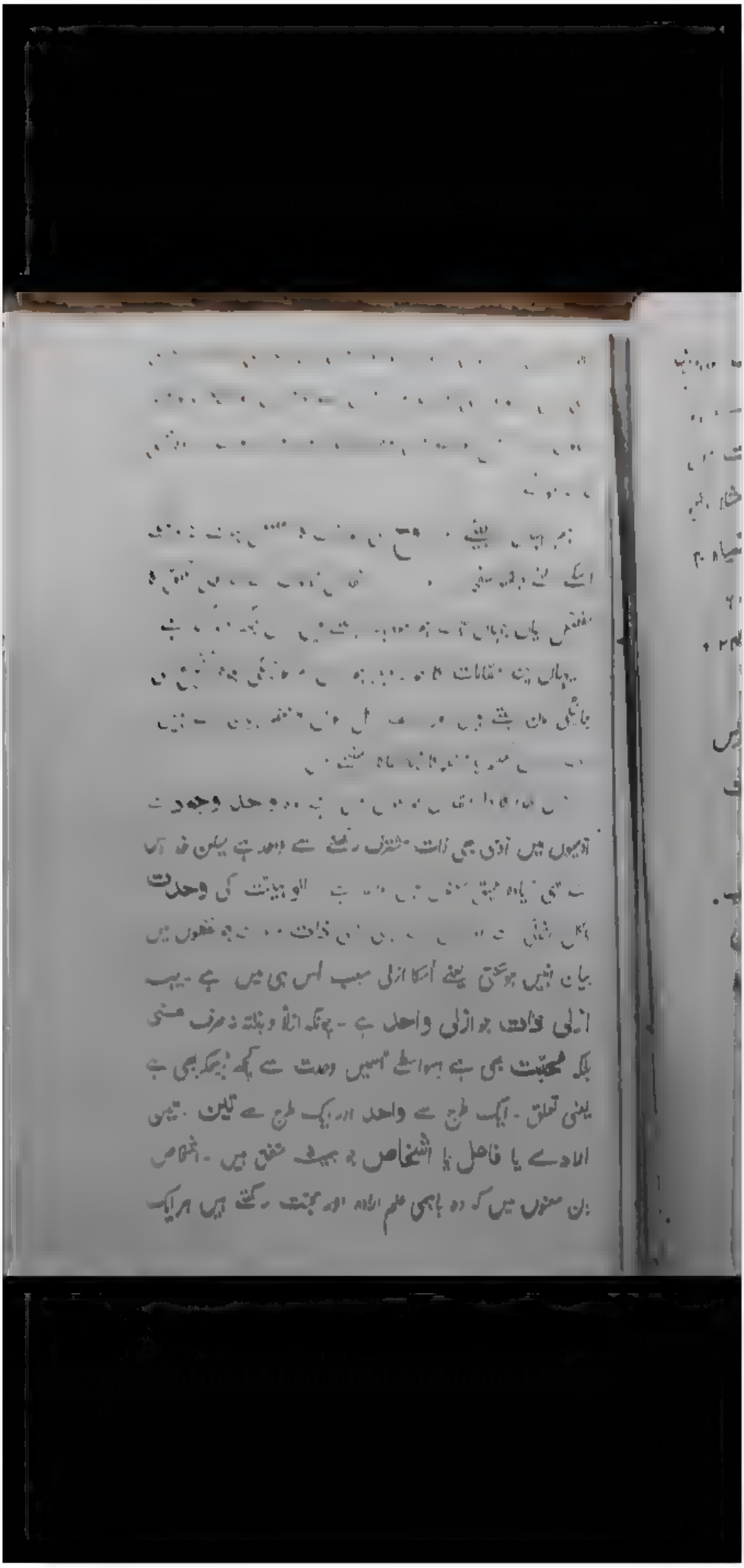

بیٹے اور روح القدس میں وہ ازلی مدیوں کی طرح ہے ۔ اس تثلیث کی
ہے کہ جب کلمہ کہ یہ اور روح کے [illegible] خدا کہلاتا
ہے ۔ تاہم اگر ہم اس محاورہ سے یہ نتیجہ نکالیں کہ کسی بات میں تثلیث
ہے تو دیگر عبارات کے صریح خلاف ہوگا جو تثلیث سے دور تعلق اور ترتیب
کے لحاظ سے ہے مفصلہ ذیل مقامات دیکھئے

متی ۱۱ - ۲۵ سے ۲۷ یوحنا ۵ - ۱۹ سے ۲۳ و ۲۶ و ۲۷ و ۳۶ - ۳۸ ۔
۸ - ۳۸ + ۱۰ - ۲۹ + ۱۴ - ۴۰ (۱۷ باب)

مسئلہ تثلیث کے بارہ میں چند اور باتیں

عہد عتیق میں تثلیث کی طرف ایما پایا جاتا ہے ۔ مثلاً

(۱) خدا کا نام الوہیم (اللہ) تو جمع آتا ہے لیکن اسکے لئے فعل واحد
آتا ہے ہم یہ تو نہیں کہتے کہ اس میں کثرت کی نوعیت سے کثیف
ہوتی ہے مگر یہ محاورہ تثلیث سے ملتا ہے ۔

(۲) بہت عبارتوں میں ایک ایسے شخص کا ذکر ہے جو ایلچی بھی

غلط رائیں

(الف) تیسری صدی میں سبیلیوس نے یہ تعلیم دی کہ خدا ذات واحد ہے لیکن آدمیوں پر تین طرح سے ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً باپ کی حیثیت میں اُسی خدا نے نجات کی تجویز کی۔ بیٹے کی حیثیت میں دُکھ سہنے کے لئے مجسم ہوا۔ روح القدس کی حیثیت میں آدمی کے دل پر اثر کرتا ہے۔ اس شخص نے اِس تشریح سے مقدس نوشتوں کی مشکلات کو حل نہیں کیا بلکہ اُن سے کنارہ کیا۔

(ب) چوتھی صدی میں آریوس نے یہ تعلیم دی کہ چونکہ مقدس نوشتوں

تیسرا باب

خدا باپ کا منصوبہ

[illegible] کی تشریح [illegible] روح القدس کی تشریح کے وقف [illegible] ان دونوں کا جلال خدا باپ کے جلال کا اظہار ہے۔ اور جو بیٹے اور روح القدس پر غور کرے۔ چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اُنکے ذریعہ سے خدا باپ کو معلوم کرے۔ جو کچھ اُنکے بارہ میں منکشف ہوا وہ خدا باپ کے جلال کے لئے ہے۔ فلپیوں ۲: ۱۱

پس مطمحِ نظر سے ہم اِس باب میں سوچینگے کہ مقدس نوشتوں میں خدا کے ارادہ اور کام کا کیا بیان ہے۔

تثلیث [illegible] تثلیث ہے [illegible] خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا روح القدس۔ اگرچہ یہ بھی لکھا ہے کہ بیٹے کی صورت روح القدس کے وسیلے سے [illegible] اور مریم سے [illegible] اُنکے

انسان سے ہوتا ہے کہ یہ محض خدا کے ارادہ کا کام ہے اور اسلئے بالکل ہمیشہ اُسکے
بس میں ہے۔ خدا کے سامنے نہ مادہ نہ کوئی اور محدود شئے رکاوٹ کا
باعث ہے۔ ہاں مقدس نوشتوں کے مطابق صرف گناہ ایسی رکاوٹ
معلوم ہوتی ہے

مخلصی ۔ مخلصی کا چشمہ خدا باپ کی محبت ہے کیونکہ وہ خود محبت ۔
(یوحنا ۳ : ۱۶ ۔ ۱ یوحنا ۴ : ۸ ۔ ۱۰ ۔ ۱ یوحنا ۴ : ۲۲ ۔ ۲۶ ۔ ۳۲ ۔ افسیوں ۳ ۔
۳ ۔ ۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱ پطرس ۱ : ۳ و ۲۱ ۔ ۱ یوحنا ۴ : ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۴ ۔

بنی آدم سے خاص محبت رکھتا ہے۔ اسکے خلاف ہم کچھ نہ مانیں اور نہ
کبھی اُسے بھولیں۔ دیکھو (متی ۱۸: ۱۴) وہ چاہتا ہے کہ ہر آدمی نجات
پائیں۔ تو کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا ہے بلکہ چاہتا ہے کہ سب توبہ
کریں (۲ پطرس ۳: ۹ حزقیل ۱۸: ۲۳ + ۳۳: ۱۱)

پس کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہر فوبشر کا باپ ہے؟ کیا ہر ایک
کا حق ہے کہ اُسے اپنا باپ کہے؟ البتہ اگر اس محاورہ سے وہ تعلق مراد
ہے جو مہربان خالق اور اُسکے پیدا کئے مخلوق (جس کی [illegible])

ہے۔ ایسے رشتہ کے ہونے جس سے ہم ایسی طبیعت میں شریک ہوتے
ہیں
اگر اس
ہے مشتمل ہوتا ہے۔
(۱) یہ کہ خدا نے سلامتی بنی آدم کے واسطے مخلصی کا دروازہ کھلا
ہے مثلاً یوحنا ۳: ۱۶۔ ۱ تمطاؤس ۲: ۴ ۔ ۱۰
۲۔ یہ کہ آدمی نے اس انتظام کے ذریعہ سے مخلصی پاتے ہیں

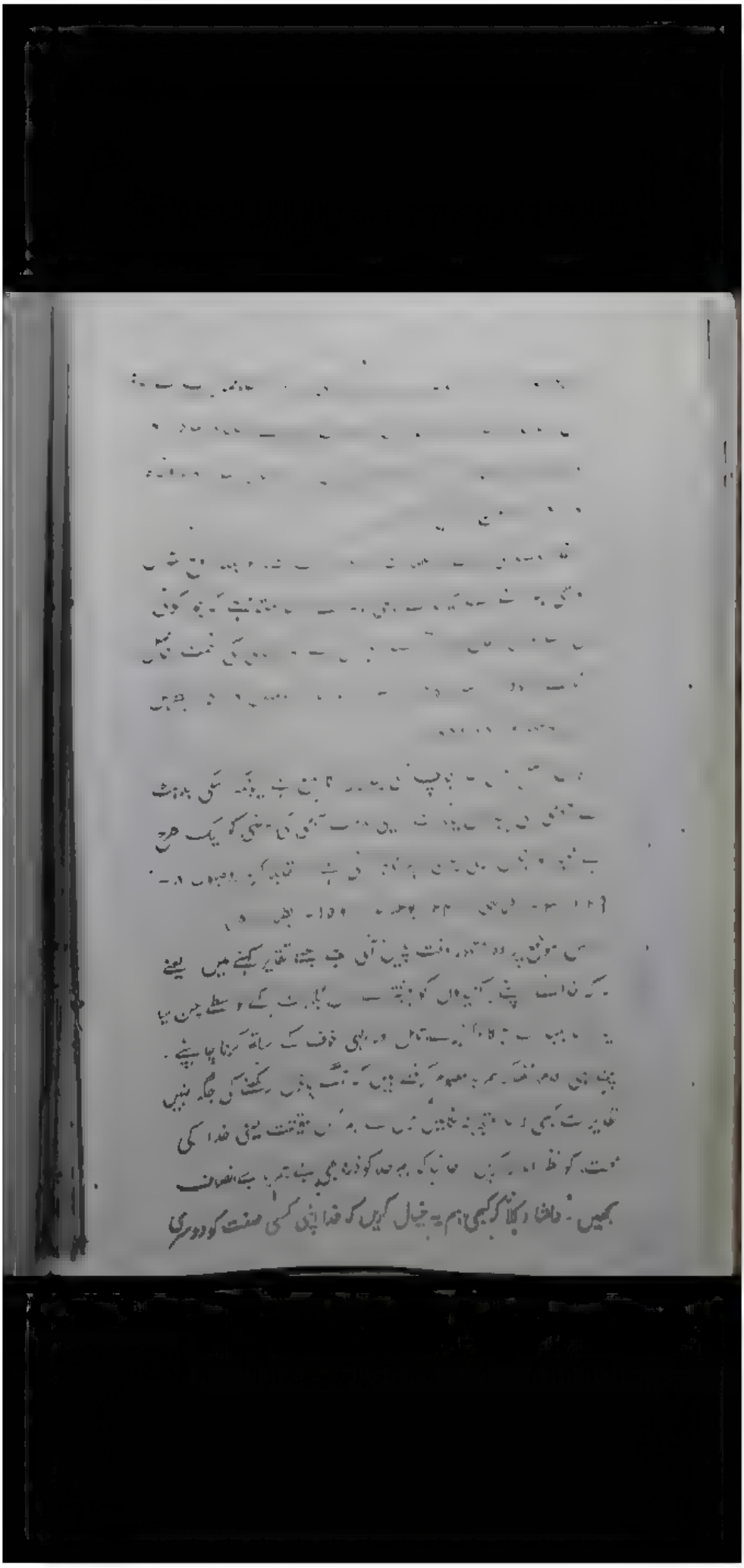

سے زیادہ پائی جاتی ہے (یوحنا ۱-۱۸ ۵-۵ ۲۰ مرقس ۱۲-۶ متی ۳
۱۷ یوحنا ۱۷ ۵ افسیوں ۱-۱۰ ۱۱ فلپیوں ۲-۹ سے ۱ فلیمون ۱-۱۶ سے
کا بادشاہ دوسرے بلکہ سب سے پیشتر جب تقدیر ٹھہرائی گئی تو اس
نظام کے بارے میں خدا باپ نے بیٹے سے عہد کیا مثلاً افسیوں ۱-۱۰ میں
لکھا ہے کہ مسیح میں سے بنائے عالم سے زیادہ کن باتوں کی آیت ہیں
لکھا ہے کہ یسوع مسیح کے وسیلے سے لے پالک بیٹے مقرر ہونے دیکھو
افسیوں ۱-۱۱ + ۲ تمطا ۱-۹ رومیوں ۸-۲۹ + افسیوں ۱-۶ + افرقی
۲-۱۰ + افسیوں ۴-۴ + افرقی ۱-۳۰ + ۱۱-۳ + ۲-۱۲ گلتیوں
۴-۲۰ + افسیوں ۱-۲۲ + ۴-۱۵ + ۵-۲۳ فلیمون ۱ ۱۸ + ۲-۱۹
یوحنا ۱۰-۲۸ و ۲۹ + رومیوں ۸-۱۷)

اس ساری تجویز میں جو زمانے عالم سے پیشتر تھا، گئی، ہے، مسکتہ

[redacted]

بات انتہائی دلنشیں ہے۔ یہ ارادۂ الٰہی ہے۔ تقدیر و تقرر الٰہی میں اور اس
وصل ہی یگانگ ذریعہ ہے پوری روحانی برکت انسان کو ملتی ہے۔

ہر خدا کا شرائط ہوا ارادہ و اعمال و [illegible] حقیقی کلیسیا کو پیدا کرتے ہے
وہی فرداً فرداً اسکے اعضا کو اُس میں پیوند کر دیتا ہے اور اُسی نے
کلیسیا کے سربراہی مسیح کے کفارہ اور فعلیتی کے ذریعہ سے ہر ایک عضو
کی بحالی اور روحانی زندگی کا انتظام کیا ہے۔

[redacted]

مسئلہ تقدیر پر غور کرنے والوں کے

لئے چند ہدایت

[redacted]

۱۔ مقدس نوشتوں کے مطابق خدا [redacted] خود ہمیں
کرتا ہے یعنی گو تمام ہونے والی باتیں کو وہ جانتا ہے کہ کیا وہ
صادر ہوں لیکن خود مختار ہے اور تمام بالادست اخلاقی قوانین کے برخلاف
یہ ظاہر ہوگا کہ خدا ہی کا ارادہ برتر

(۲) خدا کی تقدیر (یعنی مقدس نوشتوں کے مطابق) وہ اعلیٰ طریقہ ہے جس کو
ہے۔ وہ محض عقلی بیساکھ نہیں ہے

(۳) خدا کی تقدیر (یعنی مقدس نوشتوں کے مطابق) مذہبی تعلیم کا خلاصہ
ہے اور نہ اس کا مرادف ہے بلکہ اس کا ہے۔ اگر کوئی شخص زور دے کہ
گناہ کرنے کا بہانہ کرے وہ پہلے آپ کو دھوکا دیتا ہے

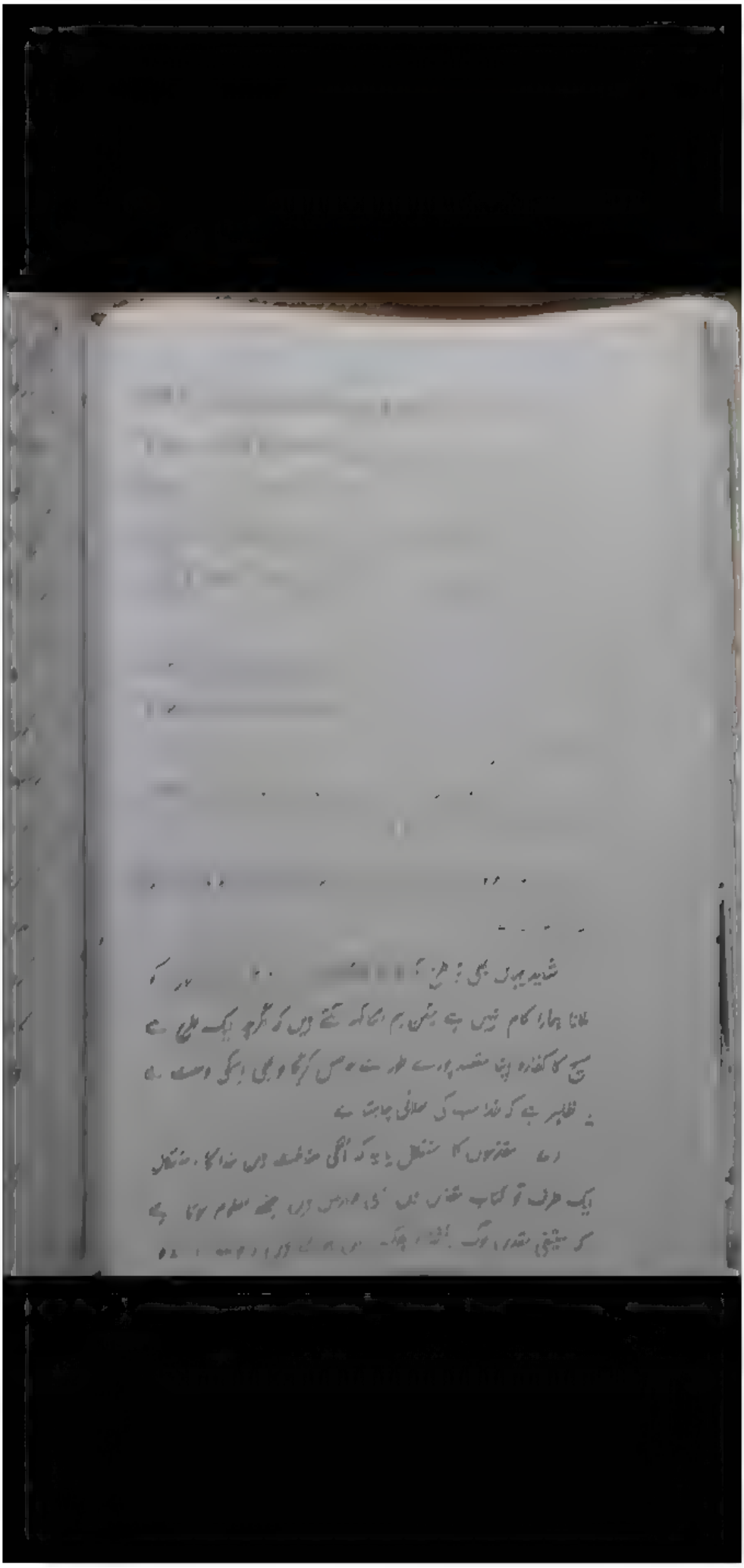

تقدیر کے معنوں میں لفظوں کا سرچ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تقدیر کے بارہ میں رائیوں کا بیان

چوتھی صدی کے آخر تک اسکے بارہ میں کچھ مباحثہ نہیں ہوا۔ پانچویں صدی کے شروع میں آگسٹن نے پلاگیوس سے اسکی بابت مشہور مباحثہ کیا۔ پلاگیوس نے یہ تعلیم دی کہ انسان ایسا آزاد ہے کہ پاکیزگی اسکی اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ اسکے برخلاف آگسٹن نے اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم کرکے کہ گناہ کیسا زبردست ہے اور انسان کیسا کمزور ہے یہ سکھایا کہ انہی اپنی ہی مرضی سے گناہ میں پڑا۔ پھر خدا نے کسی نہ کسی نیک و معقول سبب سے جو ہمکو معلوم نہیں۔ بعضوں کو نہ کہ سبھوں کو نجات دیدی اور یہ نجات ظاہری کلیسیا ہی میں پائی

سترھویں صدی میں پرونگ کالون کے باشندوں نے تقریباً زیادہ زور دیا تھا اسلئے بہت عالم اس طرف مائل ہوگئے کہ نجات آدمی کی مرضی پر موقوف ہے۔ ان میں سے سب سے مشہور موسیٰ آس تھا رسٹھ ۱۶۰۵ء حتیٰ کہ اس تعلیم کے مدعا تک ارمینی اس کہلاتے ہیں اور تقدیر کے مدکالونی کہلاتے ہیں

اٹھارھویں صدی میں خاصکر انگلستان میں یہ مسئلہ پھر سر نکالا مثلاً جان وزلی اور جارج وائٹ فیلڈ اسی تھے مگر وسلے ان کا مذہب وہ کالونی تھے اس صدی میں بیکلے کے مشہور عالم جانتھن ایڈورڈ نے تقدیر کی

چوتھا باب

خدا کے بیٹے کا مشن

۱ مسیح کی شخصیت

۲ مسیح کا کام

مسیح کی شخصیت

[illegible]

کلام کا مطالعہ کرتے ہیں

[illegible]

ازلی ابدی اور [illegible] کا ایک [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوگئیں کہ پھر کبھی دونوں کی جدائی نہیں ہوسکتی اور ان سے ایک مسیح [illegible]

ہوا اور مرگیا اور مدفون ہوکر جی اٹھا اپنے باپ کو ہم سے ملائے اور نہ صرف آدمیوں کے موروثی گناہ کے عیب کے لئے بلکہ انکے سب فعلی گناہوں کے لئے بھی قربان ہو۔ حصہ دوم مسیح صاحب کا نمبر ۱

یہوواہ کا نام جو پرانے عہدنامے میں خدا کا خاص نام ہے نہیں کی
گیا ہے اس کی جگہ اکثر مترجموں نے رب لکھا ہے زبور ۱۲ ۴۱ یسعیاہ ۵۰ ۶
سے مقابلہ کرو ۲ فرنتی ۲ ۳ فلپیوں ۲ ۱۰ لیکن بخوبی یاد رکھنا
چاہئے کہ یہ نام محض چند آیات پر مبنی نہیں ہے بلکہ سارے عہدنامہ
جدید میں یہ مسلمہ ہے کہ وہ یہی ہے مثلاً متی ۱۱ ۲۷ میں ذکر
ہے کہ خدا باپ ہی اُس سے پورے طور سے جان سکتا ہے فلپیوں
۲ ۷ سے ۹ اور ۱ تیمتھیس ۳ ۸ و ۱۹ ابنِ آدم کا وہی پناہ دہندہ ہے
متی ۱۱ ۲۸ ۔ سارے بنی آدم کو آرام دینے کا دعویٰ کرتا ہے
افسیوں ۱ ۲۲ و ۲۳ ۔ ۵ ۲۵ وہ تمام کلیسا کا خداوند سر اور دلہا
ہے (یوحنا ۲۰ ۲۲ ۔ رومیوں ۱۴ ۷ سے ۹) اپنے بندوں کی زندگی
اور موت کا مالک ہے ۔ اور پھر یہ بھی کہ وہ ہمیشہ بیگناہ ہونے کا
دعویٰ کرتا ہے مثلاً یوحنا ۸ ۴۶ و ۲۹ ۔ ۸ ۲۳ ۔ ۱۷ ۔ ۲ ۔
مخفی نہ رہے کہ یہ باتیں اُنہی نوشتوں میں پائی جاتی ہیں جو ہمیں
بتاتے ہیں کہ خدا واحد ہے ۔ پس اس سے یہ صاف نتیجہ نکلتا ہے

[illegible] کا بیٹا ہے [illegible] اپنی انسانیت و تجسم کے سبب سے
[illegible] کہلا سکتا ہے مگر کلمہ ہی [illegible] کے لحاظ سے اُسکا خدا باپ سے ایسا
[illegible] ہے کہ [illegible] کا یہ لقب ازلی لقب بیٹا ہے۔ کیونکہ
[illegible] [illegible] ہیں [illegible] سے خدا بیٹا
[illegible] کی ذات پر [illegible] کہ بیٹا ہونے کے لحاظ
سے وہ باپ سے کم تو ہے لیکن ذات کے لحاظ سے اُسکے برابر ہے۔

یہ ازلی ابنیت کہلاتی ہیں۔ اِسکا مطلب یہ ہے کہ مقدس نوشتوں میں یہ صاف بیان ہے کہ مسیح مجسم سے پیشتر خدا بیٹا تھا اور یہ کہ وہ ازلی بیٹا ہے (یوحنا ۱-۱۸ ۵-۱۸ ۱۴-۲۸ ۱۷-۵ ۲۴ تیسلونیکیوں ۱ [illegible] ۲ [illegible] ۲ ۸ ۲-۱۴ سے ۱۰ ۱ یوحنا ۴-۹)

[illegible] وگوس [illegible] بھی کہلاتا ہے (یوحنا ۱-۱ ۳ ۱۴ ۱ یوحنا [illegible] مکاشفہ ۱۹ ۱۳)

اسکندریہ واقع مصر کے ایک عالم یہودی مسمی فائلو نے یہ لقب لوگاس استعمال کیا لیکن اِس سے اُسکی مُراد خدا کی ازلی عقل تھی نہ کہ وہ کلام جس سے عقل کے خیالات ظاہر ہوتے ہیں (یونانی لفظ کے یہ دونوں معنے ہیں)

غالبًا ان کے عالم یہودی جب خدا کے کلمہ کا ذکر کرنا چاہتے تھے۔ تو اس موقع پر ایک یونانی لفظ میمرا کو استعمال کرتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مقدس یوحنا نے روح القدس کی ہدایت سے لفظ لوگاس کو اسی معنی میں استعمال

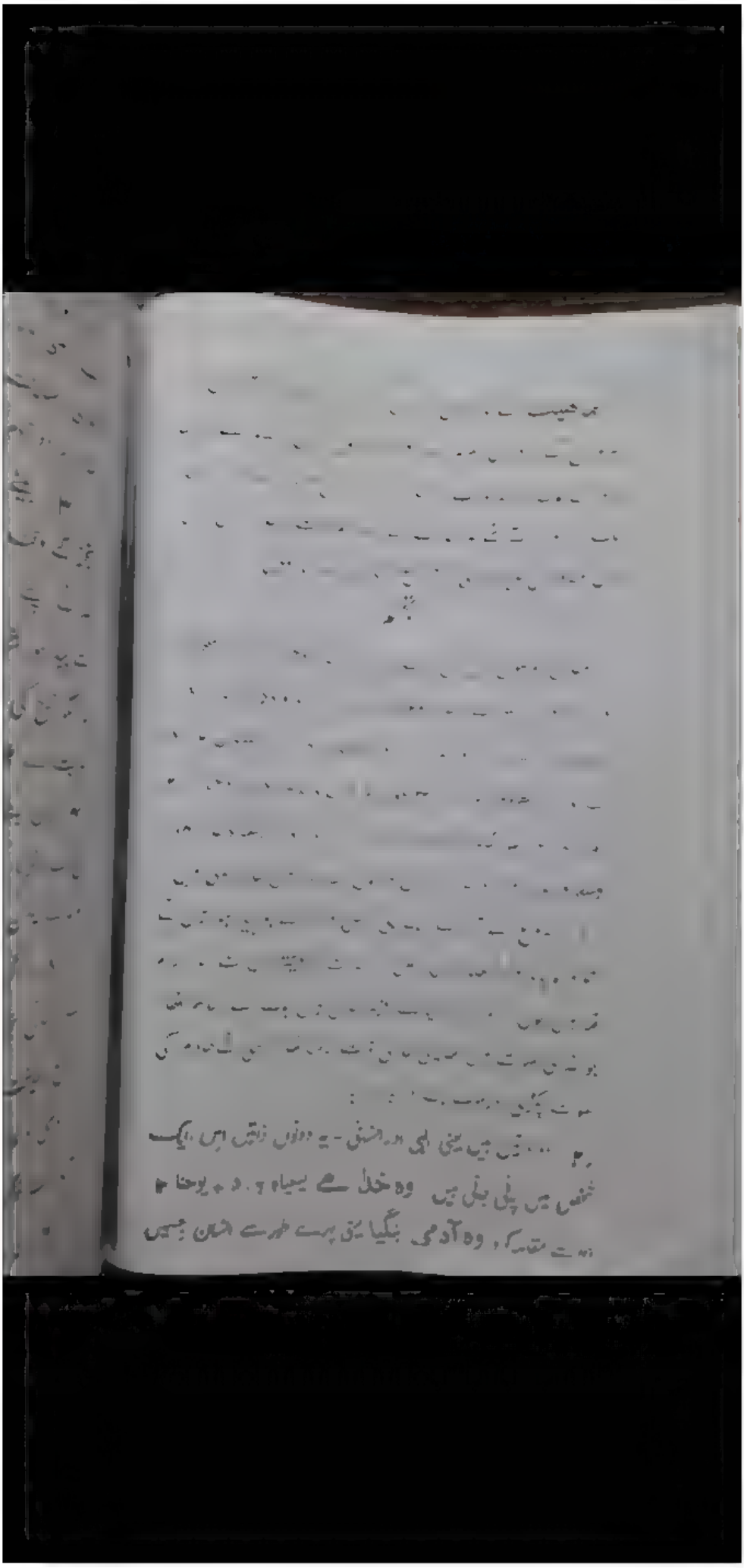

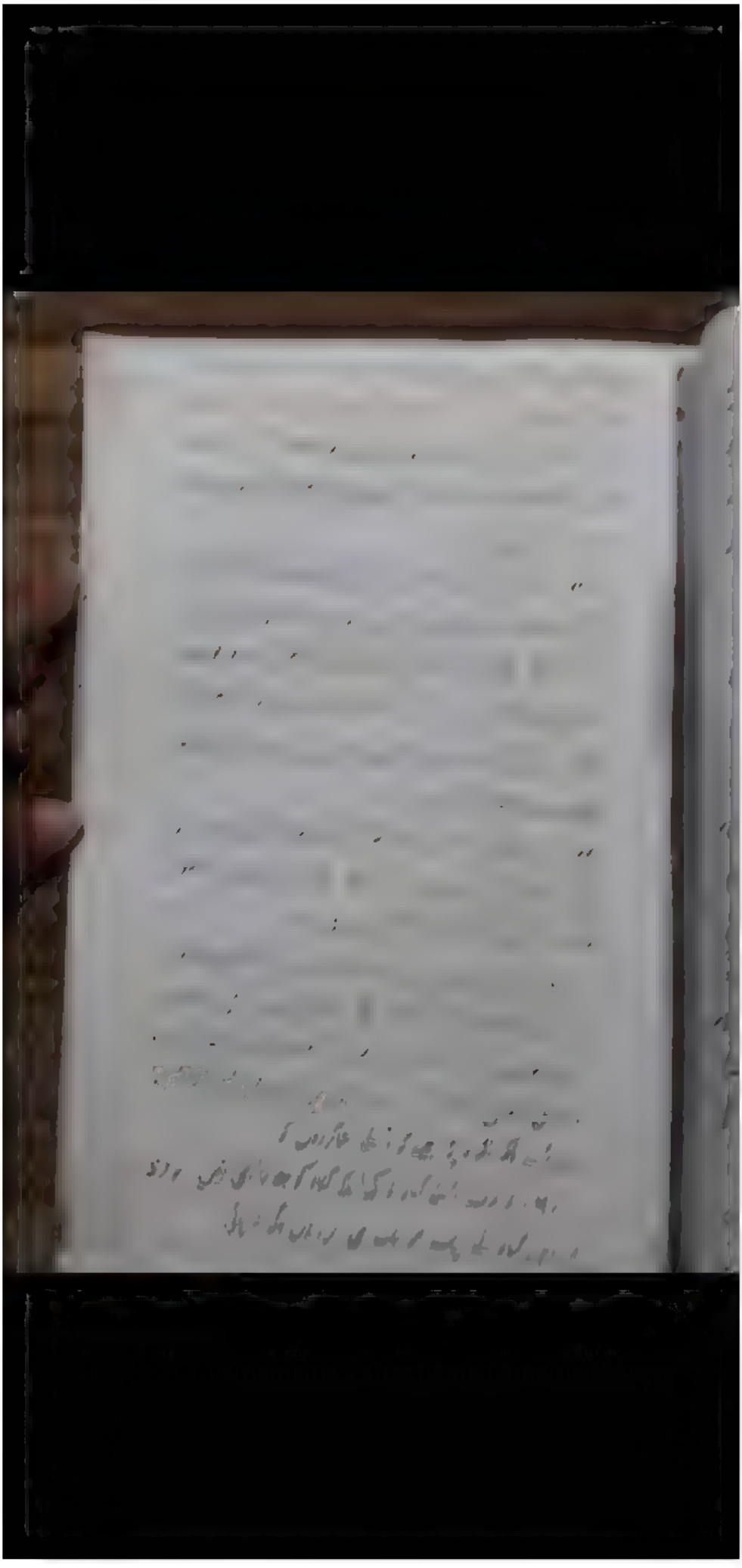

مسیح کی اُلوہیت کی تعلیم کا سراغ

لیکن کلیسیا کی عام رائے کے بارہ میں شک نہیں ہے

۲ : چوتھی پانچویں صدیاں (الف) آریاس کی تعلیم جسکا ذکر ہوا اس کے بعد کلیسیا کی عام رائے رہی

کی۔

(ج) ۳۲۵ء میں نسٹوریس نے کہا کہ مسیح میں دو شخص ہیں یعنی یہ کہ کنواری کا بیٹا ایک الگ آدمی تھا جو خدا کا کلمہ نہیں تھا سب سے ۴۳۱ء میں وہ خارج کیا گیا۔ اسکے پیرو ہنوز آباد ہیں

(د) یوٹیخیس نے ۴۴۸ء کے قریب نسٹوریس کی رائے کے خلاف یہ سکھایا کہ تجسم کے ذریعہ سے مسیح میں ایک مرکب ذات بن گئی خلیدون کے مجمع میں ۴۵۱ء میں یہ رائے بھی رد کی گئی۔ اس مجمع نے مسیح تعلیم کا ایک ٹھیک صاف بیان قلمبند کیا۔ بطور نمونہ کے اسکے ایک حصے کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

"ہم ایک بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کا اقرار کرتے ہیں اور

پانچواں باب

مسیح کا کام

(۱) خلقت کے بارہ میں مقدس نوشتوں کی یہ تعلیم ہے کہ خدا نے کو خلق

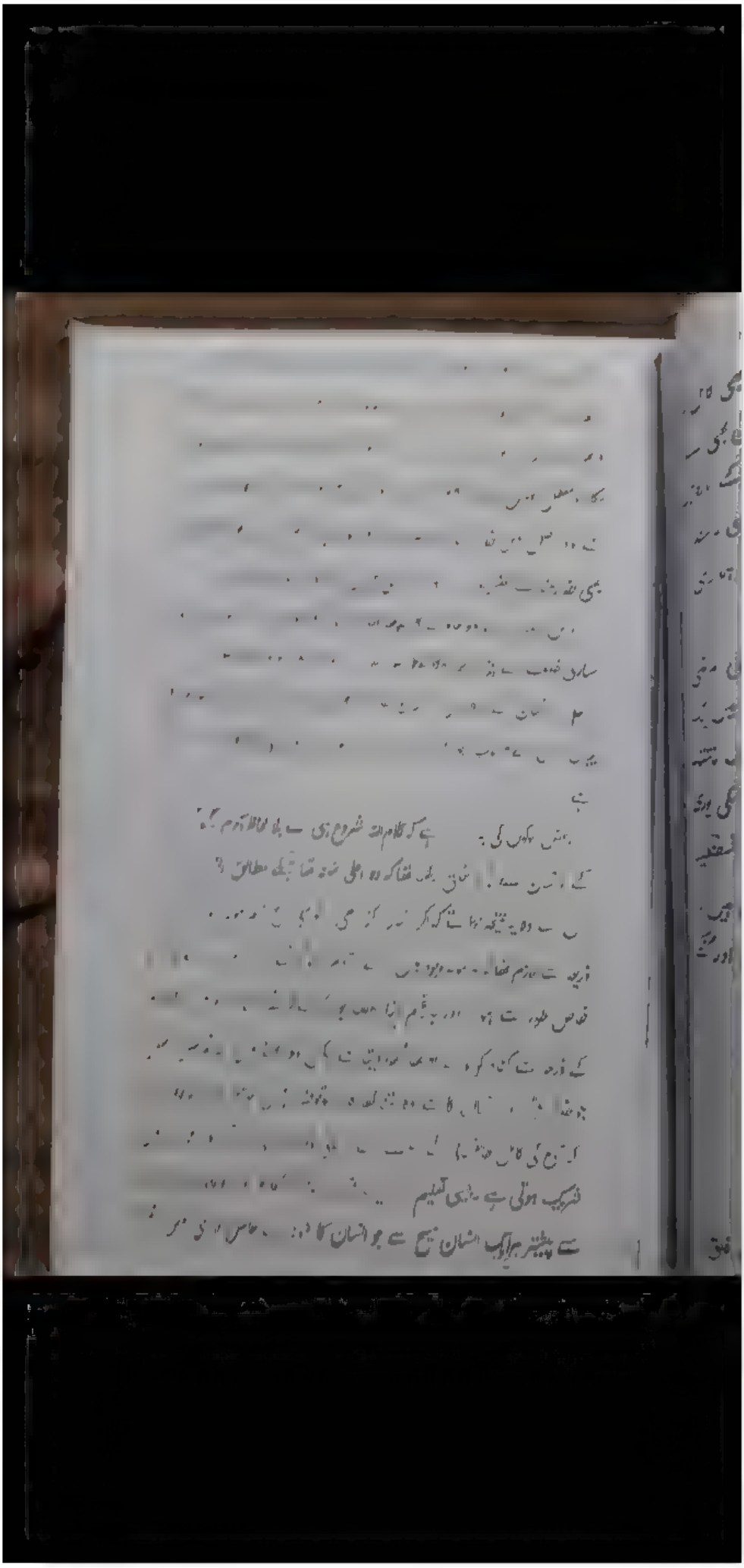

کی موت کے ذریعے سے مخلصی مسیح میں پیوند ہونے کا ہمشکل
ہونا (افسیوں ۱:۴ و ۷ و ۱۳)۔

اِس تعلیم میں یہ نقص بھی ہے کہ جو رتبہ انسان کو وہ دینا چاہتی ہے وہ
مقدس نوشتوں کے مطابق نہیں ہے کیونکہ اُنہیں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ
انسان خدا کی صورت پر تو بنایا گیا اور اسکے ساتھ عجب تعلق رکھنے کے قابل
تو ہے لیکن یہ نہ ازلی ہے نہ لازمی بلکہ خدا ہی کی مہربانی اور محبت سے
ہے۔ یقیناً انسانیت (مقدس نوشتوں کے مطابق) الوہیت کی نہ صورت نہ
اُسکی سیرت ہے

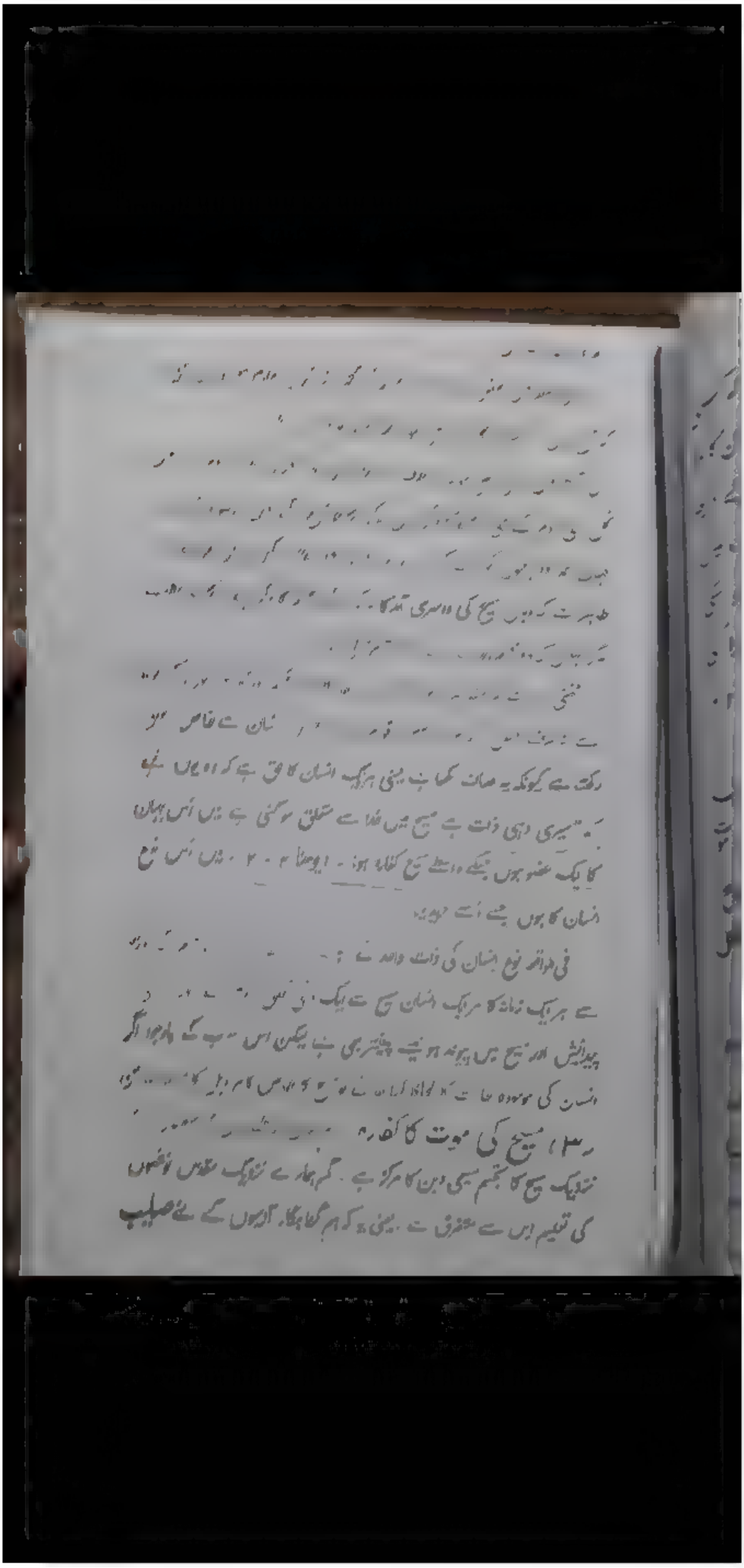

لیکن ہمکو

یہ بھی ۔۔۔ ہے کہ ان کی تصنیف کا مقصد یہ نہیں کہ خدا کا مکمل بیان کرے
بلکہ ان کا ۔۔۔ ان باتوں کے بیان میں ہے ۔۔۔ مسیح کی جب
اور نبی آئے گا ۔۔۔ ان کی کتاب میں یہودیوں کی مخالفت میں بڑا زور
مسیح کی نبوت پر ہے ۔ خدا اور مکاشفہ کی کتاب میں اصل مسیح زیادہ مفصل
اور قطعی طور سے حتی کہ مسیح شدہ پر ساری خلقت کا عہد معلوم ہوتا ہے ۔ اعمال
۲ ۔ ۲۳ ۔ ۴ ۔ ۱۰ ۔ ۳۰ ۔ ۰ ۔ ۔ ۔

[redacted]

[redacted] نظر کریں تو یہ بات اہم ہوگا
کا سبب معلوم ہوگا۔ یعنی آدمی کا گرنا اور مجرم ٹھہرنا جسکا آگے بیان ہوگا
[redacted] کافی ہوگا کہ اگر کوئی [redacted]
تو اُسے ضرور ہے کہ وہ اپنی گناہگار حالت سے واقف ہو

مقدس نوشتوں کے بیان کے مطابق گناہ نہ صرف آفت مرض یا [redacted]
کی طبیعت کا بگاڑ ہے بلکہ قصوروار ہے۔ کیونکہ وہ خدا کی شریعت کی
خلاف ورزی ہے۔ اگر کوئی کفارہ کی ضرورت کو معلوم کیا چاہے تو اس بات
کو یاد رکھے

چونکہ انسان کی ایسی حالت ہے تو پہلے ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ گناہ
میں اُسکے لئے مقبولیت درکار ہے۔ شریعت کا یہ دعویٰ ہے کہ ایک بات
کفارہ چاہیئے جو آدمی کی بھلائی کے [redacted] کو حاصل
کرنے سے پیشتر آدمی کے لئے یہ اہم ضرورت ہے کہ اسکے گناہوں کا کفارہ ہو۔

ہمارے دنوں میں اس بات کا اندیشہ ہے کہ مبادا ہم اس تعلیم کو نظر انداز کریں
اس زمانہ میں عالم لوگ شریعت قصوروار بدلے کے پورے مطلب کا اکثر
اوقات ٹھیک خیال نہیں کرتے۔ اس غلطی کا سبب غالباً یہ ہے کہ ایسے
لوگ [redacted] کی [redacted] سے کرتے
ہیں یہ وہ نیکی اور بدی کے اصلی فرق پر شک ڈالتے ہیں۔ مقدس کتاب
کی کم وقعتی کرنا یا یہ کہ لوگوں کا سب فوق الفطرت باتوں کے بارہ میں

[illegible]

اوّل [illegible]

ورد ازل سے مقرر ہیں (متی ۲۶ : ۲۸ ، اعمال ۴ : ۲۸) ۔ وہ جو ہر ایک
نہ عارضی (لوقا ۲۲ : ۲۶ سے ۴۴) ۔ (اعمال ۳ : ۱۸ ، ۲۶ : ۲۳
[illegible]
[illegible] خدا تعالیٰ کی ہوت کا بھی [illegible] کے مطابق [illegible]
[illegible] ۱۳۲ آئی
نے ایک طرح سے اُسے دُکھ پہنچایا [illegible] اعمال
۲ : ۲۳ ، زکریاہ ۱۳ : ۷) ۔

بیٹے کے لئے یہ دُکھ بیان سے باہر اور لاثانی تھے ۔ ہاں وہ یہاں تک اُسے
سخت معلوم ہوئے کہ اگر اسکا مقصد کسی اور طرح سے پورا ہوسکتا تو اُس ہولناک
دُکھ کے پیالہ سے کنارہ کرنا تو بھی اُس سے کنارہ کرنے کا حق ہمیشہ اُسے حاصل
تھا ۔ اُسکے دُکھ اس ہی سبب سے تھے کہ اُن گناہگار آدمیوں کے بُرے
ارادہ کا مقابلہ کیا تھا (متی ۲۶ : ۵۳ ، یوحنا ۱۰ : ۱۸)

دوم ۔ ان دُکھوں سے نہ صرف قصور کی معافی ہوسکتی ہے بلکہ ایسی معافی

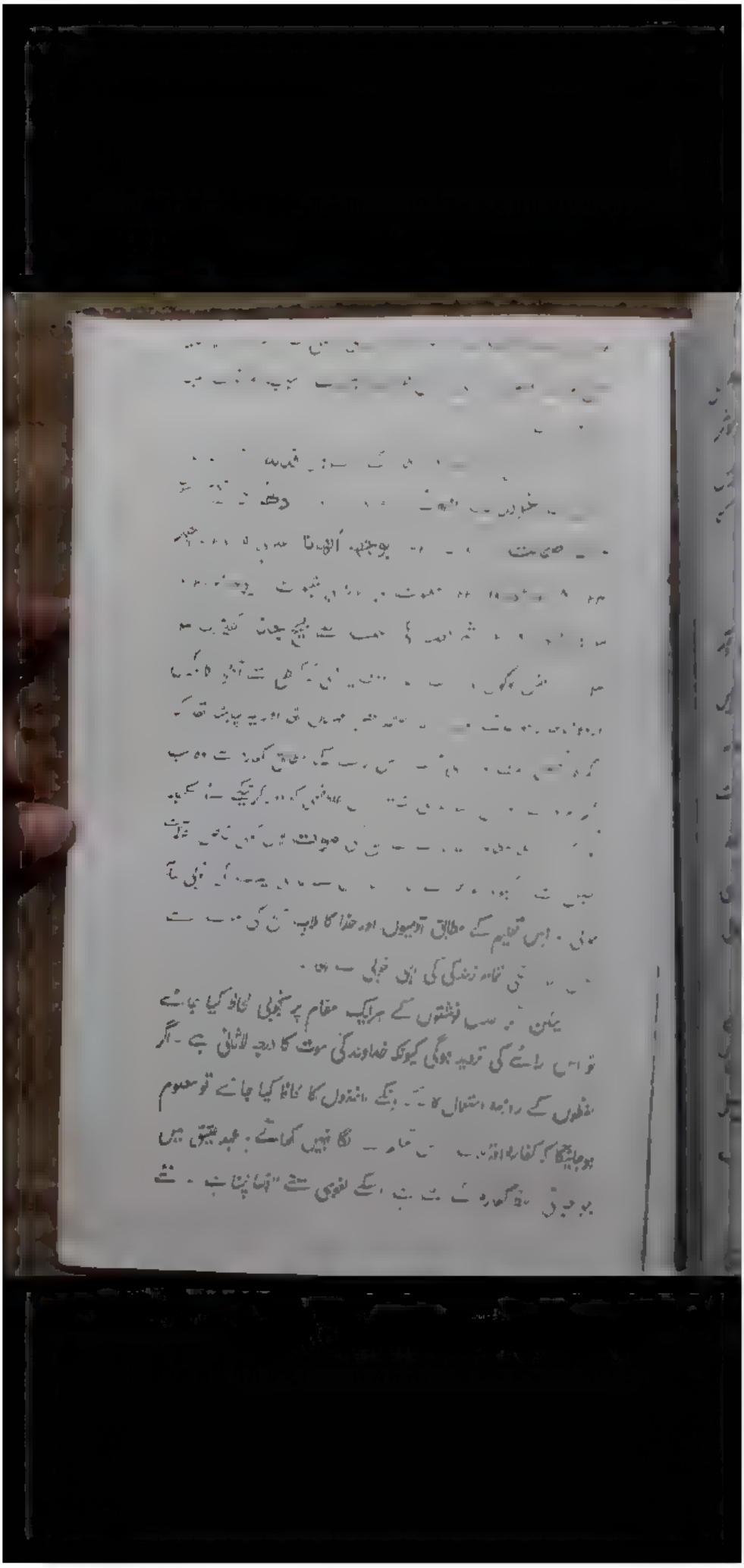

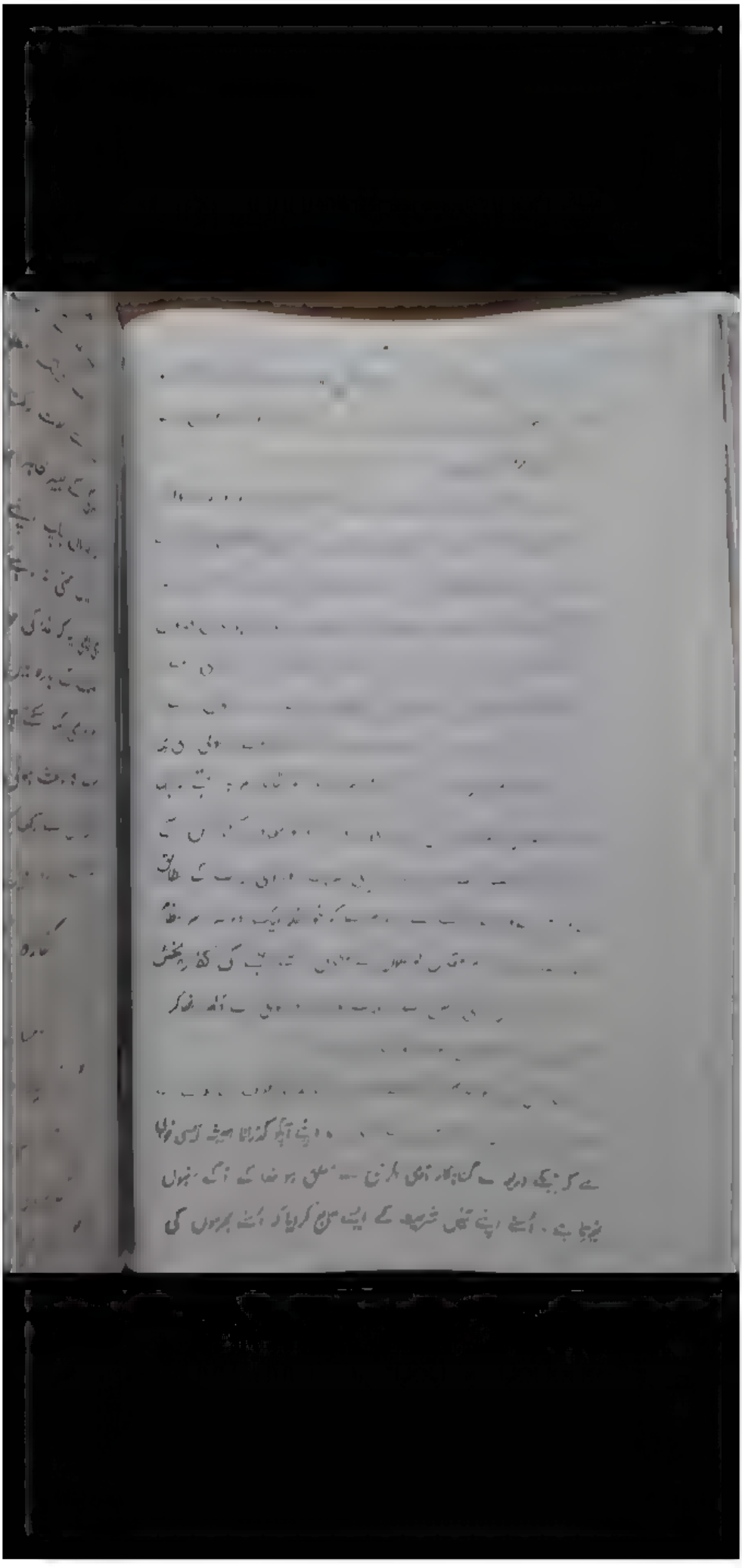

کفارہ کے بارہ میں چند اور باتیں

(۱) ۱ یوحنا ۲ - ۲ ۔ خود مسیح مرکز کفارہ ہے۔

(۲) "فدیہ" کتاب مقدس کا روا محاورہ ہے مکاشفہ ۵ - ۹ ۔ افسیوں ۱ - ۷ ۔ ۱ تیمتھیس ۲ - ۶

لیکن یہ کہنا بہتر ہے کہ ہم خریدے گئے بہ نسبت اسکے کہ معافی خریدی گئی

(۳) کس کو یہ دام دیا گیا ۔ البتہ الٰہی شریعت کو گلتیوں ۳ - ۱۳ ۔

کنارہ کیا

(۶) اگیا مسیح کی کل زندگی کفارہ کا ایک

یک طرح سے ہیں کیونکہ صفحہ نوشتہ

ہے کہ

اگر ناقص زندگی بسر

(۷) نئے عہد نامہ کے بعض محاورات کبھی لکھا ہے کہ خداوند کنا ہگاروں کیواسطے موا اور کبھی یہ کہ گناہوں کیواسطے دونوں کا مطلب ایک ہی ہے یعنی یہ کہ وہ ہمارے واسطے ہماری تقصیر واری کے باعث موا

ہن یونانی مروف چار کا تیسرا واسطے

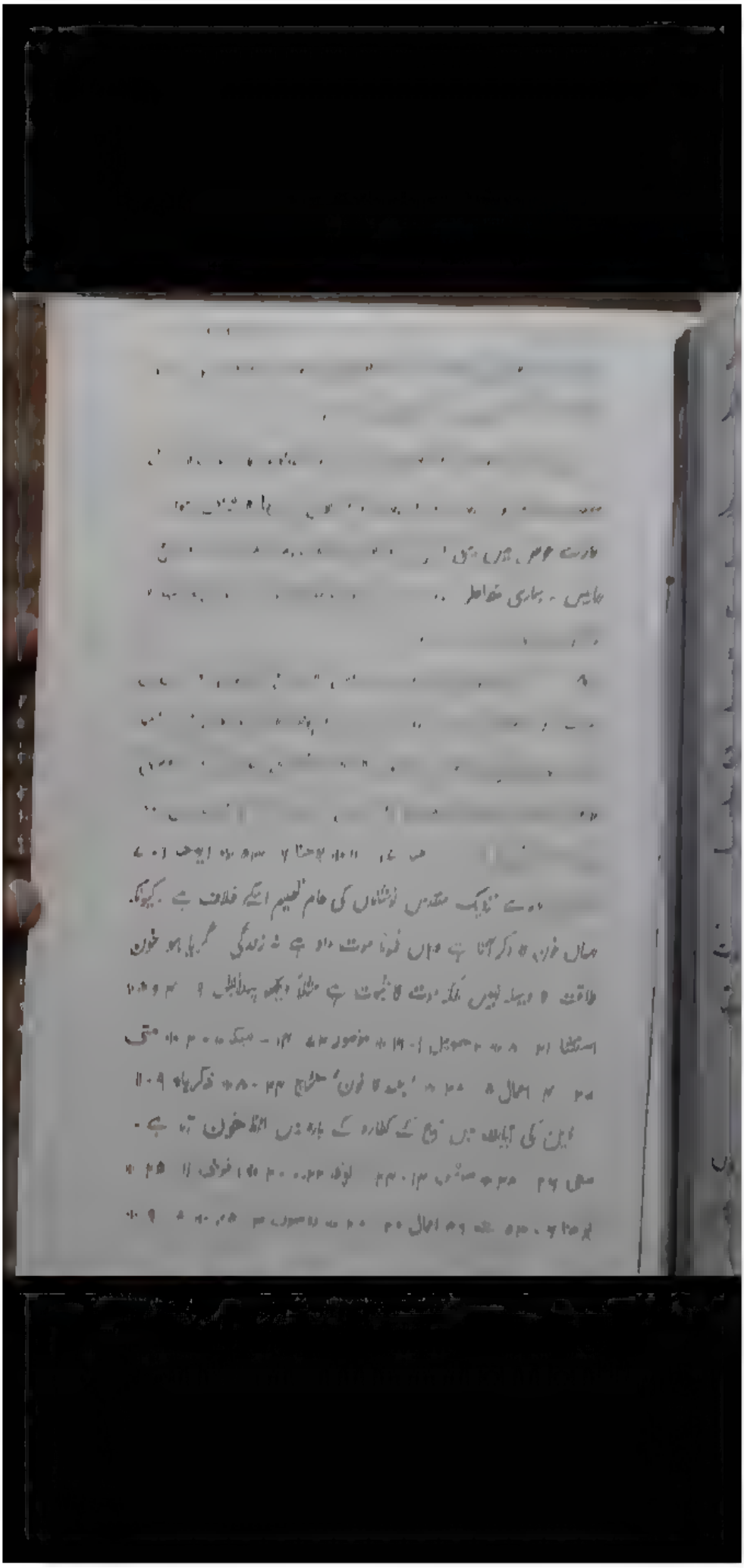

کفارہ کی تعلیم کا سُراغ

پہلی چار صدیوں میں جو مسائل ہوئے وہ خصوصاً مسیح کی شخصیت کے بارہ میں تھے تاہم مصنف جو بیان کفارہ کا کرتے ہیں وہ صاف ہے مثلاً **کلیمنس** رومی یہ کہتا ہے کہ "مسیح کے خون کو تاکتے رہیں اور دیکھیں کہ اُسکے خدا اور باپ کو کیسا منظور ہے کیونکہ اُس خون سے جو ہمارے

مسیح کی موت کے ساتھ یہ بات بھی متعلق

عالم برزخ یا عالم ارواح میں اُترنا

صرف دو ہی مقامات میں مسیح کے عالم ارواح میں جانے کا صاف صاف ذکر ہے یعنی ۱ پطرس ۳: ۱۸، ۱۹ اور اعمال ۲: ۲۷، ۳۱ لیکن کئی اور آیات میں بھی شاید اُنکی طرف اشارہ ہے جیسا کہ متی ۱۲: ۴۰، افسیوں ۴: ۹، ۱ پطرس ۳: ۱۹ سے ۲۰، ۴: ۶

عالم ارواح سے وہ حالت مراد ہے جس میں روح بدن سے علیحدہ ہو کر رہتی ہے اس حالت میں ایک طرف خوشی ہے اور دوسری طرف غم ہے لیکن کوئی ایسا مقام نہیں جہاں یہ دونوں حالتیں ساتھ ساتھ پائی جاتی ہوں

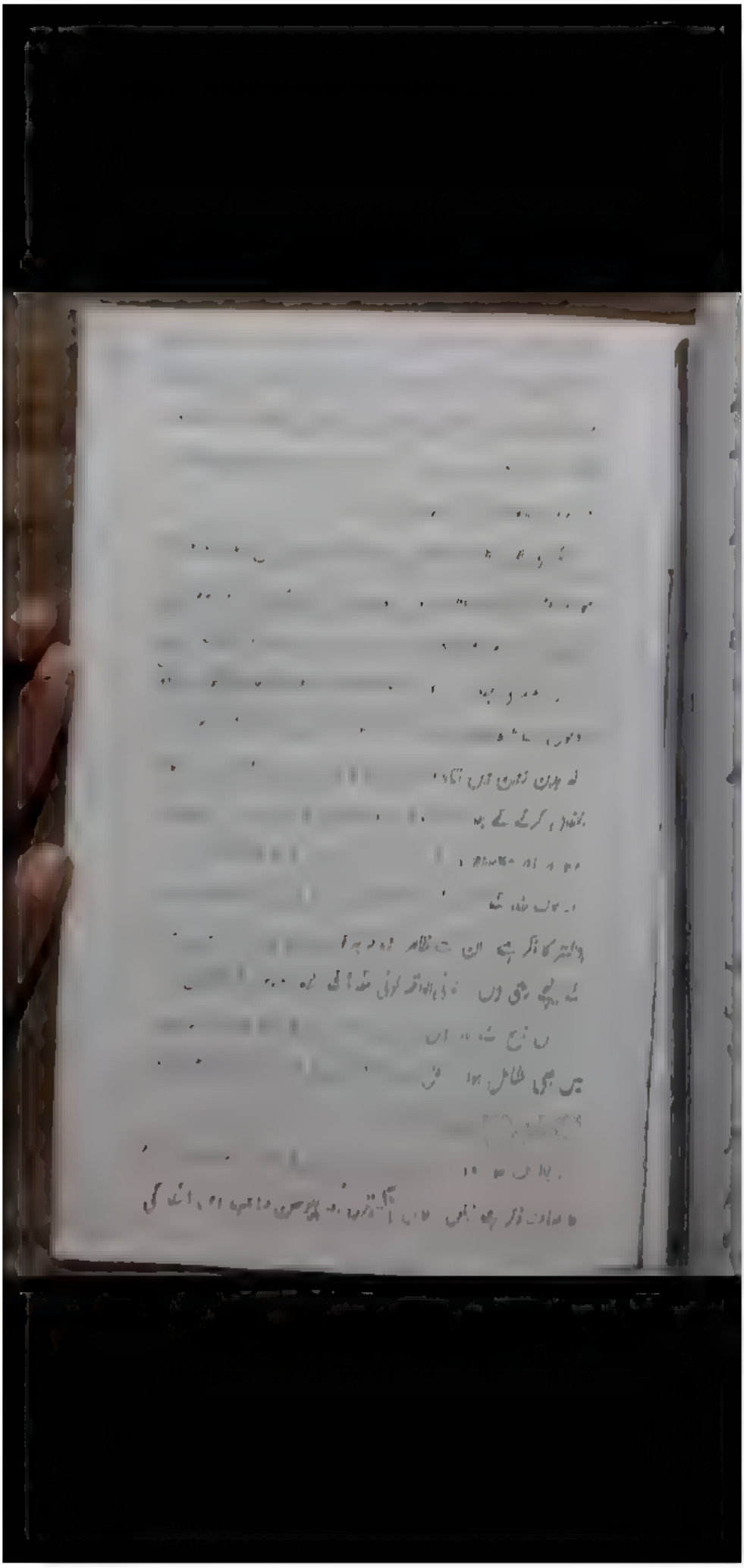

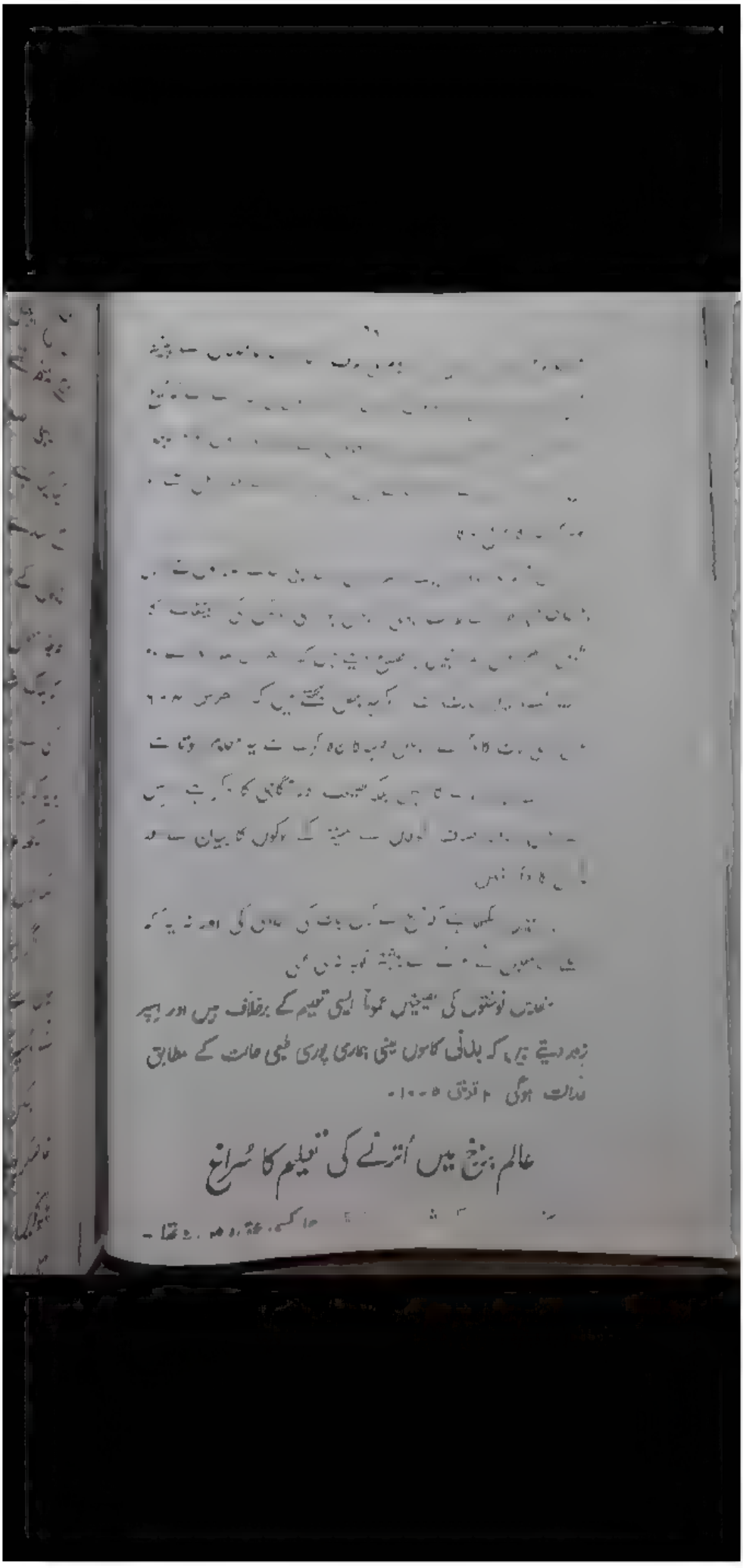

مفاد نوشتوں کی تصنیف عموماً ایسی تعلیم کے برخلاف ہیں اور اپنے زور دیتے ہیں کہ بلدائی کاموں میں ہماری پوری طبعی حالت کے مطابق عدالت ہوگی ۴ فروری ۱۹۰۵ء

عالم بیخ میں اُترنے کی تعلیم کا سُراغ

کسی قسم کا تکیہ وغیرہ ہوتا ہے بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ شروع ہی سے آرام اور جلال میں رہتے تھے۔

۲ متوفی آدمی کی روح کے اترنے کا کچھ ثبوت نہیں بلکہ یہ بیان ہے کہ فوراً مرنے کے بعد وہ دوالجلال اور جی اٹھے یسوع کے پاس جاتی ہے۔

۳ بدن کی مخالص کے وقت (۱ کرنتھیوں ۱۵ : ۴۴) جب بدن بھی اعلیٰ روح سے مل جائیگا تو اسکی طاقت و خوشی بہت بڑھ جائیگی

مقدس نوشتوں میں متوفی شخصوں کی روحوں کی حالت کا تو صاف

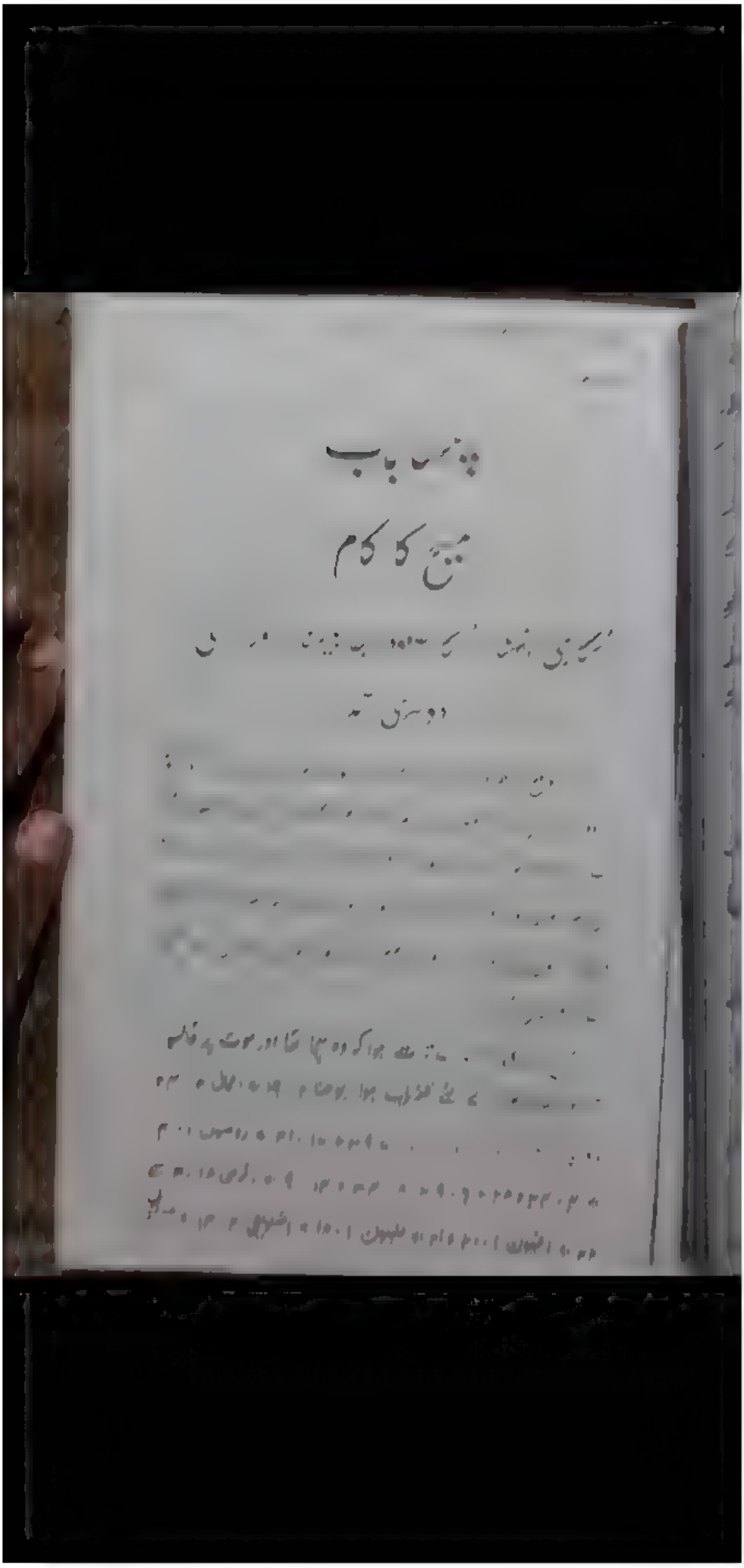

پانچواں باب

میچ کا کام

[illegible]

[illegible] ہوئے اس زندگی میں ہمارے بدنوں کی بھی یہ ضروری نصرہ نہیں ہے
ہویت یعنی کسی شخص کا [illegible] روحانی ہویت پر منحصر
ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارا [illegible] ہے تو اس لیے نہیں ہے کہ ہمارے
[illegible]
ہوکر ہم [illegible]
بلکہ [illegible]
[illegible] ہے کہ [illegible] یقینی ہے کیونکہ اُسکے
شاگردوں نے اُسے چھوا۔ تاہم یہ بھی ظاہر ہے کہ بدن کی [illegible] کا طریقہ
وکام کچھ بدل گیا تھا۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ٹھوس مادہ کے بیچ سے وہ ایسے
طور سے گذر سکتا تھا کہ ہماری عقل سے باہر ہے ایک نئے طور سے وہ
اُسکی روح کا حکم بجالانے کے لئے بالکل تیار ہو گیا۔ بعض مفسر سمجھتے ہیں
کہ ۱ قرنتی ۱۵ - ۴۵ میں جو یہ محاورہ ہے کہ پچھلا آدم جِلانے والی روح
ہوا۔ اسکے یہ معنی ہیں کہ جب وہ جی اٹھا تو اُسکی روح نہ صرف اُسکے بدن
کی زندگی تھی بلکہ جو چاہتی تھی اُسکے بدن سے کراتی تھی ۱ قرنتی ۱۵ -
۴۵ میں لکھا ہے کہ ہمارا خداوند آدم ثانی ہوگیا یعنی اُسوقت وہ زندگی بخش
[illegible] روحانی نعمت کا سرچشمہ ہوگیا

صعود کے حالات ہماری عقل کی رسائی سے پرے ہیں اور اُنکا معلوم
کرنا ہمارا کام نہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ منکشف باتوں کی حقیقت معلوم
کریں اور انکو اپنی نجات دہندہ کے کام کا ظہور جانکر اُن سے فائدہ اُٹھائیں
جب مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا تو اپنے کلیسیا کا سر ہو گیا۔ جب وہ
آسمان پر چڑھ گیا تو اُس نے اس عہدہ کا کام شروع کیا۔ اُسنے باپ کی
طرف سے روح القدس کو بھیجا۔ وہ روح چونکہ خود مسیح سے اور اُسکے کلمہ
سے خاص تعلق رکھتا ہے اسلئے وہ مسیح کا بھی ہے اُس وقت

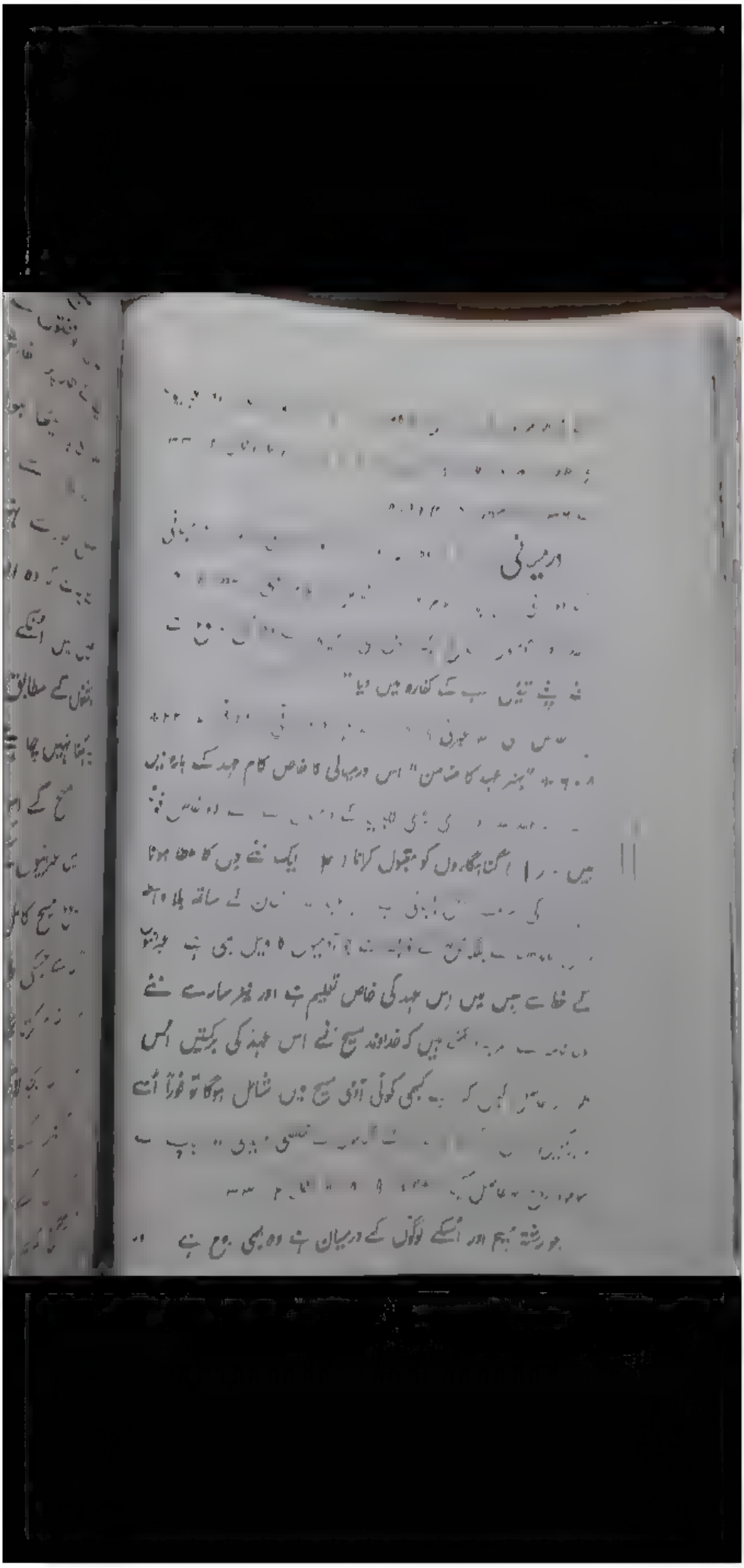

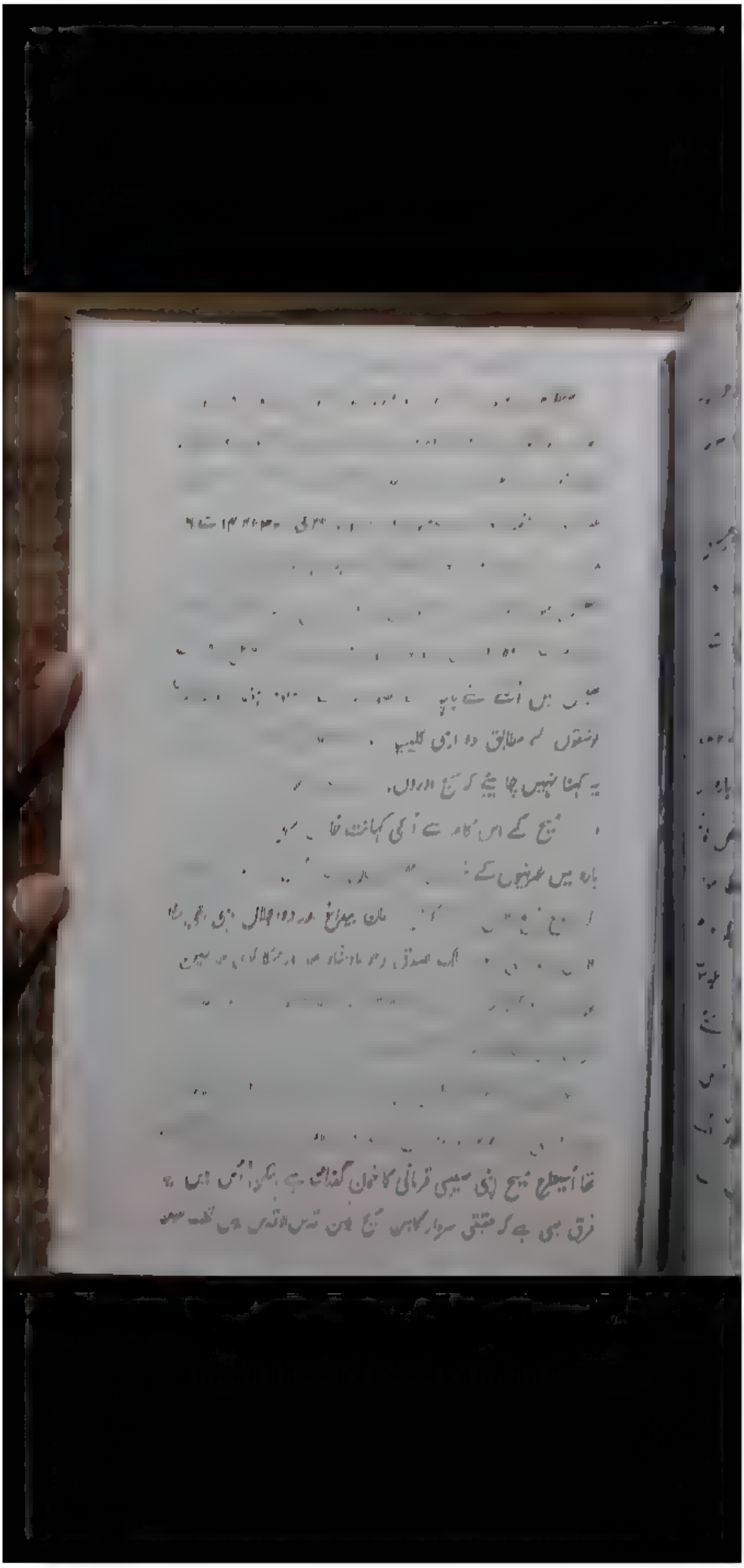

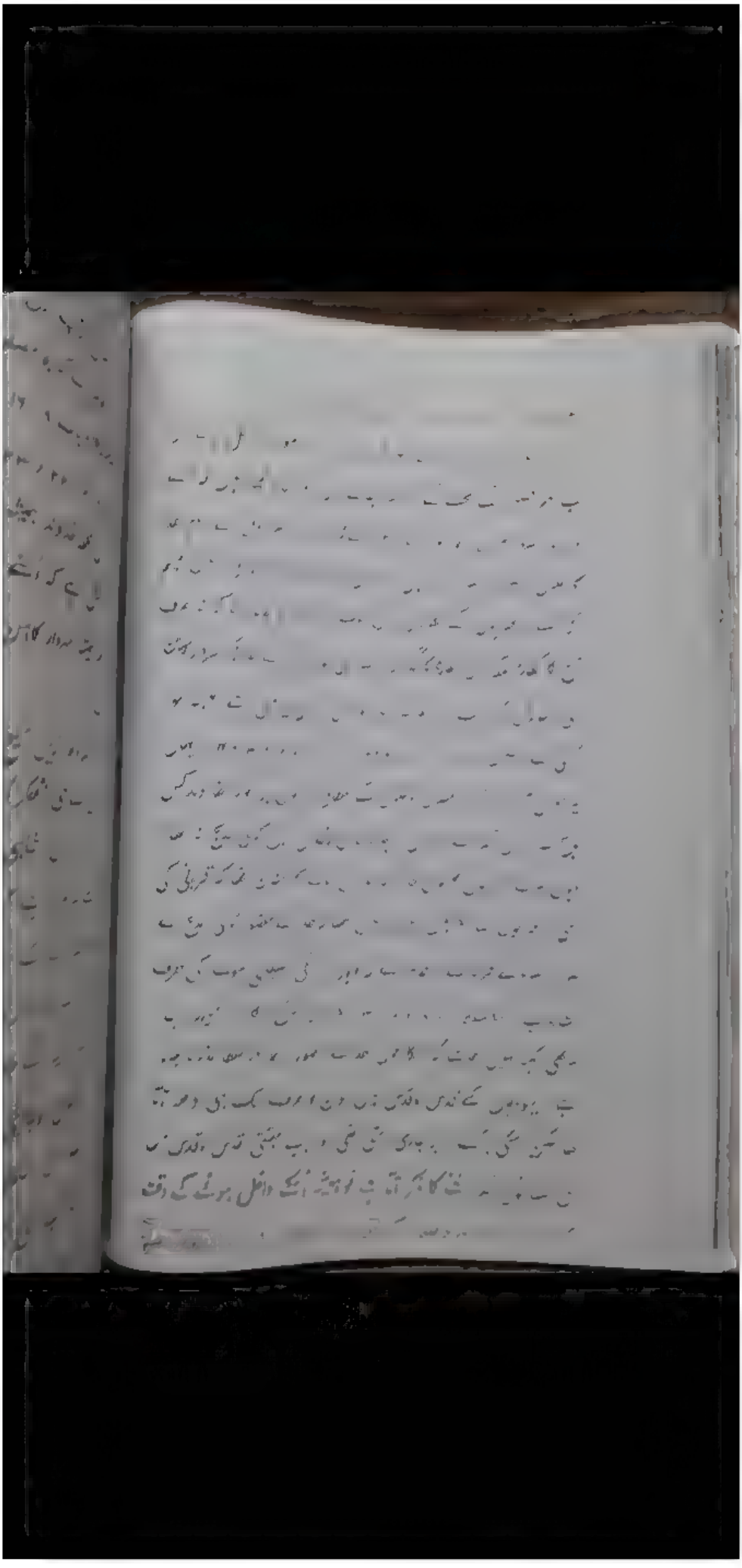

[illegible]

کی جن عبارتوں میں اسکا ذکر ہے عہد جدید میں عموماً انکے روحانی معنی لئے جاتے ہیں دیکھو یوحنا ۱۴- ۲ سے ۲۴ + ۶ - ۴۵ + مکاشفہ ۲۱ باب عبرانی ۸ باب۔

مسیح کی دوسری آمد کے بارہ میں رائوں کا سُراغ

(۱) عہد جدید سے ظاہر ہے کہ سب مسیحی مانتے تھے کہ فی الواقع مسیح پھر آئیگا اور بعض کلیسیاؤں کا یہ خیال تھا کہ وہ جلد آئیگا ۲ تسلونیقی ۲ ۱-۲

ے جانگا لیکن ۔ ۔ ۔

پہلی صدی کے لوگوں میں سے بعض سمجھتے ہیں کہ ہزار برس کا زمانہ ہوچکا۔ تاہم کی بے ایمانی سے معلوم ہوتا ہے کہ مکاشفہ ۲۰ - ۳ کا تھوڑا سا عرصہ شروع ہوا ہے۔ بعض [illegible] ہزار برس کا زمانہ (یعنی ۱۱۱۱) ہے۔ اس آخری رائے کے لوگوں میں بھی کچھ اختلاف ہے۔ کیونکہ بعض سمجھتے ہیں کہ اُس زمانہ میں جنہ ابھی صدت کے ذریعہ سے [illegible] بہت برکتیں تو ہونگی لیکن وہ ظاہری طور سے نہ آئیگا حالانکہ بعض مسیح کی ظاہری آمد کے منتظر ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا ۱۳۰۰ وغیرہ

اس موخرالذکر رائے کے مطابق ہزار برسوں کے زمانہ میں خدا کی روحانی سلطنت زمین پر قریباً تکمیل پائیگی۔ قوم کی قوم سچ ایمان لائیگی بنی اسرائیل بحال اور سرفراز ہونگے اور شاید آسمان و زمین کے درمیان کچھ خاص تعلق پیدا ہوجائیگا۔ لیکن اس زمانہ کے اختتام پر یہ حالت تنزل پذیر ہوگی۔ شیطان کھل کر دی اور تمام کے [illegible] آخری لڑائی [illegible]

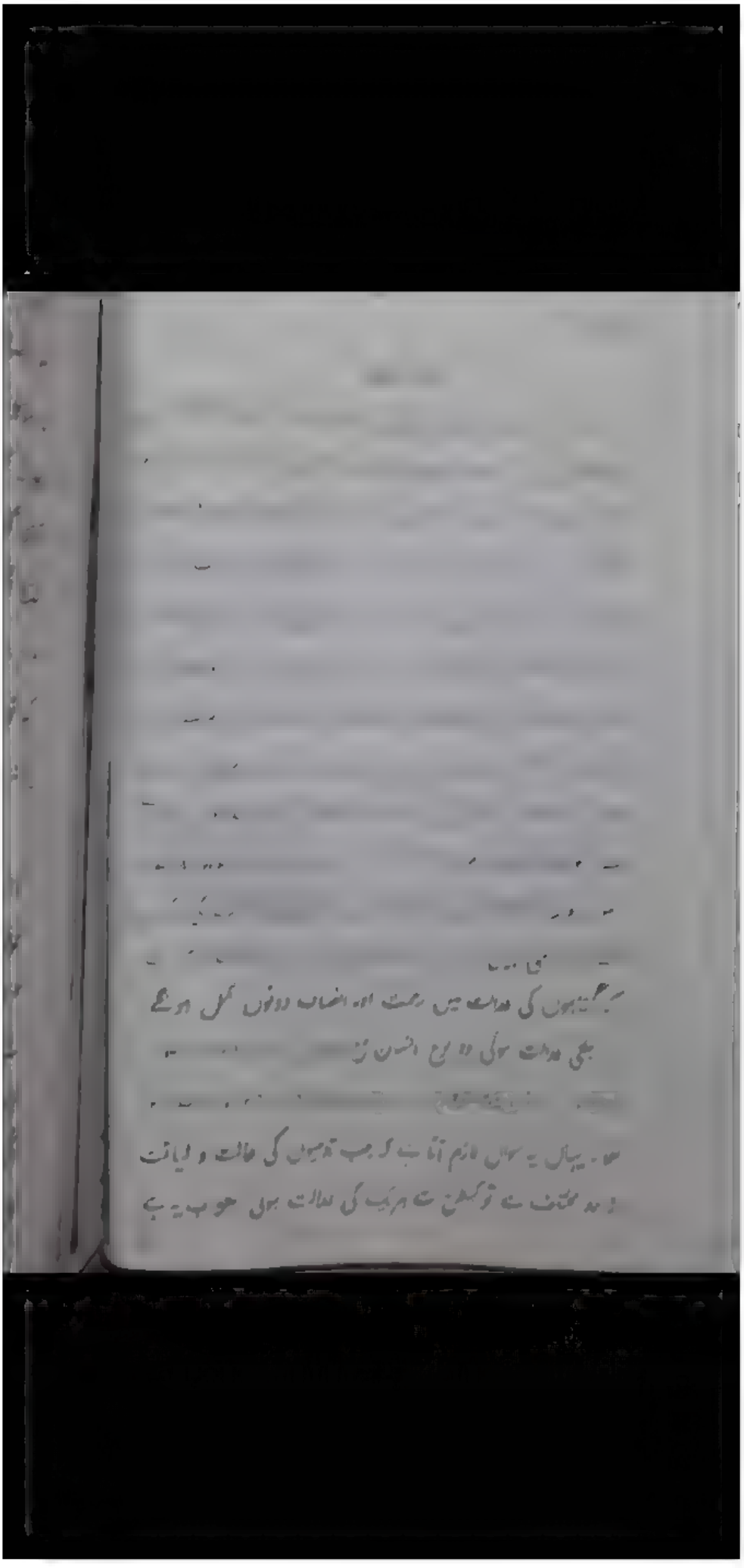

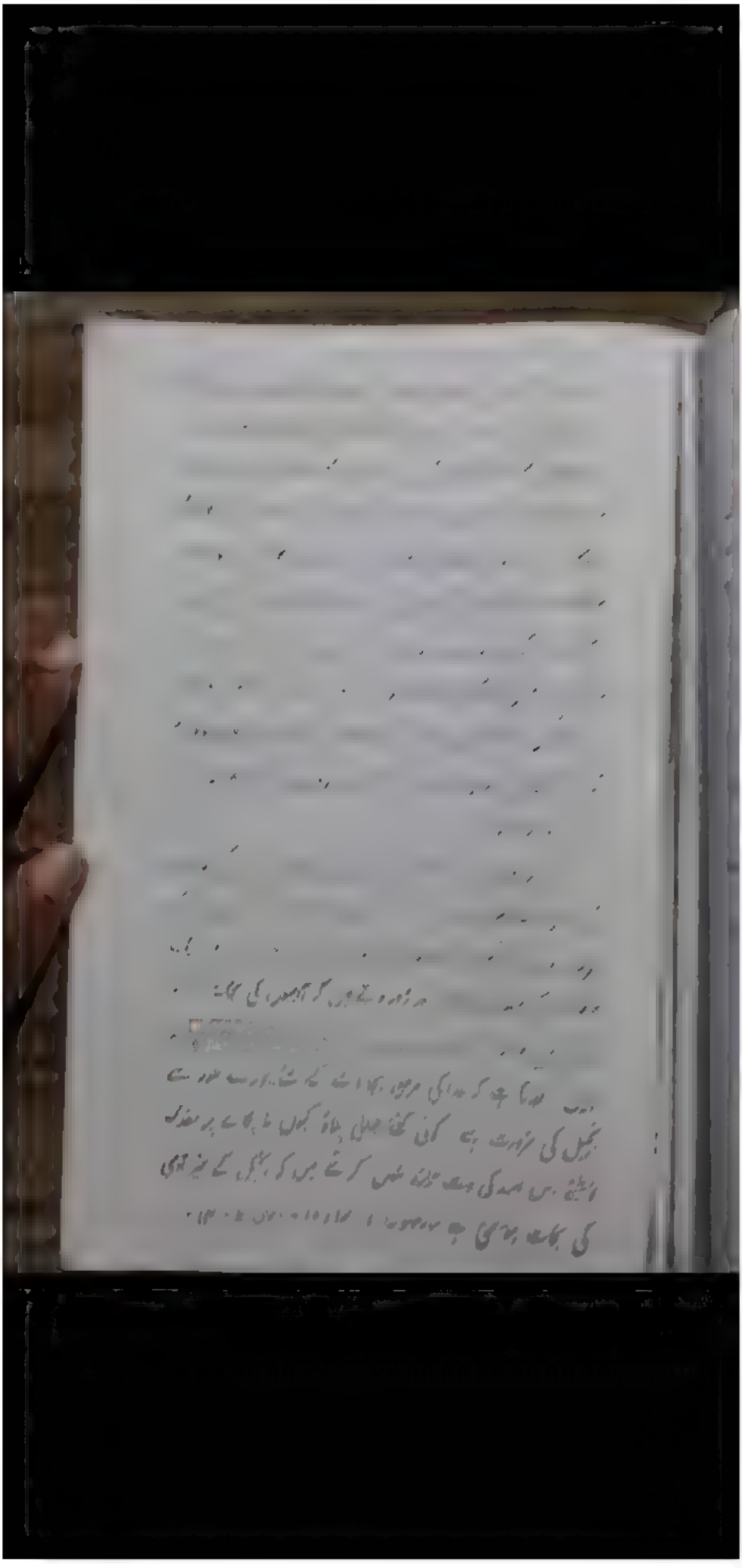

ساتواں باب

روح القدس کی تعلیم

روح القدس کی شخصیت

ذکر ہے جو الٰہی ذات میں شامل ہے اور اُس الٰہی کام میں شریک ہے وہ ساری خلقت میں اور خصوصاً آدمی میں ظاہر ہوتا ہے اور قسم کے کئی نام آئے ہیں "روح" "خدا کا روح" "مسیح کا روح" "خدا کے بیٹے کا روح" "روح القدس" اور "فارقلیط" یعنی مددگار

صاف ظاہر ہے کہ یہ مقدس طاقت الٰہی ذات سے متعلق ہے متعدد تورتی ۲ - ۱۰ - "روح خدا کی گہری باتوں کو بھی دریافت کر لیتی ہے خدا کے جیسا بستا ہے گویا جیسل میں ۱۹ - روح القدس

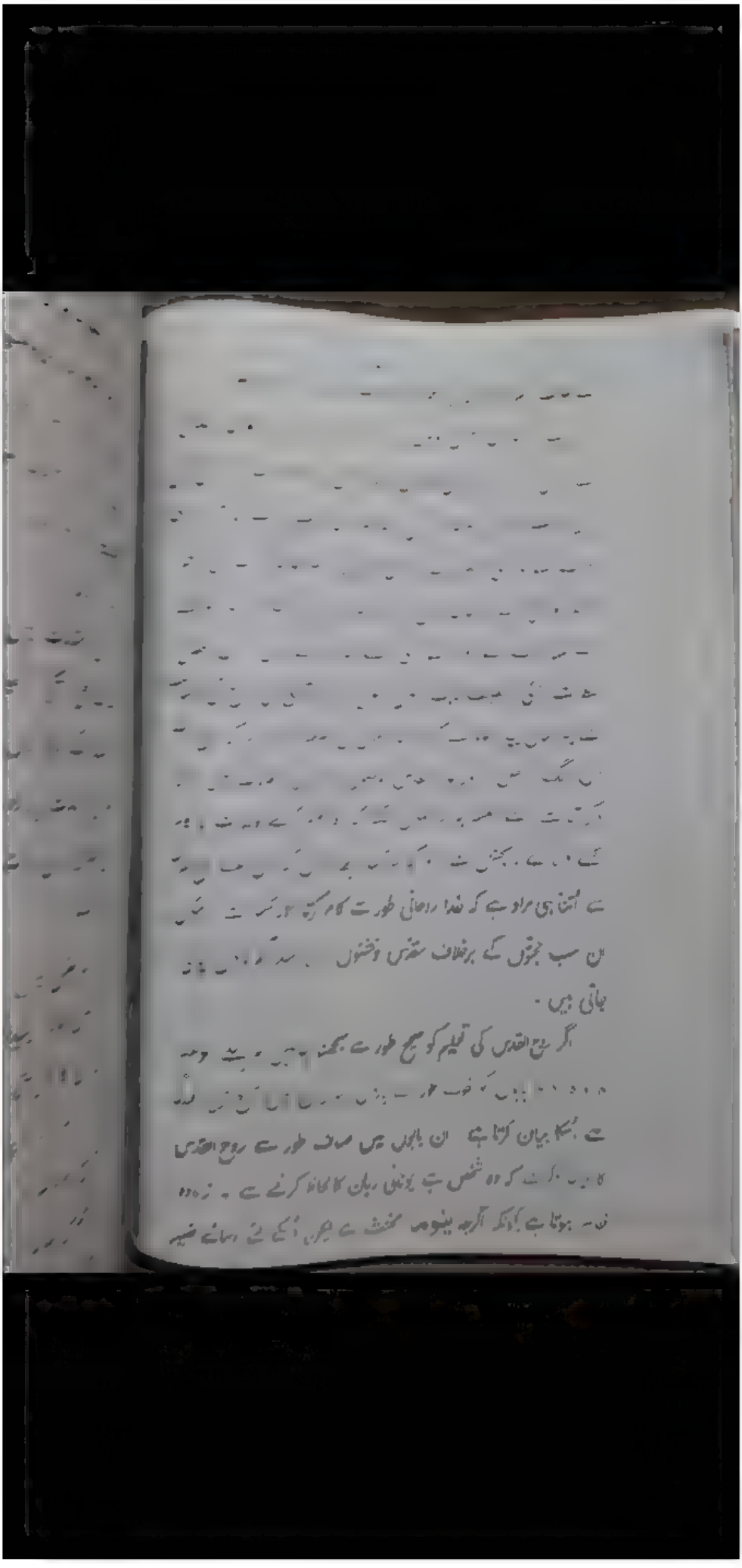

۱۲ - ۳۱ و ۳۲ ؛ اعمال ۸ - ۳۹ و ۱۰ - ۴۴ و ۱۹ - ۲

۹ ؛ ۱۳ - ۲ و ۴ و ۱۵ ؛ ۲۸ - ۱۶ ؛ ۲۰ - ۶ ؛ ۲۸ و ۲۳ ؛ ۲۱

۱۱ ؛ ۲۸ - ۲۵ ؛ رومیوں ۸ - ۱۴ و ۱۶ و ۲۶ و ۲۷ ؛ ۱۵ - ۳۰ ؛ ۱

قرنتی ۶ - ۱۰ ؛ ۳ - ۱۶ ؛ ۶ - ۱۹ ؛ ۱۲ - ۱۱ ؛ ۱ تھسلنیکیوں ۴ - ۳۰ ؛

۱ تمطاؤس ۴ - ۱ ؛ عبرانی ۳ - ۷ ؛ ۹ - ۸ ؛ ۱۰ - ۱۵ ؛ ۲ پطرس ۱ - ۲۱ ؛

مکاشفہ ۱ - ۴ ؛ ۲ - ۷ و ۱۷ و ۲۹ ؛ ۳ - ۶ و ۱۳ و ۲۲ ؛ ۱۴ -

۱۳ ؛ ۲۲ - ۱۷ ۔

ان مقامات میں روح القدس صاف شخص نظر آتا ہے اور باقی مقامات بھی [illegible] الوہیت کے [illegible] خدا کی وحدت پر زور دینے ہی سے [illegible] روح القدس الٰہی ذات کا شخص نہ ہوتا تو مقدس [illegible] ذکر نہ کرتے ۔

عہد عتیق میں روح القدس کی شخصیت کے بارہ میں ایسا صاف بیان پایا نہیں جاتا ۔ پیدائش کی کتاب سے یکر انبیاء صغیر تک خداوند یا خدا کی روح کا ذکر آتا ہے (پیدائش ۱ - ۲ ؛ ایوب ۲۶ - ۱۳ ؛ مزمور ۱۰۴ - ۳۰) ۔ (پیدائش ۴۱ - ۳۸ ؛ ایوب ۳۳ - ۴ ؛ قاضی ۳ - ۱۰ ؛ خروج ۳۱ - ۳ ؛ اعمال ۱ - ۲۳ ؛ مزمور ۵۱ - ۱۱ ؛ یسعیاہ ۶۳ - ۱۰ ؛ ۲ سموئیل ۲۳ - ۲ ؛ ۱ تواریخ ۲۸ - ۱۲ ؛ ۲ تواریخ ۱۵ - ۱ ۔ لیکن اگر نیا عہد نامہ موجود نہ ہوتا تو صرف ان ہی مقامات سے روح القدس

العلوم آدی مرکب ہے تو روح بنکے اصلی معنی سانس ہیں اسکا معنا
لقب ہے پھر اگر نجات کے بارہ میں اسکا یہ کام ہے کہ [illegible] مری
اور محبت کو اور پیٹے کے کام و زندگی کو آدمی کے دل پر نقش کر دیتا ہے
اور خود اُن آدمیوں کی روحانی زندگی ہوتا ہے تو اسکے روح کا لقب بہتا
[illegible]

[illegible] لفظ کے علاقہ میں ویسے ہی اسباب موجود ہیں
[illegible] کلمتہ اللہ روح کے ذریعہ سے زندگی [illegible]

(ب) خدا باپ اور خدا بیٹے سے صادر ہوتا ہے اس تعلیم کا
سُراغ ہمکے لگایا جائیگا۔ اس وقت تعلیم ہی کا لحاظ کریں۔ اس تعلیم کا
خلاصہ یہ ہے کہ روح القدس کی ذات الٰہی ہے نہ صرف اس سبب سے کہ وہ
باپ سے صادر ہوتا ہے بلکہ اس سبب سے بھی کہ وہ خدا بیٹے سے صادر
ہوتا ہے۔ اسکی تائید ذیل کی آیات سے ہوتی ہے رومیوں ۸: ۹۔
مسیح کا روح" گلتیوں ۴: ۶ "بیٹے کا روح" اور نیز خدا
کا روح اور باپ کا روح کہلاتا ہے اور روح کا کام ایک طرح سے مسیح

۴ روح القدس کا کام

(الف) اسباب موجودات میں پیدائش ۱:۲، ۲ ایوب ۲۶ - ۱۳ وغیرہ جیسا پہلے ذکر ہوا۔ المختصر سب کچھ خدا باپ سے خدا بیٹے کی معرفت روح القدس کے وسیلے سے ہے مکاشفہ ۴ یوحنا ۱ - ۳ قسمیون ۱ - ۲ پیدائش ۱ - ۲ ایوب ۲۶ - ۱۳۔

(ب) انسان کے بارہ میں روح القدس صانع سے ایوب ۳۳ [illegible] لیکن مکاشفہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ذہنی [illegible] کلام الٰہی، روحانی، اور قوۃ العبادت عالم ہے

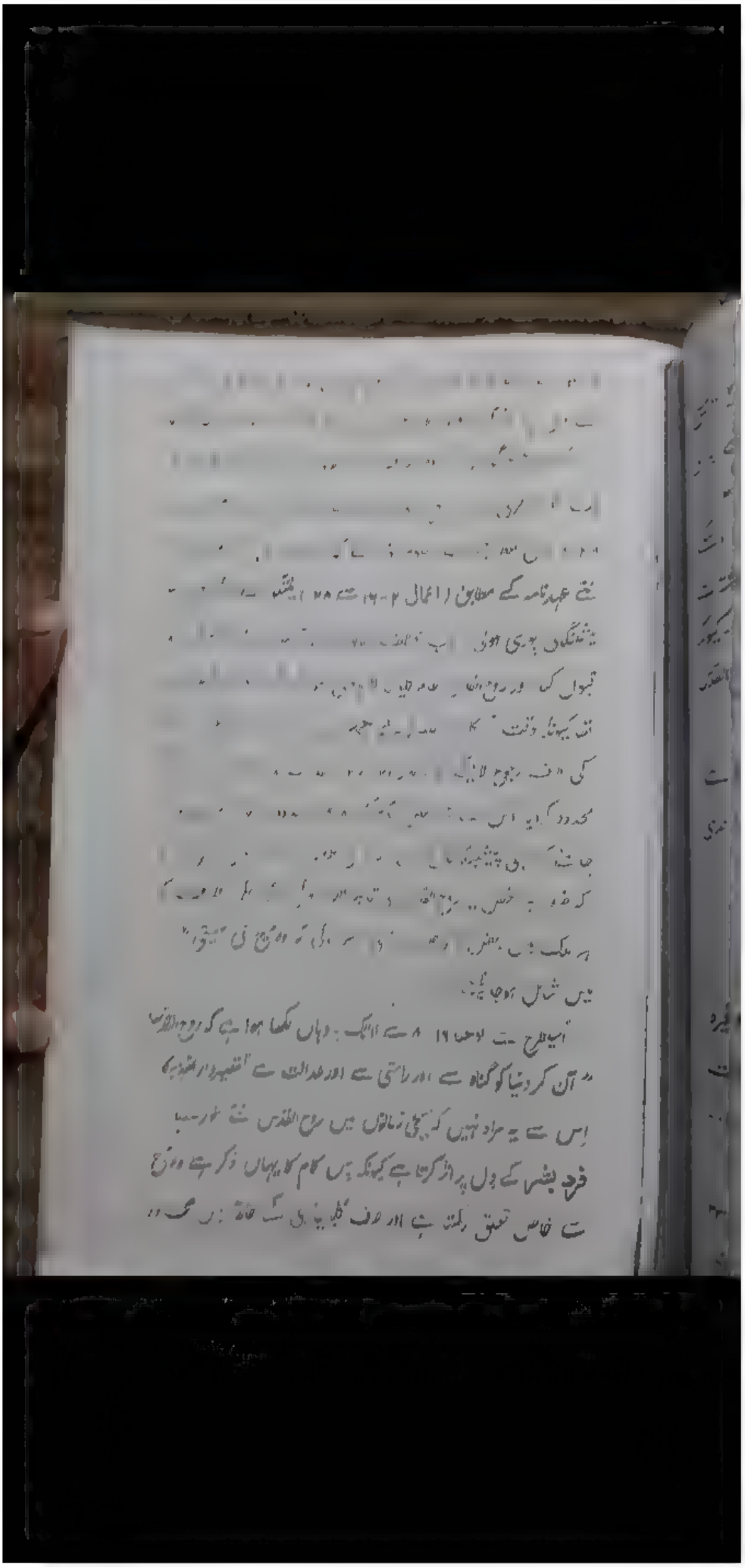

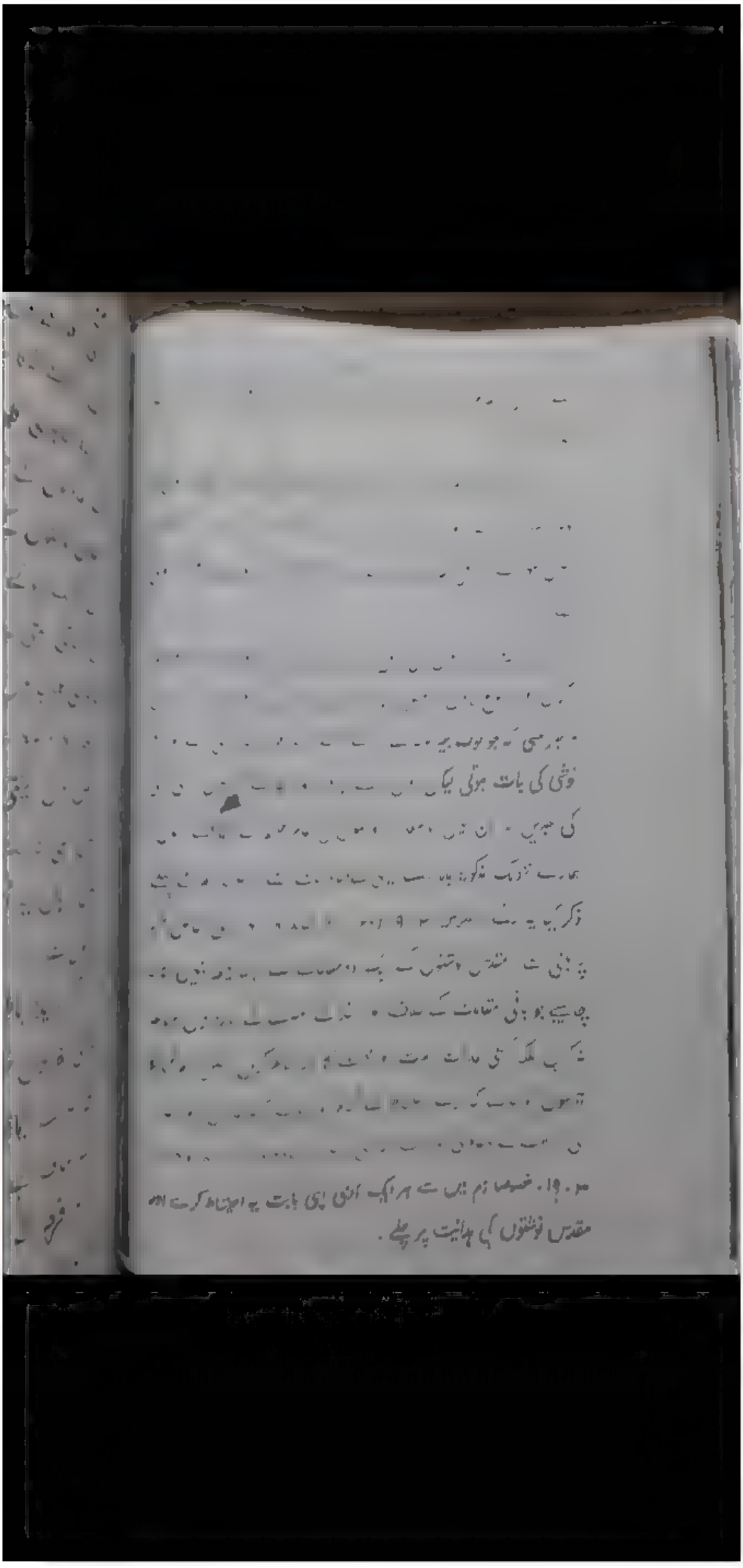

۱۹۰۳۔ خصوصاً نوجوانوں سے ہر ایک اپنی ہی بابت یہ اجتہاد کرے اور مقدس نوشتوں کی ہدایت پر چلے۔

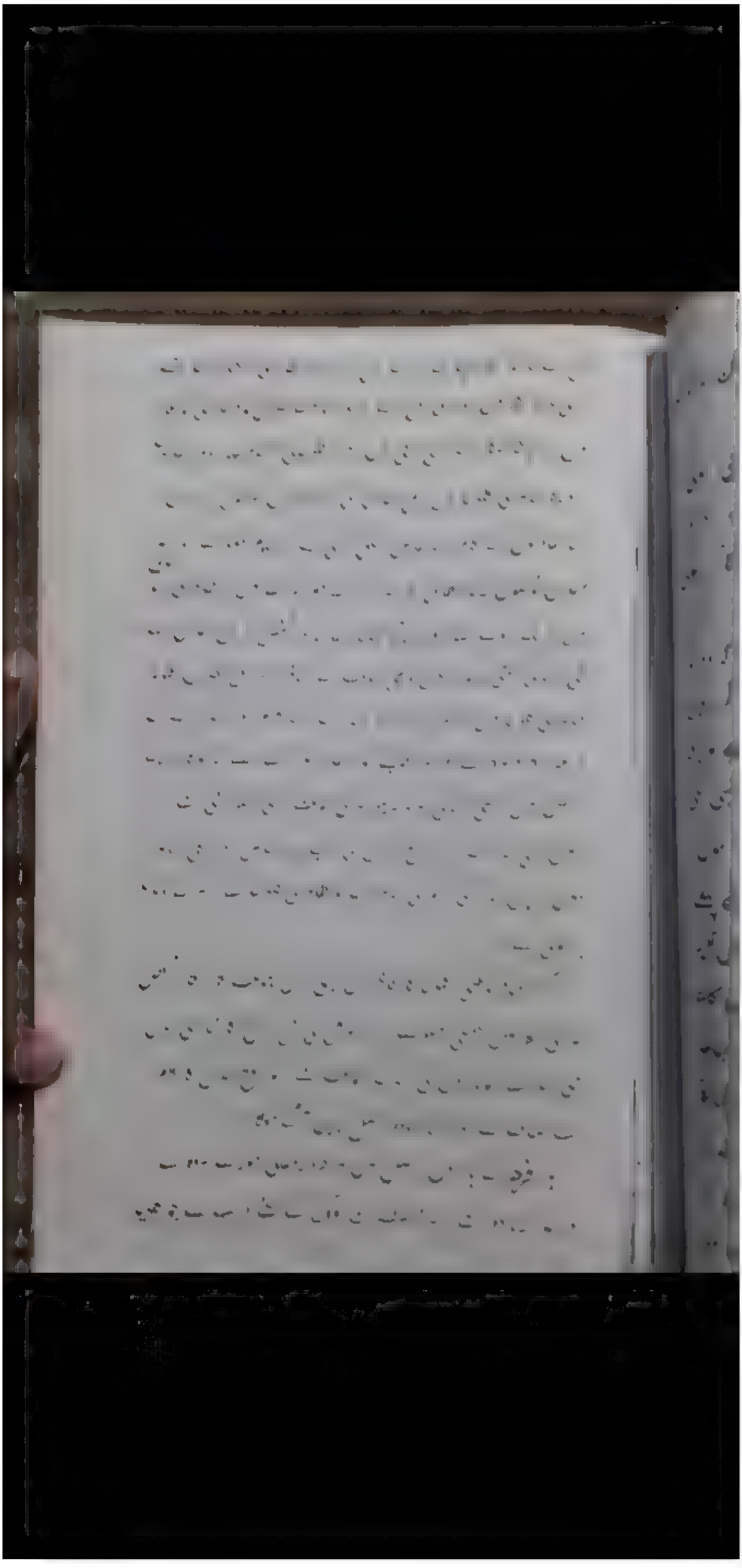

کی یہ پیش آخر تک رہے گی لیکن یہ ۸۰۰ء سے قریب
کہ خدا کے سامنے یہ رجوع لانے کا پہلا درجہ ہے۔

مخفی نہ رہے کہ روح القدس اکابر کا [illegible]

کام پر تکیہ نہیں کرتے۔ اور نہ سوا دیے منسوبیت اور روحانی زندگی
کا پورا لحاظ نہیں کرتے ہیں جیسا کہ سنہ ۲۰۱۳ء و ۲۱ میں لکھا
ہے کہ جو بیج پتھریلی زمین پر بویا گیا اُسکا بڑھنا جلد روزہ سے

[redacted]

۱۲:۱۴ + افسوس ۱۲:۳۰ ۔

(۴) روح القدس کا کام آنحضرت اور خدا کے [redacted] ۔ ۱۰:۳۰ ۔ [redacted] کا لحاظ کرکے تو ہم یہ کہہ سکتے کہ روح القدس کی [redacted] کرنے سے محدود ہے لیکن [redacted] سے معمولی دلیل [redacted] اس بات پر زور دیتا ہے کہ روح کی صفت آزادگی ہے یوحنا ۳:۸ ۔

روح القدس کی [redacted] ہی ہوں [redacted] کامل حکمت اور قدرت کی پابند ہے ۔ نبی پیدائش سے لیکر کامل پاکیزگی تک روح القدس آدمی میں وسطِ ایمان بڑھاتا ہے کہ مسیح کو جو ایمان کا موضوع ہے اپنے زیادہ زیادہ ظاہر کرتا جاتا ہے اور اُسپر یہ ثابت کرتا ہے کہ ایسے شخص پر ایمان لانا بالکل معقول ہے کیونکہ ممکن نہ رہے کہ اگرچہ مسیح پر ایمان لانا ایک فوق العادت تاثیر سے ہے کیونکہ گناہگار آدمی خداوند القدس پر توکل کرنے سے حذر کرتا ہے تو بھی اگر آدمی ہی کی عقل کا لحاظ کیا جائے تو [redacted]

وہ مقدس نوشتوں کا جو اتنی مصنف ہے اعمال ۱:۱۶ ۲۸:۲۵ ۲۹:۲۸ اور
۳۰:۲۸ ۱۰:۱۵ ۹:۱۰ ۲ پطرس ۱:۲۱ ۲ کرنتھیوں ۱۹۰۳ ۔ ۶
کلیسیا کی پہلی صدیوں میں مصنف اسباب پر بہت زور دیتے تھے مثلاً رومن
کا کاتھلس جو پہلی صدی میں زندہ تھا بمعہ ۔ ۳۰ کا حوالہ دیکر کہتا
ہے کہ یہ ہوسے روح القدس کے ذریعہ سے مسیح کے بارہ میں بولی ۔ وہی
مصنف میسوں کو یہ نصیحت دیتا ہے کہ "مقدس نوشتوں کا غور سے مطالعہ
کریں ، کیونکہ وہ روح القدس کے ہیں" پولوس کے بارہ میں بھی ژستن
سے کہتا ہے کہ آپ الہام سے لکھا
یوسیبیس (دوسری صدی) کہتا ہے کہ عبرانی بیشک روح القدس کی
کی خاص تاثیر سے تھی ۔ وہ راستبازوں پر ایسی تاثیر کرتا تھا جیسی مسیح
بتاریخ
اوریجن کا [illegible] پولوس نے [illegible] لکھا
اتھناسیس کہتا ہے کہ مقدس نوشتوں کے مصنف روح القدس کے
مسکن تھے
ٹرطلیان کہتا ہے کہ وہ مصنف روح القدس میں مستغرق تھے اور

ہم موسیٰ کی خاص صفات کو اُنکی تصنیفات سے معلوم کرسکتے ہیں اور اُسیطرح یرمیاہ اور پولس کی صفات کو اُنکی تصنیفات سے۔

اب ہم اُس کام کا ذکر کرینگے جو روح القدس حقیقی کلیسیا کی مجموعی جماعت میں کرتا ہے۔ یہاں تک تو ہم نے سوچا ہے کہ ہر شخص کے بارہ میں اُسکا کیا کام ہے۔ اور یہ درست ترتیب بھی تھی۔ کیونکہ اگرچہ خدا کے آگے حقیقی کلیسیا حقیقی ایماندار سے مقدم ہے تاہم ہر شخص اِسی لئے از سر نو پیدا ہوتا ہے تاکہ وہ اس جماعت میں [illegible]

[illegible] کے کام کا ایک اثر ہے کہ وہ سا[illegible]
[illegible] ہے اور اُس میں کام کرتا ہے مثلاً ا کرنتھیوں ۱۲: ۴ سے ۱۳
[illegible] ۴: ۳۰ و ۵: ۱۸ و ۶: ۱۸ گلتیوں ۵: ۱۶، ۲۵ افسیوں ۲: ۱۸ وغیرہ جیسے مقامات
کا مطلب یہ ہے کہ روح القدس روحانی بدن کے ہر عضو میں اس طرح
کام کرتا ہے کہ ہر عضو کے ساتھ سارے بدن کا فائدہ نکلے۔
اس کی ملکیت و تجویز کا نتیجہ ہے کہ ہر عضو کا فائدہ سارے بدن کے
[illegible] سارے بدن کا فائدہ عضو کے فائدہ کے خلاف۔
اُس کی نظر میں ہر ایک عضو کا رشتہ جو سر سے ہے ایسا بلا واسطہ زندہ
[illegible] ہے کہ گویا اور کوئی عضو نہ ہوتا۔ اُسکی نظر سے بدن کی
[illegible] ایسی موزوں بنتی ہے کہ گویا اُس میں مختلف اعضا نہ تھے۔
(دیکھو گو فرائیڈ کے ان کی دوسری دعا)

چند خاص باتیں

(۱) روحانی نعمتیں (مگر سنا) عہد جدید میں مسیحیوں نے درمیان
چند فوق العادت طاقتوں کا ذکر ہے مثلاً نہ صرف نبوت اور زبانگی
بلکہ "زبانیں" "بولنا" "چنگا کرنے کی نعمتیں" یہ نعمتیں جو روح القدس
کی طرف سے بھی جاتی ہیں (۱ کرنتھی ۱۲ باب)
اب یہ سوال لازم آتا ہے کہ کیا خدا نے یہ نعمتیں کام کے آغاز کے لئے

[redacted]

[redacted]

[redacted]

فی الواقع فضل سے یہ مراد ہے کہ روح القدس آدمی کے دل میں
ہے اور اُسپر مسیح کو ظاہر کرتا ہے اور اُسکے
(۳) عہدِ عتیق کے مقدسوں میں روح القدس کا کام۔
روح القدس کا کام
کے ان سے بھی ہوا اس میں
ہے
ہیں
اور عہد عتیق کے ایمان کا نتیجہ اصل میں وہی نتیجہ ہے جو اب
سے نکلتا ہے۔ توکل علی اللہ اُس وقت بھی خدا کے ساتھ اتحاد
پیدا کرتا تھا۔ ہاں اُس خدا کے ساتھ جو بنے چکا اور آنے والے

[illegible] وہ ایک
[illegible] القدس
[illegible] ہے
[illegible] ذات
[illegible] ۱۶ - ۶۲ - ۱۰
[illegible] موت سے پیشتر
[illegible] جدید
[illegible] القدس کا آنا
[illegible] تھا
[illegible] کا کام زیادہ
[illegible] ظاہر ہوگیا
[illegible] کے نزول کا
نتیجہ یہ تھا کہ مسیحیوں کو اپنے خداوند پر گواہی دینے کی خاص طاقت
ملی۔ پس تعجب کی بات نہیں کہ اُنکی تاثیر نہ صرف بلکہ درجہ میں نئی
تھی۔ تاہم اُنکی ترقی اتنی تھی کہ گویا نئی قسم کی تاثیر ہوئی۔ یوحنا ۷ : ۳۹
۴ - ۱۷ -

اگرچہ خدا آدمیوں سے حسب الزمانہ سلوک کرتا ہے تاہم اصل میں
خدا کے آگے سب زمانے یکساں ہیں بسبب اسکے ایک طرح سے مسیح اپنے
عہد عتیق کے برگزیدوں کی زندگی اپنی موت سے پیشتر تھا اور ایک طرح
سے "موعود" پس از تکمیل زمانہ حاصل ہوا۔

روح القدس کے بارہ میں تعلیم کا فرق

[illegible] اور ہستا ۱۹۱۵ باتوں [illegible]
[illegible] پہلی صدی میں روم کا کلیسیا اُسی طرح [illegible] اور خداوند یسوع زندہ ہے۔ اور

روح القدس

[illegible] کہ مسیحی لوگ خدا باپ میں خدا بیٹے میں اور روح القدس میں ایمان [illegible] تعلیم میں روح القدس کا ذکر ہے اگرچہ وہ ذکر مقدس نوشتوں کی تعلیم سے متفرق ہے تاہم وہ لوگ جو طرح [illegible] کے قائل تھے اُسیطرح سے روح القدس کو بھی مانتے رہے انہوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ بعض یہودی مصنفوں کی تعلیم روح القدس کے بارہ میں غلط تھی مثلاً ہرمس کے چوپان میں روح القدس اور خدا بیٹا ایک ہی سمجھے گئے ہیں

[illegible] کہ پہلی صدی کے [illegible] کسی [illegible] حال ہے کہ جو کام مقدس نوشتوں میں روح القدس سے منسوب ہیں اُنکو [illegible] خدا بیٹے سے منسوب کرتے ہیں۔ لیکن شاید ایک طرح سے یہ جائز ہے۔

دوسری صدی کے اخیر اور تیسری صدی میں صاف لکھا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

انسان کے بارہ میں

(۱) انسان بحیثیت مخلوق

(۲) انسان بحیثیت گناہگار

(۳) انسان بحیثیت بحال شدہ

(۱) انسان بحیثیت مخلوق

مقدس نوشتوں میں انسانی ذات کی کوئی خاص تعریف نہیں کی گئی لیکن جسطرح خدا کے بارہ میں اُسیطرح انسان کے بارہ میں اُن میں چند اصول پائے جاتے ہیں جنکے ذریعہ سے ہم کسیقدر تعریف کرسکتے ہیں بشرطیکہ اوّل یاد رکھیں کہ اُنکے نزدیک اور خدا کی نظر میں انسان نجات کا محتاج ہے۔ دوم یہ کہ اُنہیں جو رائے انسانی ذات کے بارہ میں پیش کی جاتی ہے اُسکے ساتھ یہ یاد رکھیں کہ خدا کی بابت اور اپنی بابت ہم بہت کم جانتے ہیں۔

پیدائش ۱-۲۶ و ۲۷، ۲-۷ و ۲۰ سے ۲۵ سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ انسان کی تخلیق میں خدا نے خاص فکر اور قدرت خالقہ سے کام لیا۔ باقی مخلوقات زمین سے یا پانی سے نکلی (پیدائش ۱-۱ و ۲۰، ۲۱) لیکن ۲۴ آیت میں

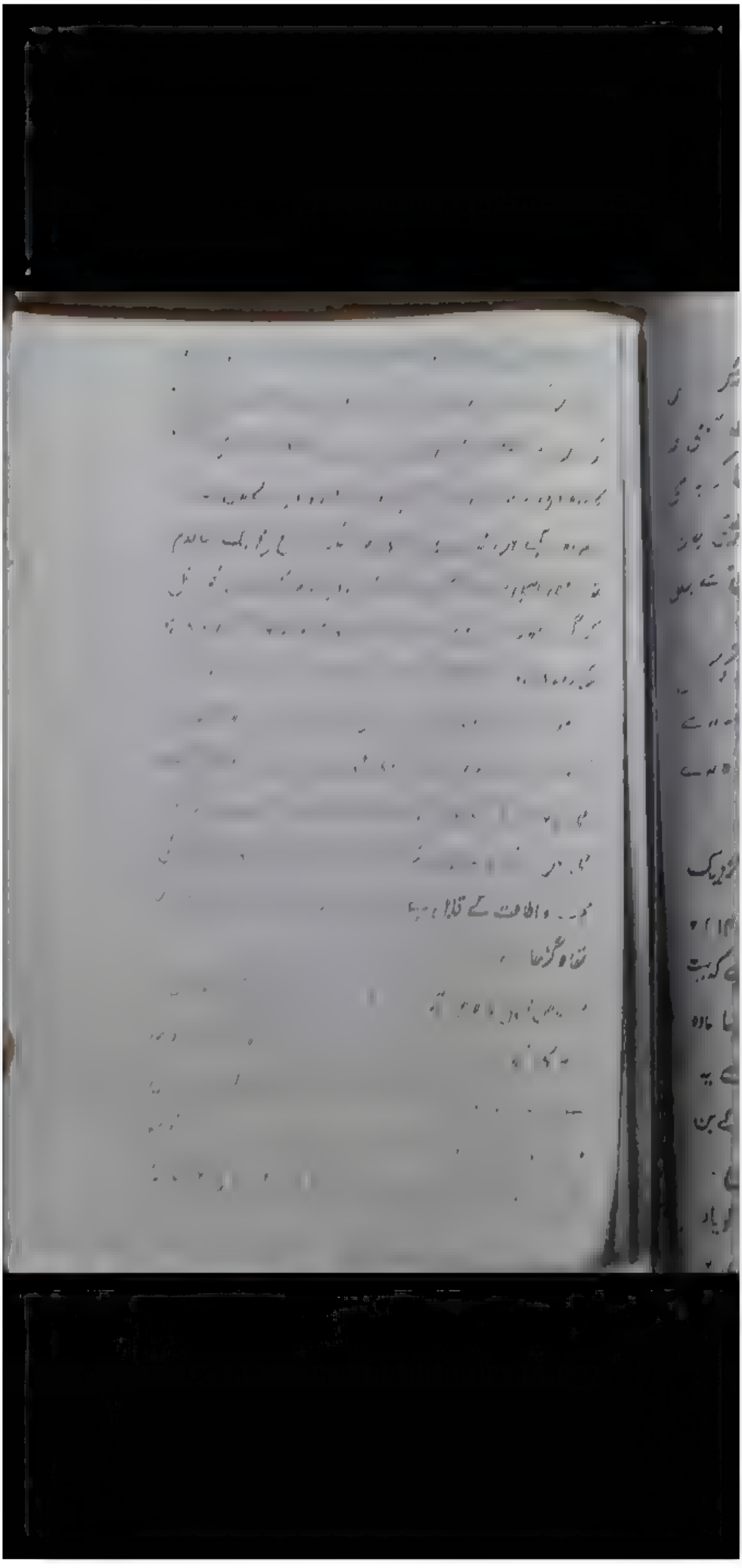

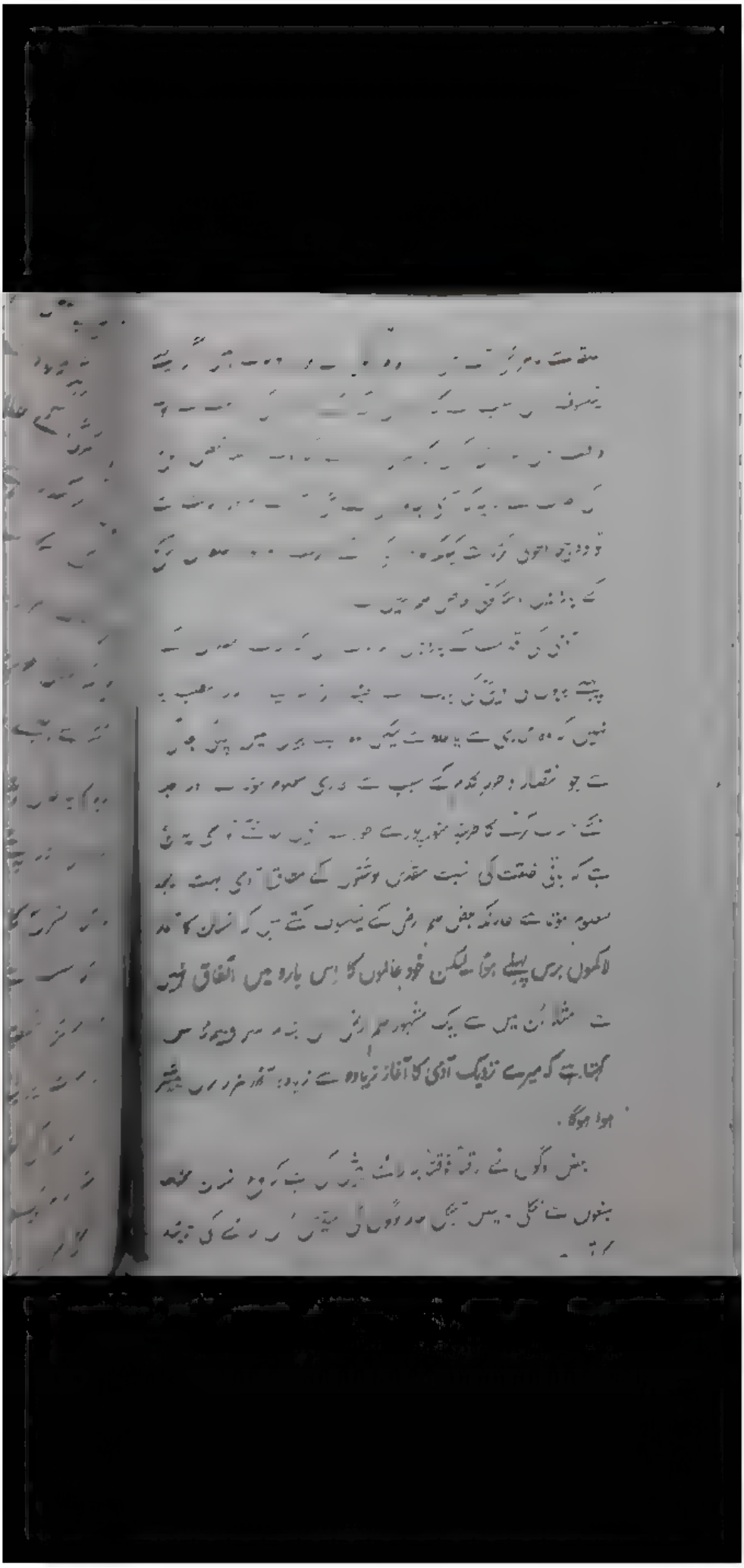

کیا وہ ہے کہ ہمیں ... کی قوت ... کی
یا جیسا ... کوئی ... کہ ... کریٹ ... ہے
ہے اور واقعی بائبل کے خلاف یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ گناہگار آدمی بھی
خدا کی صورت پر کہلاتا ہے ... ۹ ... ۳ ...

... ایک ... صورت
... ہوری ... وہ صفت ... سب سے آدمی ...
... ہے ... اور ...
... کرتا ہے جب ... ہے ...

جانور کا یہ حال نہیں ... نہیں کرتے اور
نہ ذمہ دار ہیں اور اپنے جذبات ... کہ ... بلکہ ... ہیں
... ہیں ... کا ... ہیں ... سب ... ہیں
اور اس سبب سے ... ہیں کیونکہ ... سے
خدا چہ سا ... ہے ... اپنی خاص ذات
کی صورت پر بنایا۔

انسان کی فعل مختاری اسکی اس خاصیت کے سبب سے ایسی
ہے کہ ہر ایک شخص اگر چاہے تو انسان سے کہہ سکتا ہے کہ خاص
تعلق کیوں نہ رکھے اور اپنے باپ دادا کی طبیعت پر کیسا ہی منحصر

کیوں نہ ہو تو بھی باوجود اِن سب کے خود مختار ذمہ دار فاعل ہے۔
سریک کا دل، پیپر شاہد ... وئی صفات کی طاقت کیسی زوردار
کیوں نہ ہو ہر ایک شخص کو خود ... نیکی و بدی کی عجیب دنیا
میں شامل ہونا پڑتا ہے کہ گو ... صفت کو خود خالق نے ابھی
اُسے بنایا ہے۔ صورتی ... ات اور ہر شخص کی فعل نگاری گو چہ
نقیض معلوم ہوں تاہم دونوں ... ہیں

اگر یہ بیان درست ہو تو یہ صورت ... ن کی وہ اصلی پاکیزگی نہیں
ہے، جو جاتی رہی بلکہ وہ صفت ... ہمیشہ قدیم رہتی ہے خواہ وہ کیسی
کیوں نہ بگڑ جائے۔ اور اُسکے سبب سے وہ مخلصی پانے اور نئی پیدائش
کے قابل ہے باوجود اس صورت کے رکھنے کے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ
آدمی گناہوں میں مُردہ ہے۔ ہاں وہ روحانی موت صرف ایسے ہی
شخص کی ہوسکتی ہے جس میں خدا کی صورت ہو۔

کیا اس صورت کے لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ انسان بذاتہٖ فیضانی
ہے یا نہیں؟ (زبور ۲۵ - ۴۶ ۔ یوحنا ۱۴ - ۳۶ ۔ مکاشفہ ۱۴ - ۱۱ ۔
۲۰ - ۱۰ / ۱۵ ۔ متی ۲۲ - ۳۱ و ۳۲)

ہوسکتا ہے کہ اخلاقی شخصیت کسی عجب طرح سے دائمی ہو گو روح کی
ماہیت بذاتہٖ غیر فانی نہ ہو۔

اب ہم آدمی کی ذات کا کچھ بیان کرینگے۔ مقدس نوشتوں کے مطابق
وہ تین شے پر مشتمل ہے ... حصے ...

... بنیادی حصے ہیں۔ یہ کہ آدمی کے دو حصے ہیں جسے کہ ایک
... جسمانی اور بیرونی ہے جس سے ہم حواس خمسہ کے ذریعہ
... ہیں اور دوسرا روحانی ہے جو روح کے ذریعہ سے خدا
... سے ہم تعلق ہے۔

... مقدس پولس رسول نے یہ لفظ کہ ایک دوسرے کے لئے
... ہیں تو ہم دو حصے نہیں ہیں بلکہ جسم کی اندرونی ہستی
... ہے جس کو دل سے تعبیر کرتے ہیں اور اس کی بیرونی ہستی
... کہلائے تو
... ہے۔ اگر جان کہے تو وہ آدمی کی حیثیت
... ہے۔ یا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جان روح کا نتیجہ آلہ ہے۔
... ٹھیک طور سے جان مستقل نہیں اور اکثر جگہ دونوں
... منسوب ہوئے ہیں۔ جان خواہش اور جذبات کی جگہ ہے جس
... کی باتیں انسانی روح سے منسوب ہوتی ہیں حالانکہ روحانی باتیں مثلاً
... باتیں جان سے منسوب ہوتے ہیں۔ اس سے یہ بھی پتا لگتا ہے کہ
انسانی شخص مرنے کے بعد کیوں روح کہلاتا ہے نہ کہ جان (لوقا ۸: ۵۵
۳۷ و ۳۹ ۔ عبرانی ۱۲: ۲۳) اور یہ کہ کیوں دوسرے بے بدن اشخاص
مثلاً فرشتے روح کہلاتے ہیں نہ کہ جان۔

اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگرچہ ایک طرح سے انسانی ذات کے تین
حصے ہیں دوسری طرح سے اور اصل میں دو حصے ہیں۔

ہم آدمی کو دو اجزا سے مرکب کہہ سکتے ہیں۔ متی ۱۰: ۲۸ لوقا

ہے۔

جب مقدس نوشتوں میں آتی ہے اس کا ترجمہ ہوتا ہے تو بھی اس سے عقل کبھی تو قلب و جذبات یا مرضی مراد ہے۔

یہ محاورے بھی آتے ہیں [illegible] ۲ تیمتھی ۴-۱۶ + افسیوں ۳-۱۶ + یہ عام محاورہ ہے جس کا سرچشمہ پیدائشگان سے منسوب ہوتا ہے۔

عقل [illegible] نہ صرف عقل بلکہ اخلاق بھی داخل ہیں۔ لیکن عموماً ان لوگوں کے بارہ میں استعمال ہوتا ہے جو خدا کی فضل سے واقف نہیں

کانشنس یعنی قلب۔ نیکی و بدی کی باطنی پہچان۔ اس لفظ سے اس سے تصوراتی مراد ہے + عبرانی ۹-۱۴ و ۱۰-۲ و ۲۳ -

فعل مختار یعنی [illegible] لئے نیکی یا بدی چن سکتا ہے اپنے کو ذمہ دار ہے۔ مقدس نوشتوں میں [illegible] پر ہمیشہ زور دیا جاتا ہے کہ خدا کی مرضی عذاب ہے (دانیال ۴

[redacted]

فعل مختاری اور خدا کی حکمران مرضی ہو ہی نفس نفس کے سامنے صریحاً
تو معلوم ہوتی ہیں لیکن مقدس نوشتوں سے بالکل واضح ہے کہ یہ دونوں
غیب اور یقینی تعمیر کے باہمی سلسلے ہیں

یہاں اس امر کا بھی پتا چلتا ہے کہ کیا انسانی روح و بدن سے
موروثی طور سے آتی ہے یا خدا کی مرضی سے آدمی کی پیدائش کے وقت
ایک کو نئی ملتی ہے؟ پہلی رائے سے موروثی گناہ کی تعلیم کچھ روشن
ہوتی ہے دوسری رائے ہر فرد بشر کی ذمہ داری سے اور بحیثیت مجموعی
مقدس نوشتوں سے زیادہ تائید پاتی ہے۔ اس رائے کی کہ ساری رائیں
شروع ہی سے موجود ہیں مقدس نوشتے کچھ تائید نہیں کرتے۔

آدمی کی اصلی حالت

پیدائش ۲۔۲ سے ۱۷ تک لکھا ہے کہ آدم اوّل کو خدا نے خوشنما
اور پُر امن جگہ میں رکھا۔ اُسے کام دیا۔ اور دوسرے غیر متشخص حیوانات

خدا کا انیس [illegible]

کوئی ادنیٰ فطرت سے [illegible]

میں کچھ خدا کے برخلاف نہ تھا

جہاں تک مقدس نوشتوں سے معلوم ہوتا ہے اُس سے بھی پتا لگتا ہے کہ یہ آدمی کی اصلی حالت نہیں تھی بلکہ خدا کی مرضی کے راہیں بھی ہیں

مقدس نوشتوں سے اور ایک عام رائے یہ ہے کہ آدمی شروع میں بہائم کے برابر یا اُن سے ذرا بڑھکر تھا اور یہ کہ رفتہ رفتہ وہ ترقی ہوئی۔ لیکن اسکے برخلاف بہت سے [illegible] ہیں مثلاً انسان کی بدنی کمزوری اور بے بال چمڑا لیکن جو خدا کے کلام کو مانتے ہیں اُنکے لئے یہ جواب کافی ہے کہ اُس میں انسان کی اصلی خوبی اور راستی مراد کی جاتی ہے آدم اگرچہ سادہ تھا [illegible] پاپ چکا تھا لیکن شریف تھا جہاں سے زوال یعنی خدا سے آ

رومی کاتھولک میں اصلی آدمی کے [illegible] جب وہ پیدا کیا گیا تو اخلاق کے لحاظ سے وہ نیچری نہ تھا کی حد تک تھا لیکن اُسکی ذات میں متضاد عناصر تھے۔ اور پھر کچھ آزمایش کے بعد [illegible] خوبی اُس کی ذات سے [illegible] اور خرابی ہوگئی یہی فرقہ اُسکے پہلے گناہ کرنے کے وقت جانتا ہے۔ اب اُسکی حالت پہلی حالت کی مانند ہے سوا اسکے کہ وہ کیتھولک ہی کیطرف مائل ہوگیا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آدم ... آدم ثانی کے ... یہ مشابہت بھی ہے کہ ایک
طرح سے دونوں آدمیوں کے ... آدم ثانی انسان کا
تھا اور آدم ثانی روحانی انسان کا ... یعنی دوسری جنس کا گویا ہے
مردوں کی ۱۲ سے ... (۲) ۵ ۲۲ و ۲۵ وغیرہ ۵۰ فصیون
۵۰ ۲۲ سے ۲۴ ۵۰ قلیسون ۳ - ۹ و ۱۰ -

(۲) گناہگار انسان

انسان پر جو اصل میں پاک تھا۔ خدا کے ایک مخلص دشمن نے حملہ کیا خدا نے صرف ایک بات کی ممانعت کی تھی۔ اور انسان نے وہی کی عورت نے خدا کی حکمت پر شک کیا (پیدائش ۳ - ۴ سے ۶) - اور آدم نے اُس مخلوق عورت کی مرضی کو خدا کی مرضی پر ترجیح دی - (۱ تمطا ۲ - ۱۴) پس اگرچہ انکی ذات کے حالات یکساں رہے تاہم اُنکی زندگی کا قانون بدل گیا۔ اُسوقت سے لیکر خدا اُنکی زندگی کا مالک قانون نہ رہا۔ اُنکی فعل مختاری اب ۔ یعنی محض یہی (یعنی خدا کی مرضی) کی طرف مایل نہ رہے۔ نیکی اور بدی کی پہچان حاصل ہوئی (پیدائش ۳ - ۵ و ۲۲) اس سے پیشتر وہ واقف بھی نہ تھا کہ خدا سے ناواقفی کسے کہتے ہیں۔ اب اُنکے خدا کی قدوس ... ہی پہچان کر ناواقفی ہو سکتی ہے۔ خدا جو عالم الغیب ہے بیشک یہ جانتا ہے مگر آدمی اپنے بڑے تجربہ سے اسے پہچانتا ہے -

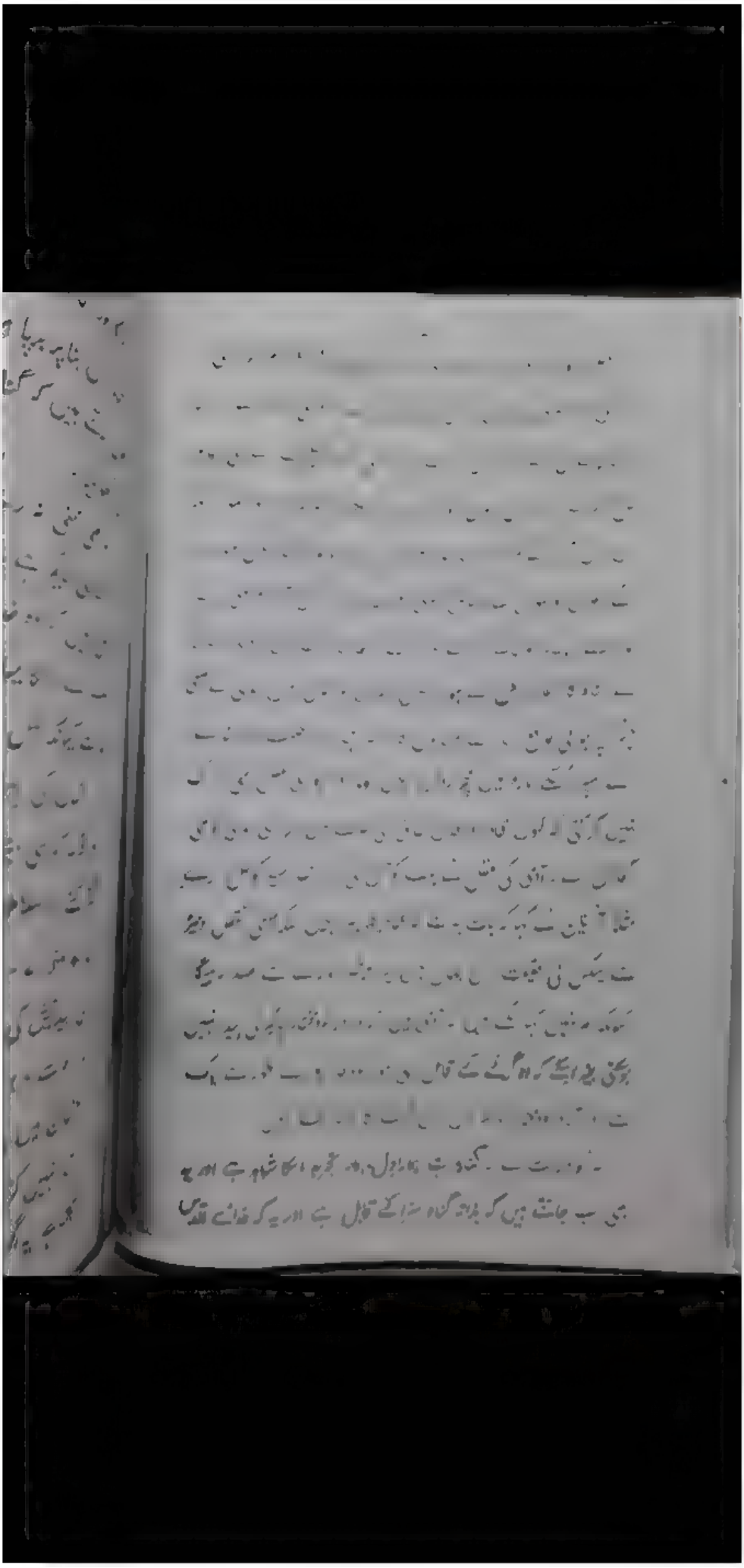

کی نے ۔ کہا ہے کہ ہر آدمی بدعت اصل میں اس سے پیدا ہوئی ہے
گناہ کا بوجھ [illegible] ۔ لوگوں
وہ عموماً اس بنا پر مبتلا ہوئیں کہ لوگوں نے گناہ کو خفیف سمجھا۔ وہ یہ
بھول جاتے ہیں کہ گناہ کے سبب سے گنہگار آدمی نے خدا پر [illegible]
حق کھو دیا

یہ بھی ممکن نہ رہتا کہ اگرچہ انسان گناہگار بن گیا تو بھی [illegible] کی
خود ممکن رہی قدیم ہے اعلیٰ ہمیشہ معقول ہیں اپنا کام کرتی ہیں اور اسکے
قابل ہیں کہ وہ خدا کی طرف بھیجا جائے انسان اس کو جاننے کے
سبب سے [illegible] کا میلان خدا سے منہ کیا ہے وہ بورے [illegible] کرنا
ہوا ہے کیونکہ اصل میں وہ بدی کو چن لیتا ہے

انسان کی اس بڑی حالت پر نہ صرف مقدس نوشتے بلکہ خود انسان
کا تجربہ گواہی دیتا ہے ۔ ان میں صاف لکھا ہے کہ سب کے سب
بگڑ گئے (۱ سلاطین ۸ ۔ ۴۶ ۔ امثال ۲۰ ۔ ۹ ۔ ۱ ۔ ۲ ۔ یرمیاہ ۱۷
۹ ۔ متی ۷ ۔ ۱۱ ۔ رومیوں ۳ ۔ ۹ و ۲۰ ۔ افسیوں ۲ ۔ ۱ سے ۳ ۔
نئی پیدائش کی ضرورت بھی اسکی تائید کرتی ہے (یوحنا ۳ ۔ ۳ ۔ رومیوں
۸ ۔ ۵ سے ۸) ۔ گناہ کا میلان جس سے عملی گناہ نکلتا ہے سارے نوع
انسان میں پایا جاتا ہے ۔ کوئی آدمی اپنے آپ [illegible] نیکی وہ جانتا ہے
اتنا نہیں کرتا ہے کوئی اپنے آپ خدا تعالیٰ سے پوری [illegible] نہیں
سکتا ہے یہ کرنا [illegible] ہے لیکن صاف واضح بھی ہے ۔ گناہ کی ہالگیری

ں کوئی طاقت ایسی نہیں پہنچ رہی جو اُسے نکالے پورے طور سے یہ
طرابی نکالی تو جا سکتی ہے لیکن خدا کی طاقت سے نہ کہ انسانی طاقت سے
وسطح سے اوپر مذکور ہوا کہ نوع انسان کی طبیعت باوجود گناہ کے باوجود سالم
ہے اسیطرح سے ہر شخص کی ساری طاقتیں بحال رہتی ہیں۔ فعل مختار شخص
در خالق کی صورت میں بنا ہوا رہتا ہے جبر نے مگر سے دبا نہیں لیا۔
بیکن ایک طرح سے بخلاف خدا اور اُسکی مرضی کے وہ اندرونی میلان
کے سبب سے غلط انتخاب کرتا ہے۔ اور نہیں چاہتا ہے کہ خدا کی
شریعت کے تابع ہو (رومیوں ۷۔۷) نور قلب اعتراض کرتا ہے۔ دل
میں لڑائی ہوتی ہے عقل نیکی کی تعریف کرتی ہے لیکن اخیر میں نفس
کے خلاف انتخاب کرتی ہے (رومیوں ۵۔۱۲ سے ۲۱۔۷ تک ۲۱۔۱۰
و ۲۲ و ۲۴ سے ۲۹۔۱۔ ان مقامات سے ظاہر ہے کہ نہ عرف رسمی بلکہ
تصوراری ساری جنس سے منسوب ہوتی ہے۔ سبھوں نے یک۔ یک کے
قصور کے سبب سے تصور کیا ہے۔

اگرچہ عالموں نے اسپر بہت زور مارا لیکن یہ بھید کا بھید ہی رہا۔ متقدمہ
کرر مسئلہ میں وہم و ہیچ ہم۔ اس سے یہ عملی تعلیم نکلتی ہے کہ خدا پر
رحمت کے مطابق چاہتا ہے کہ اس تعلیم کے ذریعے سے آدمی خود نیکی
اور **خود وقری** کو جڑ مول سے نکال ڈالے۔ اور لاچاری سے اس
دوسری تعلیم میں پناہ لے جو یسوع مسیح کی محبت اور اُس کے فضل
میں منکشف ہوتی۔

۳۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خدا بیٹے کا دریافتی اور ضامن ہوجانا [illegible]

اور صعود کے ذریعے سے اپنی کلیسیا کی [illegible]

روح القدس کا کام [illegible] درجے سے خاص تعلق بخشتا ہے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ اِسکے نتائج نجات کی بحالی میں کونسے ہیں۔ لیکن پہلے دو چار باتوں کا خیال کریں

اوّل:- اِس مضمون میں بھی ہم کو وہ ضدین باتیں ملینگی جو اوپر مذکور ہوئیں مثلاً یہ کہ مقدس نوشتوں میں خدا کا ایسا ذکر ہے کہ وہ پرمحبت قابلِ اعتبار ہے۔ یہ کہ وہ آدمی کے گناہ کا مقابلہ ایسی مخلصی کی بخشش سے کرتا ہے کہ اخیر میں نیکی کی فتح زیادہ ذوالجلال ہوگی۔ لیکن برعکس اِسکے یہ کہ کوئی الوقع سب آدمیوں کی نجات نہ ہوگی۔ پیدایش کی کتاب سے لیکر مکاشفہ کی کتاب تک وہ راہوں اور دو انجاموں کی تعلیم پائی جاتی ہے۔ پیدائش ۴:۱ سے ۱۹:۱ استثنا ۳۰:۱۵ مزمور ۳۷:۲۷ و ۲۸ و امثال ۱۵:۲۴ - ۲۴ متی ۱۲:۲ و ۲۵ و ۱۳ و ۹ و ۱۰ مکاشفہ ۳:۱۰ و ۱۸ و متی ۷:۱۳ سے ۲۷ تک [illegible] ۲۵ باب ۔

سے ۸ و ۲۷ ۱ ۲۲ ۳ ۵۳ ۰ ۰ ۰

[illegible]

ہم کہتے ہیں کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ ہی غیر محدود ہستی کو منفی محدود حالت میں بیان کرتے ہیں۔ لیکن اس سے ہم خدا کو محدود نہیں کرتے نہ صرف مقدس نوشتے بلکہ ہماری ذات بھی یہ گواہی دیتی ہے کہ خدا کسی بھی وصف و صفت کے بارہ میں مطلق کل و غیر محدود ہے لیکن جب کبھی ہم سے خدا کے کسی تعلق کا ذکر کرتے ہیں تو ہمارے ذہن کے عمل کا لاشعور خواہ مخواہ مقیدین خیالات پیدا ہوتے ہیں غیر متعلق خدا کا تعلقات میں خیال کرنا یا القادر خدا کے بارہ میں یہ تصور کرنا کہ وہ وسیلہ استعمال کرتا ہے اور تجویز سے کام کرتا ہے۔ یہ سب حقیقی حدود ہیں۔ لیکن ایسی حدود خدا کی حدود سے متعلق نہیں بلکہ انسانی عقل ناقص کی حدود ہیں۔

یہ بھی نہ بھولنا چاہیے کہ جو لوگ آگسٹین کی اس تعلیم کو مانتے ہیں جس کا ابھی ذکر ہوا جو ہمارے نزدیک مقدس نوشتوں میں منکشف ہے۔ اگرچہ

[redacted]

[redacted] ہوگی تاہم [redacted] ہم [redacted] پہنچ
گئے ہیں" (۱ تھسلنیکیوں ۲: ۱۳-۱۴) افسوس ہم تحکیم، تکرار اور [redacted] خدا کی
شناسی [redacted]

[redacted] بھائی [redacted]
کے بیان میں اسکی کچھ تشریح تو ہوچکی ہے

ناظرین رسالہ ہٰذا یاد رکھیں کہ مقدس [redacted] کا [redacted]
تمامتی خدا کے عرفان پر کسی نہ کسی قدر منحصر ہے۔ اس میں یہ نہیں [redacted]
کہ [redacted] ہی ہے جو انسانی ذات پر [redacted] اب [redacted]
غالب آتی۔ مثلاً یہ کہ خدا بت کا بجسم آدمیوں کے بدن جان اور
روح پر [redacted] کرے جبکہ کوئی اخلاقی یا روحانی وسیلہ اُسے چھوا بھی نہ ہو۔
مسیح کا آخری حکم کہ ساری قوموں میں منادی کیجائے ان وسائل کی طرف
کی طرف اشارہ کرتا ہے (متی ۲۸: ۱۹، ۲۰ و رومیوں ۱۰: ۱۲ سے ۱۵) کہ
ساری دُنیا کا مکلف ہے وہ ضرور ہاتھ سے ہر ایک کا انصاف کریگا
جو کچھ اُسے بنایا ہے ہم اُسے اسی کے ہاتھ میں چھوڑ سکتے ہیں تاہم یاد
رکھیں کہ مقدس الہٰیوں میں کچھ ذکر نہیں کہ فضل کی [redacted] کے بغیر
انسان کی صاف بھالی ہوگئی ہے

ایک [redacted] امر کا بیان بھی [redacted] ہوشیار رہے اجتناب کرنا ہے

[illegible] کرتے ہیں کہ کچھ بچہ کی موت نہ ہونا چاہیئے کہ [illegible] کا
اُسکی ساری ہوا کا پر موثر چلا جاتا ہے تو جبکہ کوئی بچہ کی عمر [illegible]
آدم ثانی کی خاطر سے کتنے خطرہ اور کتنی رنج سے اُس بچہ کو بھی
زندگی ملتی ہے۔ ایسے بچوں کی حالت [illegible] ہمیشہ رہنے والوں کی حالت
سے بالکل متفرق ہے۔ خالق ہی جانتا ہے کہ کونسے اس شمار میں
داخل ہیں اور کونسے دیگر لوگوں سے بچوں [illegible] کیا جائیگا۔

عام آدمی جو بحال ہوا ہے موروثی اور فعلی گناہ کے قبضہ میں تھا
اب وہ خدا کی نظر میں از سرِ نو پیدا ہوا ہے۔ باعتبار فضل مختاری کے وہ
اپنی مرضی سے مسیح کے پاس آگیا ہے (یوحنا ۶-۳۵ و ۳۷) اُس نے
مسیح کو اُسکے نام پر ایمان لاکے قبول کیا ہے (یوحنا ۱-۱۲) وہ خدا سے
ہوا اور روح مسیح کا فوں اُسپر چھڑکا گیا (۱ پطرس ۱-۲)۔

خدا بموجب ۱ یوحنا ۳-۹ + متی ۱۸-۳ کے مطابق وہ رجوع لایا یعنی اُسکی ساری
محبت و مرضی جو خدا کی دشمن تھی اُسکے تابع ہوگئی ہے یہ نئی پیدائش
ملک شخصوں میں مختلف طور سے ہوتی ہے کسی میں بتدریج کسی

کو جان بھی لیتا ہے۔ نئی پیدائش کا ہونا اَور بات ہے اور اُسکا جاننا اَور بات ہے۔ ہوسکتا ہے (اگرچہ اغلب نہیں) کہ آدمی سرِنو پیدا ہوکر مرتے دم تک اپنی نئی پیدائش سے واقف نہ ہو یعنی پورے یقین سے نہ کہہ سکے کہ میں سرِنو پیدا ہوا ہوں۔ لیکن یہ صاف ہے کہ جہاں کہیں نئی پیدائش ہے وہاں ضرور روحانی قانون کے مطابق نئی زندگی اُسکا نتیجہ ہے خواہ وہ شخص جانے یا نہ جانے یوحنا ۳-۸ ۔ ۱ یوحنا ۳-۶ و ۹ ۔ ۵-۴ ان آیات سے یہ ضروری نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر حقیقی نئی پیدائش ہو تو اُسکے نتائج کے ظاہر ہوتے میں بہت وقفہ نہ ہوگا یعنی یہ کہ اُسکے نتائج ضرور بفعل آئیں۔

جسنے یہ نئی پیدائش پائی ہے وہ اگرچہ پہلے خدا سے بیگانہ تھا اب یسوع مسیح سے روح القدس کے ذریعہ سے حقیقی رشتہ رکھتا ہے اور اُسی کے ذریعہ سے اُسنے توبہ کی اور مسیح پر اپنا بھروسہ رکھا (اعمال ۲۰-۲۱) اُس عمدہ حقیقی تعلق کے ذریعہ سے نئے عہد کی دو خاص برکتیں اُسکو ملگئی ہیں یعنی مسیح کے کفارہ کے ذریعہ سے مقبولیت اور طبیعت کی تبدیلی یعنی روح القدس نے اُسکی مرضی اور رغبتوں کو تبدیل کیا ہے (عبرانی ۱۰-۱۶ و ۱۷)

اِس نئی حالت کی چند باتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) آدمی کا مراستبل **نہ سدنا**۔ یہ لفظ مقدس نوشتوں میں اکثر آتا ہے نہ صرف دینی بلکہ ملکی باتوں میں بھی آتا ہے (خروج ۲۳-۷ استثنا ۔) (اعمال ۱۷-۱۰) دینی تعلیم کے بارہ میں رویوں کے

گناہ سے [illegible] کے [illegible] ہے [illegible] سے تعلق سے ظاہر
ہے [illegible] ہیں [illegible] طور پر [illegible] ظہرانی [illegible] معافی
[illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible] قوانین [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

اس تعلیم پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا ہے مثلاً یہ کہ شریعت کے اعمال سے پولوس کا مطلب یہودی رسمی اعمال ہیں نہ کہ اخلاقی نیکی۔ لیکن رومیوں ۲:۱۴-۱۵ سے ۲۰ سے لغایت [illegible] اخلاقی بدیوں کے مذمتی ہیں۔ [illegible] وغیرہ۔ پولوس کا مقصد اس دلیل میں اس بات کے بتانے کا ہے کہ آدمی کی فرمانبرداری [illegible] ناقص ہے۔ یہ کہ وہ شریعت بلانقص کامل فرمانبرداری سے [illegible] پر قناعت نہیں کرتی حتیٰ کہ کوئی آدمی اپنی [illegible] نجات نہیں پاسکتا ہے اور آخرکار یہ کہ انسان کی [illegible] محض مسیح کے کفارہ سے ایمان کے ذریعہ سے [illegible]

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ ایمان سے عالی ایمان مراد نہیں بلکہ [illegible] مسیحی تعلیم کا خلاصہ مراد ہے یعنی ایمان معہ اپنے پھلوں کے [illegible] اور دینداری۔ تاہم اس معنی میں [illegible] تقریباً باقی سارے اعتراض اسی قسم کے ہیں۔ لفظ **ایمان** کے معنوں کا ٹھیک طور پر کیا جائے خواہ مقدس نوشتوں میں خواہ روزمرہ کے محاورہ میں تو یہ بات ضرور غلط ٹھہرے گی مثلاً ۲ سموئیل ۲۰:۱۹ میں ہمارا خداوند لفظ ایمان شخصی بھروسے کے معنوں میں استعمال کرتا ہے۔ متی کے ۱۵ باب ۲۸ آیت میں مسیح کنعانی عورت

[redacted]

[redacted] کے [redacted] ہیں [redacted] کہ [redacted] سے [redacted] راستباز [redacted] سب سے [redacted] ٹھہرے۔ [redacted] نہیں۔ ؟

جب ہوکر صاحب [redacted] کہتے ہیں کہ "گو [redacted] کے فضل سے میں [redacted] ہوں [redacted] سے محبت رکھتی [redacted] ہے میں [redacted] تعلیم کی [redacted] اپنی ضمیر کو بیوع رکھنے کی کوشش کی تو بھی سے صدوند [redacted] اگر تو گناہ کا حساب لے تو کون ٹھہر سکیگا" میں سے صدوند میرے نقصوں پر رحم کی نظر کر کیونکہ میں اپنی راستبازی کو پیش نہیں کرتا ہوں بلکہ نارائستو کی معافی اُسکے نام سے مانگتا ہوں جو تائب گناہگاروں کی معافی حاصل کرنے کے لئے موا۔

نجات پر ہمارے ثابت قدم اور خوش رہنے کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ایمان سے راستباز ٹھہرنے کی تعلیم کو اچھے طور سے سمجھ لیں۔ اس تعلیم کو جو بادی النظر میں متضاد معلوم ہوتی ہے۔ لوتھر صاحب نے سر تو فروغ دیا۔ اور ہمارے کلیسیا کے گیارھویں مسئلہ اور راستباز ٹھہرنے کے وعظ (ہوملی) میں صاف طور سے مشرح ہے۔

ہوکر صاحب نے بھی ایک مشہور وعظ (راستباز ٹھہرنے پر لکھا۔ اگرچہ یہ تعلیم متضاد معلوم ہو تو بھی اُس دوسرے بعید سے اچھی طرح ملتی ہے کہ ہمارے واسطے مسیح سب کچھ ہے۔ جو بخوبی غور کرتے ہیں کہ مقدس نوشتوں میں مسیح کے کفارہ کی کیسی عظمت ہے وہ خود بخود اپنی مقبولیت

کو بالکل ممکن نہیں سمجھتے ہیں [illegible] کے کفارہ سے محض موجب ہیں [illegible] سے معمولی [illegible] قبول کرتے ہیں۔

یہاں اس محاورہ پر کچھ کہا جائیگا کہ **مسیح کی راستبازی ہم سے منسوب ہوئی ہے** یہ محاورہ جو خصوصاً سترھویں صدی میں مشہور تھا آجکل بعضوں کو منظور نہیں لیکن اگر رومیوں ۴-۶ وغیرہ پر لحاظ کیا جائے یہ محاورہ درست ہے "آدمی کو خدا بغیر اعمال کے راستباز ٹھہراتا ہے" لفظی طور سے "جس سے خدا بغیر اعمال کے راستبازی منسوب کرتا ہے" بعض لوگوں نے اسپر کچھ حرف گیری کی اور مسیح کی فرمانبرداری اور اُسکے دکھوں کے درمیان یہ امتیاز کرنا چاہا کہ اُسکی فرمانبرداری ہمارے نقصوں اور اُسکی موت ہماری حکم عدولی کو رفع کرتی ہے۔ لیکن اس محاورہ کا لُب لباب یہ ہے کہ خدا کا بیٹا جسکی لیاقت کامل ہے اور شریعت کے سامنے بالکل منظور ہے وہ شریعت کا تقاضا پورا کرنے کے لئے اپنے متوکلوں کا قایمقام سمجھا جاتا ہے۔ یعنی گناہگار مسیح میں ہوکر اُس کی لیاقت سے مُلبس ہوتا ہے جسطرح سے کہ گناہگاروں کے قصور مسیح پر لادے گئے۔ اِسطرح سے اُسکی لیاقت آدمی کے حساب میں جمع کی گئی پس خواہ اوامر کے لیئے خواہ نواہی کے لئے جو دونوں حکم عدولی میں شامل ہیں (ایوحنا ۳-۱۴ آدم) پر قناعت کرتا ہے کہ میں اُس

... ہی نہ رہے کہ جو آدمی راستباز ٹھہرتا ہے اگر وہ خدا کے سامنے ویسا
مقبول رہتا ہے تاہم پدرانہ تنبیہ کے قابل ہے (۱ تمتھیس ۱۱- ۱۹ سے
۳۲ عبرانیوں ۱۲- ۵ سے ۱۱ ۔ استثنا ۸ ۔ ۵ ۔ مزمور ۹۴- ۱۲) اور یہ
بھی سچ ہے کہ اگر ایسا شخص اُس مقبولیت کی خوشی میں رہنا چاہے
اُسکو چاہیئے کہ خدا کے ساتھ فروتنی سے چلے اور فرمانبردار رہے۔ گناہ کرنے
اور خصوصاً گناہ کی عادت رکھنے سے مقبولیت کا یقین جاتا رہتا ہے۔

(دوئم) اب آدمی کی اندرونی پاکیزگی کا بیان کیا جاتا ہے۔ یہ حقیقی
پاکیزگی راستباز ٹھہرنے سے خاص تعلق رکھتی ہے۔ راستباز ٹھہر کر آدمی
پاکیزگی کے قابل بن جاتا ہے (۱ تھسلنیکیوں ۵ ۔ ۲۳ ۔ ۲۴ ۔ ۱۱- جب مسیح کے
ذریعہ سے خدا کے ساتھ ہمارا ملاپ ہوا تو اُسکا نتیجہ یہ ہے کہ خوشی اور محبت
سے ہمکو بہ طور پر آدمی پاکیزہ ہو جاتا ہے درحقیقت ہم اِس واسطے
راستباز ٹھہرتے ہیں تاکہ ہم میں پاکیزگی پیدا ہو جائے۔ یہ بات ظاہر بھی
ہے اور ضروری بھی ہے کہ مقدس نوشتوں میں کبھی نہیں لکھا ہے کہ جو
خوشی آنے والے غضب سے بچنے کے خیال پر طبعی طور سے ہمارے
دل میں پیدا ہوتی ہے وہ غلط ہے (تسلونیقی ۱ ۔ ۱۰ ۔) اور نہ یہ بعض
آدمیوں کی رائے ہے کہ جو اپنی نجات پر شکرگذاری کے باعث فرمانبرداری
کرتا اُسکی اطاعت اولیٰ ہے اور یہ کہ خدا کے جلال کے باعث سے
حقیقی اطاعت کی تکمیل ہوتی ہے۔ لیکن اگرچہ ایسی رائے غلط ہو
تاہم مقدس نوشتے خدا کے جلال کو اطاعت کی سب سے اعلیٰ

کرنے کے سے بیچ میں کتنا خزانہ ہے

پاکیزگی میں ایمان کا کام۔ یہ کام کئی طرح سے ہوتا ہے چونکہ ایمان کے ذریعہ سے ہم راستباز ٹھہر جاتے ہیں تو کہہ سکتے ہیں کہ اُس حالت کے سارے نیک نتائج ایمان سے صادر ہیں لیکن جب کبھی کوئی مسیحی کسی بات کے بارہ میں اپنے خداوند پر ٹیک کرتا ہے۔ اُسوقت ایمان اپنی تاثیر کرتا ہے۔ یہ بالکل اُسی قسم کا ایمان ہے جسکے ذریعہ سے ہم رجوع لانے کے وقت راستباز ٹھہر گئے لیکن مکائرخ اور ہے۔ یعنی وہ نہ گناہوں کی معافی حاصل کرتا ہے بلکہ حقیقی پاکیزگی اعمال ۱۵ ۹ + گلتیوں ۲ - ۲۰ ۲ افسیوں ۶ - ۱۶ ۱ تھسلنی ۱ - ۳ ۵۔ ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ خود مسیح ہر ایک مسیحی کے پاک ہونے اور رہنے کا وسیلہ ہے۔ وہ روح القدس کے ذریعہ سے ہمارے دلوں میں آبستا ہے وہاں وہ اپنا کام کرتا ہے اور ہمارا یہ کام ہے کہ اُسپر ایمان رکھیں۔

یہ ایمان اُسی روح کی تاثیر سے ہے ۔ اور جس کو یہ ایمان کی [illegible] برکتیں ایمان سے ہمیں ملتی ہیں ۔ کہ ہم پاک ہوتے ہیں نہ صرف نیت سے بلکہ اُسی سادہ ایمان سے جسکے ذریعہ سے ہم پاک ٹھہرتے ہیں اسی سبب سے لکھا ہے کہ "دل ایمان سے پاک ہوجاتا ہے" کیونکہ اُسکے وسیلے سے دل میں خدا داخل ہوتا ہے جو اپنی قدرت سے اپنے بندہ کی مرضی پر ایسی تاثیر کرتا ہے کہ وہ بخوشی بلکہ خوشی سے سب باتوں میں اُسکی مرضی پر چلے ۔

اس روحانی فتح کے صاف راز کا مقدس نوشتوں میں خصوصاً زبور میں مشرح بیان ہے زبور ۲۵ - ۱۵ ، ۲۷ - ۱ سے ۶ ، ۱۳۸ ، ۶ ، ۷ ، ۸ + رومیوں ۱۳ - ۱۴ + افسیوں ۶ - ۱۰ و ۱۱ + فلپیوں ۴ - ۱۳ + کلسیوں ۲ - ۲۰ ۔

پاکیزگی کی تعلیم میں اس بات پر خاص زور دینا چاہیئے کہ مسیح سب کچھ ہے اور یہ کہ ہم اُس سے زندہ تعلق رکھ کر عملی طور سے پاکیزہ بن جاتے ہیں ۔ وہ تو خود بذاتہ ہماری نئی زندگی اور نئی حالت کی بنیاد ہے اور اُس زندگی کی ترقی میں روح القدس کے ذریعہ سے ہمارا فاتح بادشاہ اور محافظ ہوتا ہے ۔ ہمارا ان برکتوں کو حاصل کرنا ایمان پر منحصر ہے یعنی جہاں تک کہ ہم فروتنی کے ساتھ اُسپر بھروسہ رکھتے ہیں ۔ اس سے نئے عہد کی دونوں برکتیں بھی ملتی ہیں یعنی تقدیس اور روحانی طاقت ۔

[illegible] مقدس نوشتوں میں یہ [illegible] کہ ہم چپ چاپ بیٹھے رہیں
[illegible] بن جائینگے۔ [illegible] ہوئے [illegible] کی مرضی سب سے بڑھکر کام
[illegible] [illegible] [illegible] [

بدھیں ۱۰۱۰۱۰۱ یوحنا ۱۰۰۰۰۳۰۶۰۹ [illegible] لیکن مسیحی کا ایمان ہمیشہ ناقص رہتا ہے اور [illegible] مرگ ناقص رہتی اگرچہ "تو" کی حد کو محدود نہ کریں [illegible] مانگنا ضرور ہے کہ "ہماری [illegible] خون کی ضرورت ہے جو اُسے سارے گناہ سے پاک کرتا ہے۔ ۱ یوحنا ۱۰۷۰۰ یہ اُسکا حق ہے کہ گناہ اُسپر سلطنت نہ کرے ۱۰۰۰ ۱۲۱۴۰۶ ۰ صلیب کے ذریعہ سے وہ گناہ اور شریعت کی طرف سے مرگیا ہے۔ ان معنوں میں کہ اُسکی سزا سے چھوٹ گیا اور نئی زندگی کے لئے مسیح کے ساتھ جی اُٹھا ہے ۱۰۰۰ رومیوں ۶۰۲ ۱۰۴۰۷۰۰۴ لیکن گناہ ہنوز اُسکی مرکب ذات میں موجود ہے ۱۰۰۰ رومیوں ۷۰۸۰۰۲۳۰۰۸ ہنوز اُسے جسم کا سامنا کرنا پڑتا ہے گلتیوں ۵۰۱۶۰۱۷۰۰ ۱۰۰۰ رومیوں ۸۰۹۰۱۰۳ اگرچہ لکھا ہے (گلتیوں ۵۰۲۴) کہ جنہوں نے مسیح نے جسم کو صلیب پر کھینچا ہے جس سے یہ مراد ہوگی کہ اُنہوں نے جان بوجھکر ساری خودغرضی کے ترک کرنے کا ارادہ کیا ہے تاہم صلیب کی تشبیہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم ابھی پورے مکمل نہیں ہوئے ہیں [illegible] رومیوں ۰ باب کی کچھ تفسیر درکار ہے۔ اس باب کی نسبت بہت سی رائیں ہوئی ہیں مثلاً یہ کہ ہر اصل گناہگار حالت میں ہوتے ہیں اُنکے ضمیر کی نیکی و بدی کی لڑائی مذکور ہے۔

دوم یہ کہ وہی لڑائی اُس آدمی کی ضمیر جو [illegible] روحانی ترقی

[illegible]

سوم نو پیدہ شدہ [illegible] ہیں [illegible] یہ [illegible] اس صورت میں کہ روح القدس کی مدد کا [illegible] ان میں سے دو بھی نہیں معلوم ہوتی ہیں کیونکہ [illegible] لکھا ہے کہ وہ شخص خدا کی مرضی میں [illegible] کے خلاف یہ اعتراض ہے کہ بعض نو شدہ میں اپنے نئی کی ایسی خوشی و طمینان اور روح القدس کے وسیلے گناہ پر غلبہ کا بیان ہے کہ جس سے [illegible] باب کا بیان [illegible] مطابقت نہیں رکھتا۔ پہلی رائے درست معلوم ہوتی ہے۔ بہ قرینہ سیاق کے سارے باب میں روح القدس کا ذکر نہیں آتا صرف باطنی انسانیت اور عقل کا ذکر ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ نو پیدہ شدہ مسیحی اپنی نئی طاقتوں سے گناہ کا مقابلہ کرتا ہے لیکن چونکہ مسیح کی روح کی دوہائی نہیں دیتا اسلئے وہ پورے طور سے غالب نہیں آتا۔ آٹھویں باب خصوصاً اسکی ۱۳ آیت سے ظاہر ہے کہ صرف روح کے ذریعہ سے ہم جسم کی خواہشوں پر فتح پا سکتے ہیں۔

پس دونوں کا، باب ایک ایسے تجربہ کا ذکر کرتا ہے جسمیں بہت مسیحی پڑ سکتے ہیں اسکا مقصد یہ ہے کہ ثابت کرے کہ خدا کی شریعت ایسی ہے کہ سرِ نو پیدہ شدہ بھی اپنی طاقت سے اسکے سامنے قایم نہیں رہ سکتا ہے۔ جب کبھی یک لخت بھی مسیحی کسی آزمایش کو

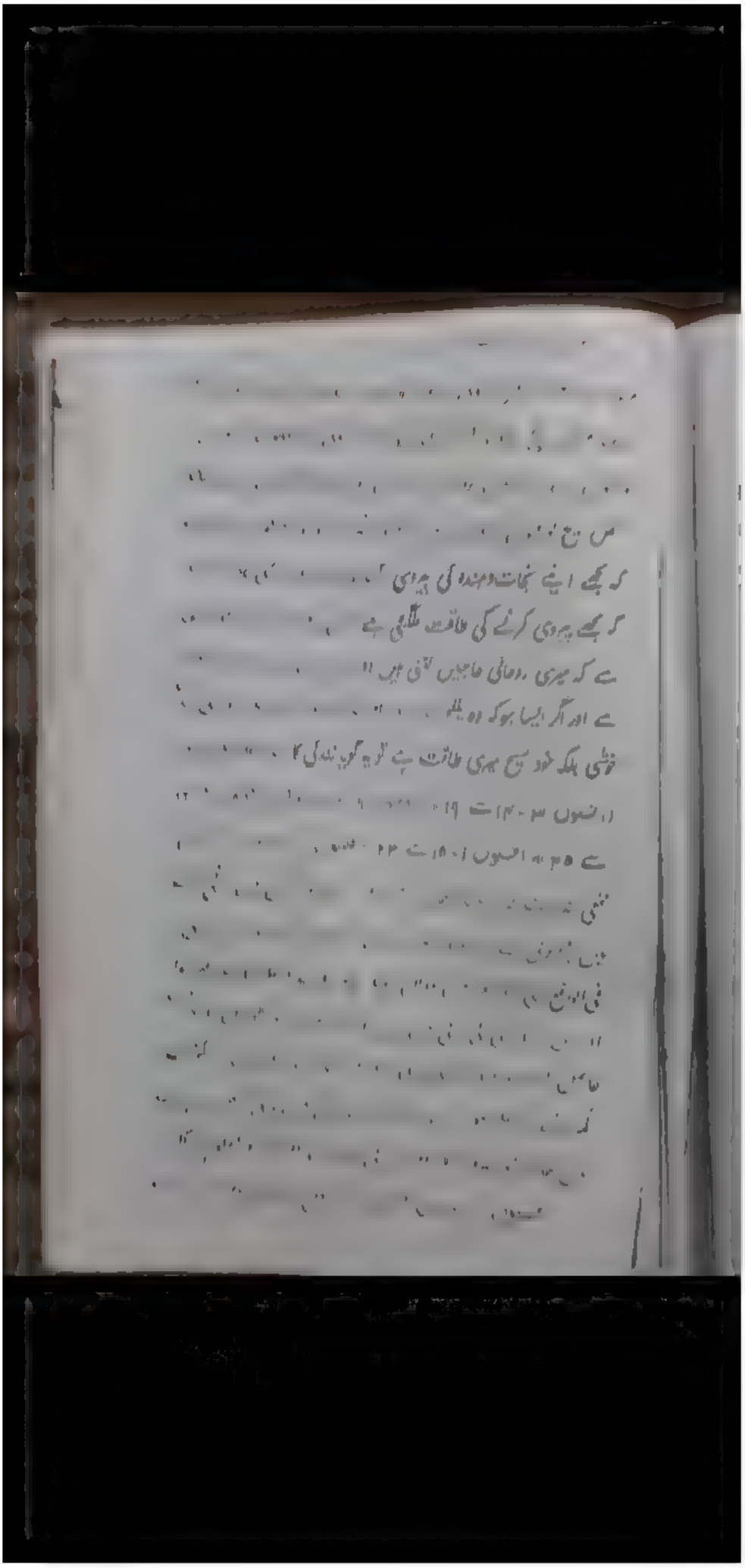

مرحلہ سے ہمیشہ شروع ہوتی ہے۔ ہمارے نزدیک اگرچہ یہ راستباز ٹھہرنے
کے بارہ میں سچ ہے لیکن پاکیزگی کی نسبت کوئی ایسا قانون مقدس
نوشتوں میں پایا نہیں جاتا ہے۔ لیکن ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب کوئی
شخص مسیح کو قبول کرتا ہے اور راستباز ٹھہرتا ہے تو وہ فوراً یہ مانتا ہے
کہ مجھے اپنے نجات دہندہ کی پیروی کرنا چاہیئے۔ اور یہ بھی جانتا ہے
کہ مجھے پیروی کرنے کی طاقت ملگئی ہے لیکن رفتہ رفتہ اُسپر ظاہر ہوتا
ہے کہ میری روحانی حاجتیں کتنی ہیں اور مسیح میں میرے لئے کیسا خزانہ
ہے اور اگر ایسا ہو کہ وہ یکلخت یہ دریافت کرے کہ نہ میری اندرونی مبدل
خوشی بلکہ خود مسیح میری طاقت ہے تو یہ گویا زندگی کا نیا مرحلہ ہوتا ہے۔
(افسیوں ۳-۱۴ سے ۱۹ + رومیوں ۶-۳ سے ۱۹ + گلتیوں ۵-۱۶
سے ۲۵ + افسیوں ۱-۱۵ سے ۲۳ + قلسیوں ۱ ۹ سے ۱۳)۔ لیکن
مخفی نہ رہے کہ راستباز ٹھہرنے میں اور مطہر ہونے پاکیزگی میں ترقی کرنے
میں بڑا فرق ہے۔ راستباز ٹھہرنے میں شریعت کے سامنے آدمی
فی الواقع نئی حالت میں داخل ہوتا ہے اور یہ داخلہ ایک دفعہ ہوا
اور بس۔ پاکیزگی کی ترقی میں بھی اپنے تجربہ سے اطمینان اور طاقت
حاصل کرتا ہے جو بدنہ بڑھتی جاتی ہے۔ جس میں ضرور نہیں کہ گھڑے
گھڑائے مرحلے ہوں۔ ہاں البتہ اس ترقی میں سچی شخص باہر اپنے
تئیں خدا کے سپرد کریگا۔ اور مسیح کی بیقیاس دولت کو معلوم کریگا۔
افسیوں ۵-۱۸ میں لکھا ہے کہ "مے سے بھر جاؤ" اس سے

نواں باب

کلیسیا کے بارہ میں تعلیم

ہوکر صاحب کی [illegible]

جلد کے پہلے باب [illegible]

طور پر اُسکا مجازی بدن کہلاتی ہے ایک ہی روح

طور سے کوئی آدمی اُسکا امتیاز نہیں کرسکتا کیونکہ اُسکا

آسمان میں مسیح کے ساتھ ہیں اور باقی

اگرچہ اُنکے بدن تو نظر آتے ہیں پر اُنکی

باعث وہ مسیح کے مینی بہن ہیں پہچانے نہیں جاتے

کرسکتے ہیں کہ ایسا جسمی بدن یا جماعت

کہلاتا ہے کہ اُنکے رشتہ کا سر [illegible] سے

ہوسکتا جو کہ ہم مقدس لوگوں میں شامل نہیں

بغیر رحمت کے [illegible]

اِس کلیسیا سے منسوب ہے [illegible]

مسیح نے وعدہ کیا کہ میں اُنہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وہ کبھی

ہیں اس طرح سے جب ہم صدی عیسوی کی پہلی
وہ کلیسیا خلاصی پاتے ہیں اور
ہیں جنہوں نے یسوع دین تھا
اختیار کرینگے۔ اس ظاہری بدن یا کلیسیا کی رکنیت سے وہ اتحاد مراد
ہے جس میں سب اہل کلیسیا برابر شامل ہیں کہ اصل ایک
خداوند ہے۔ ایک ایمان ایک بپتسمہ۔ بپتسمہ سے بغیر ہم ظاہری بدن
میں شامل نہیں ہوتے ہیں۔ پختہ لوگ ان تینوں باتوں کو مانتے ہیں

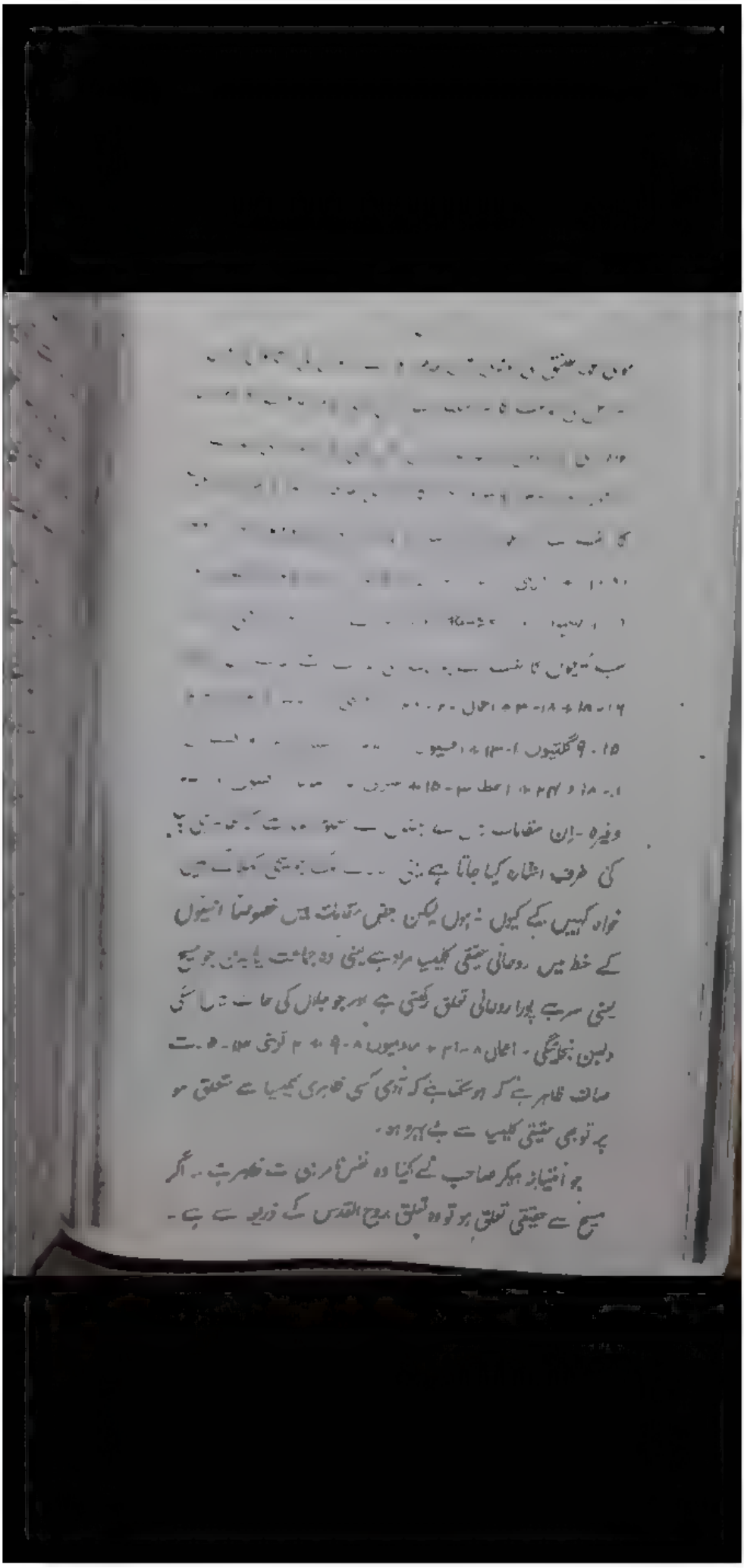

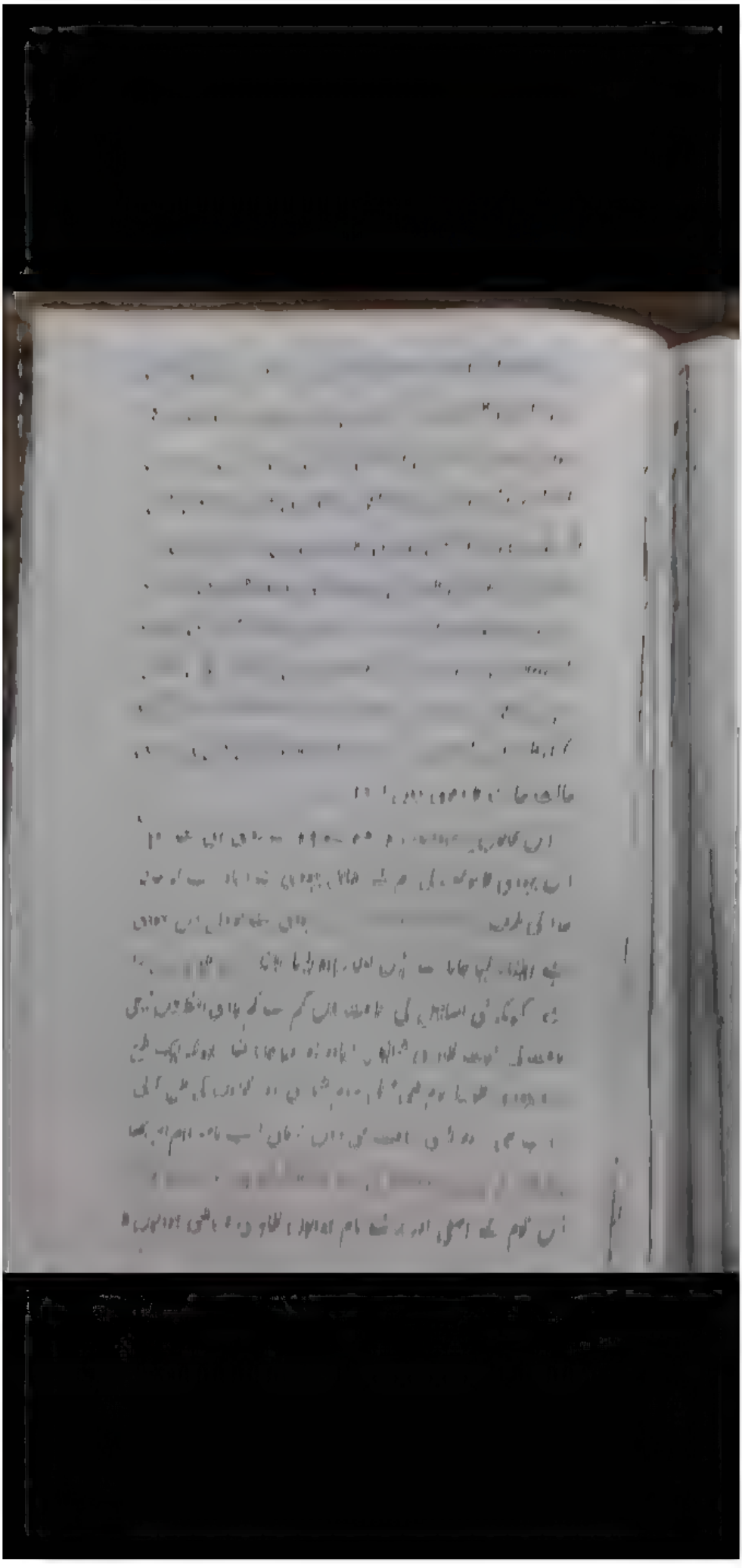

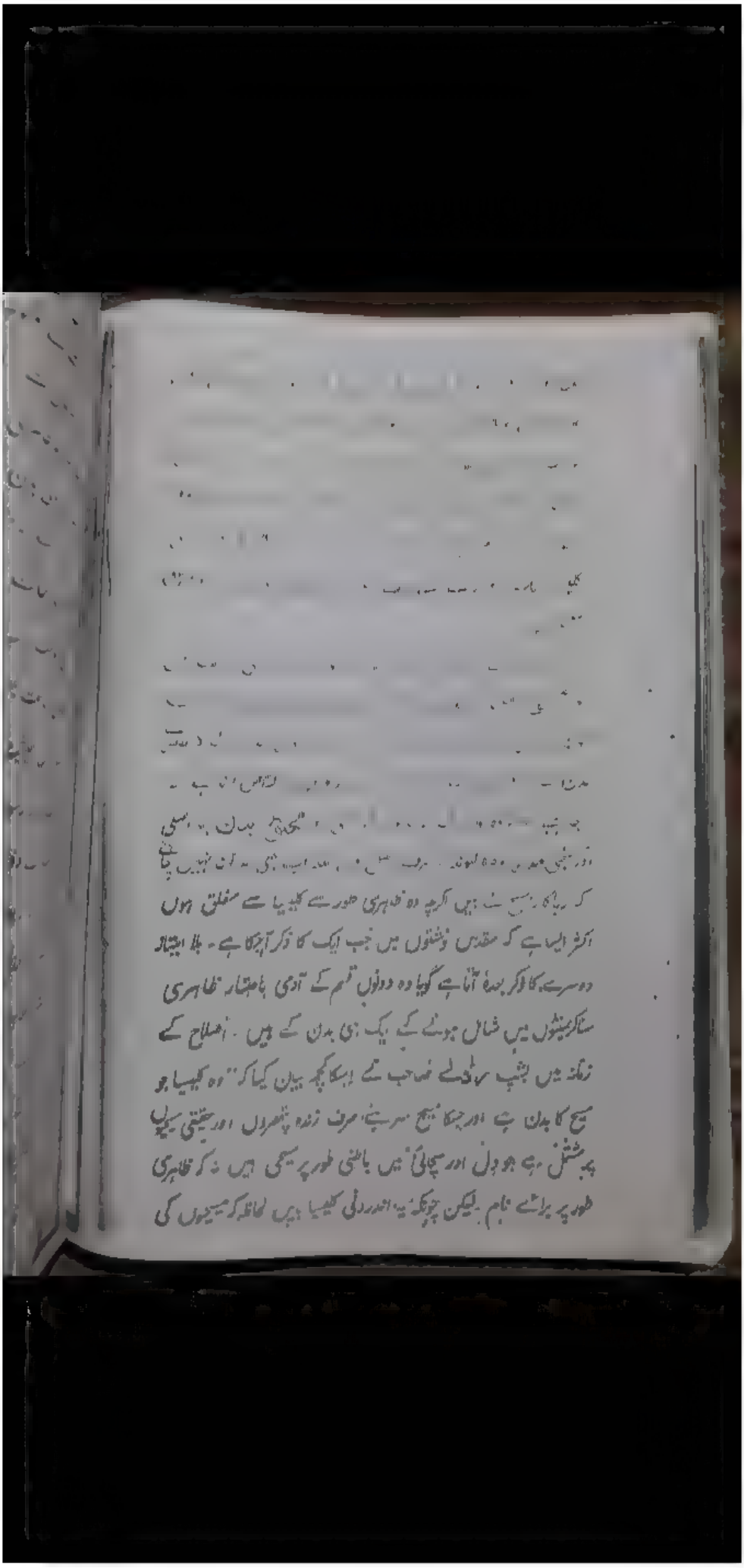

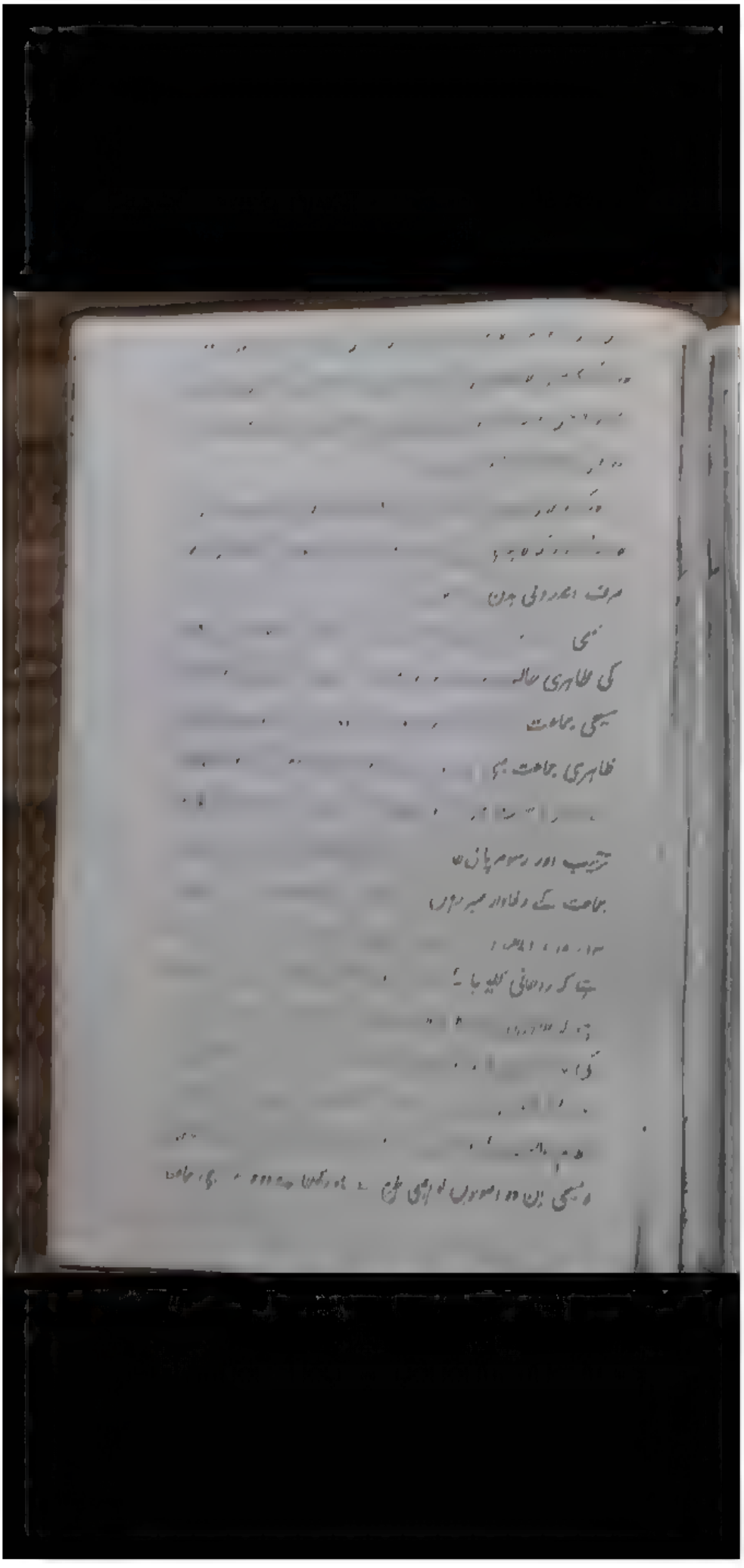

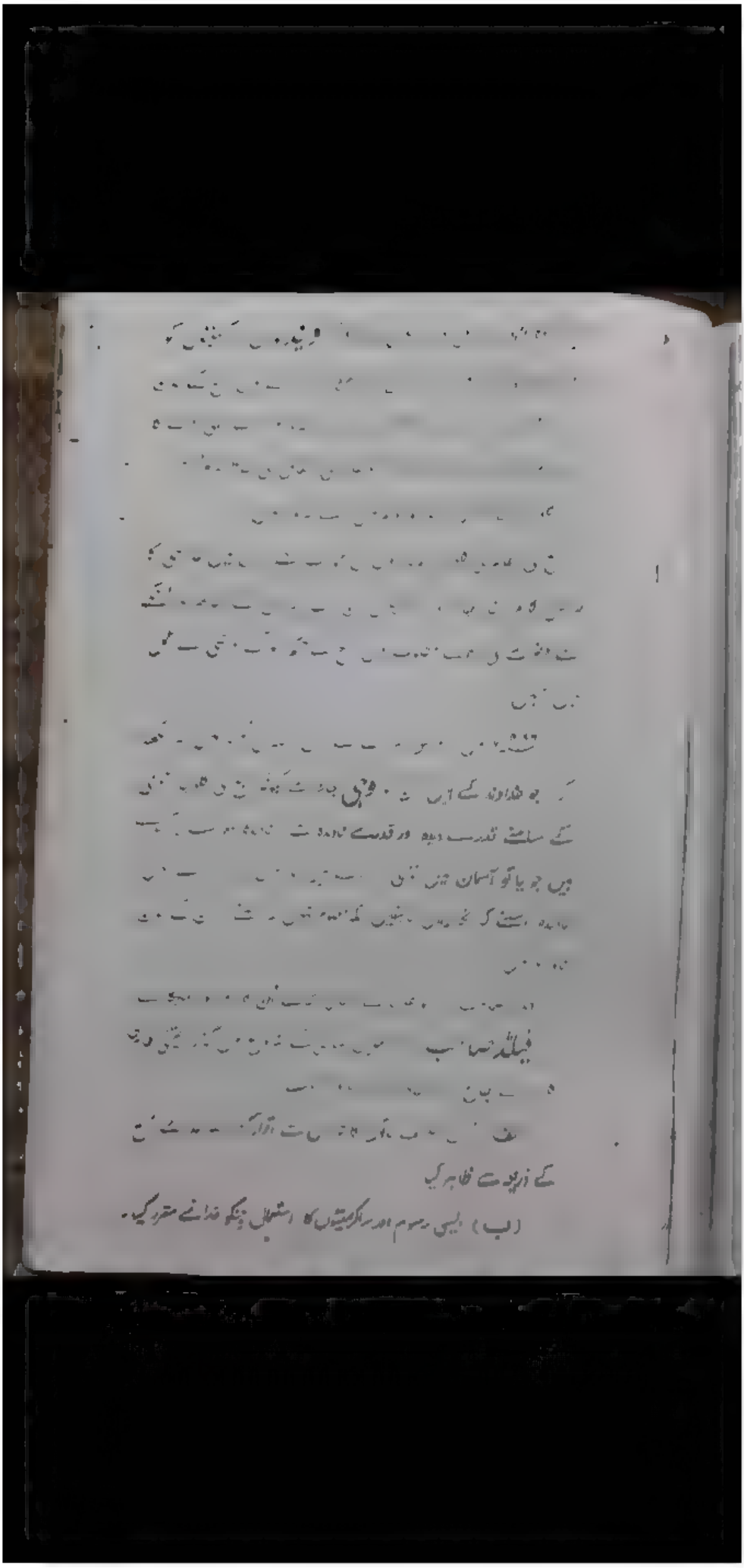

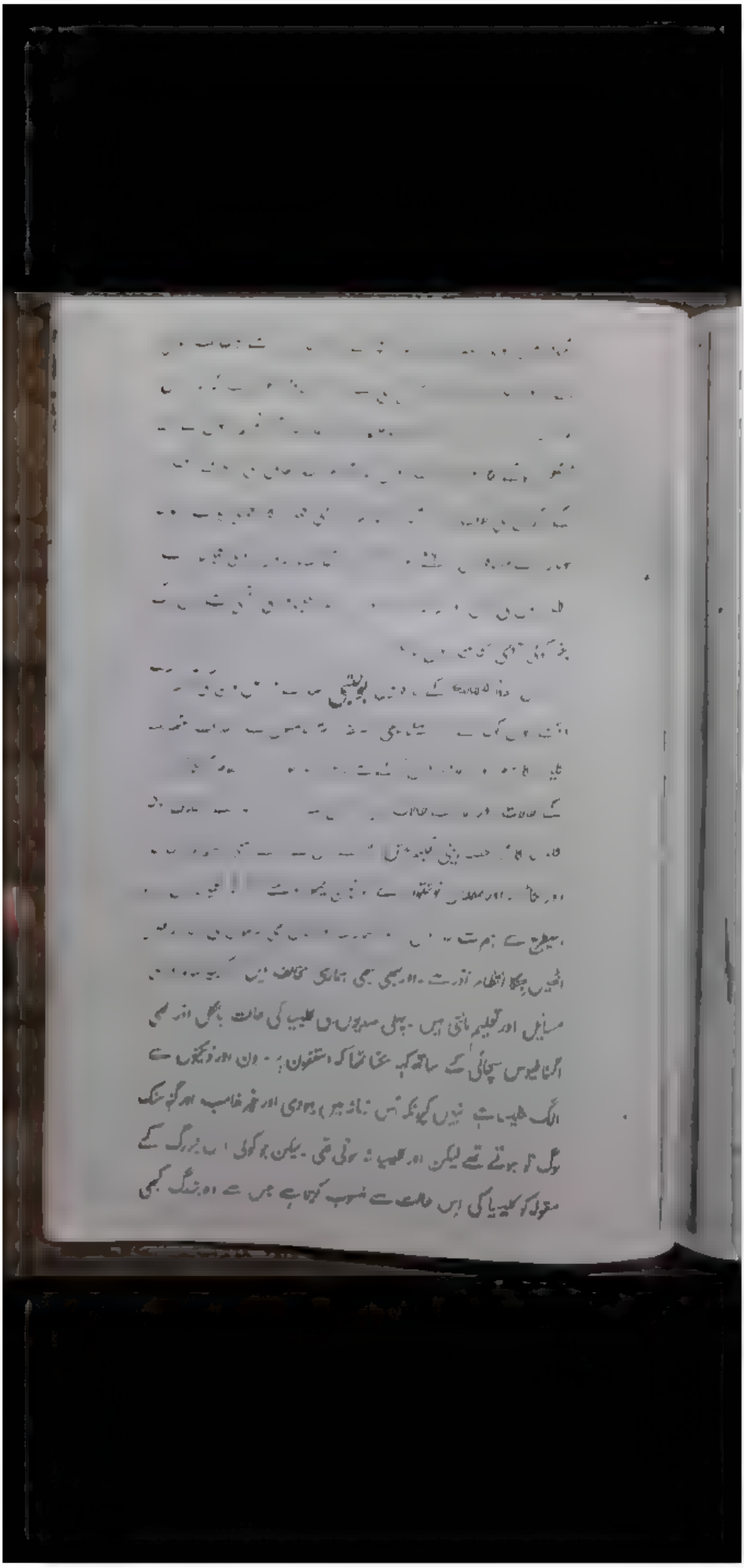

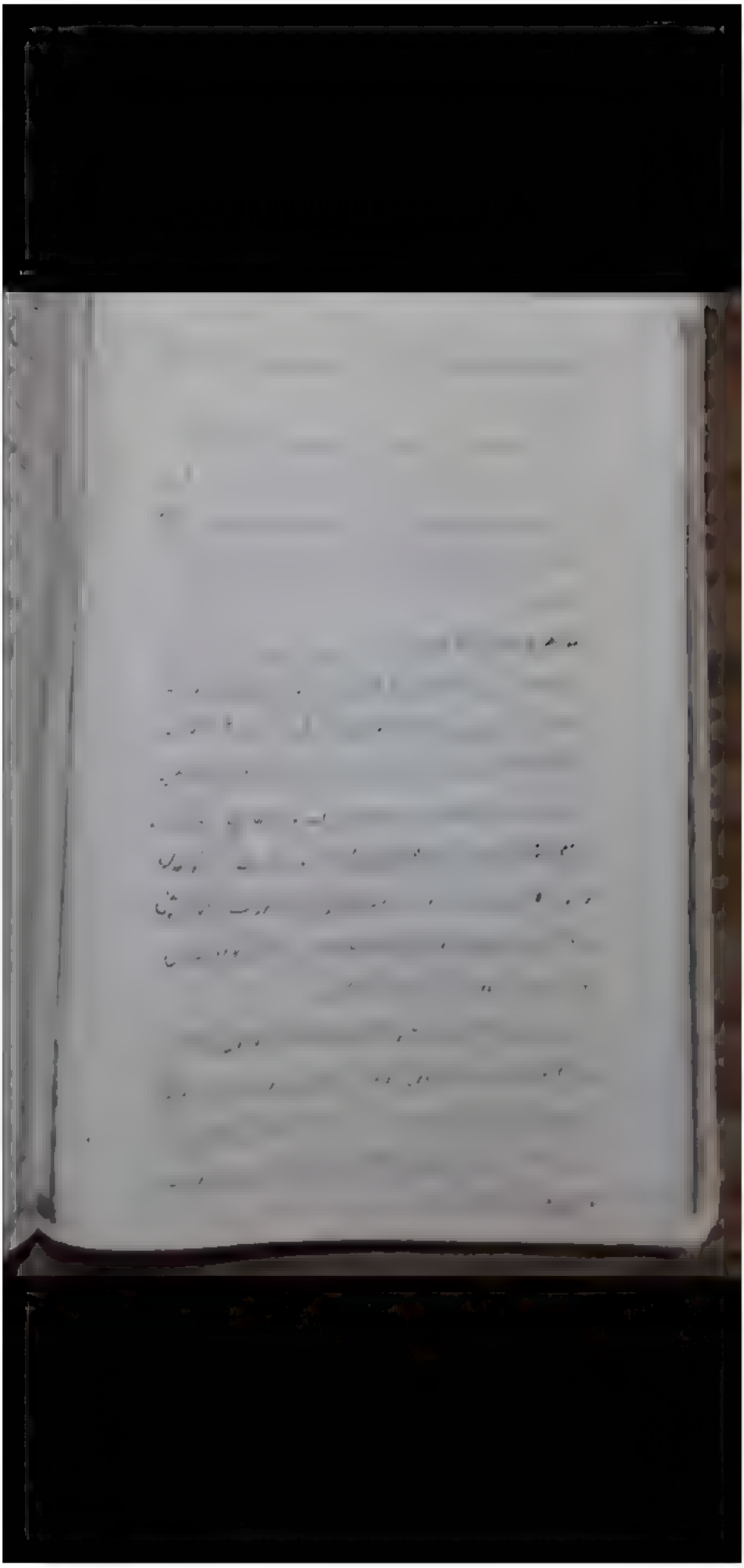

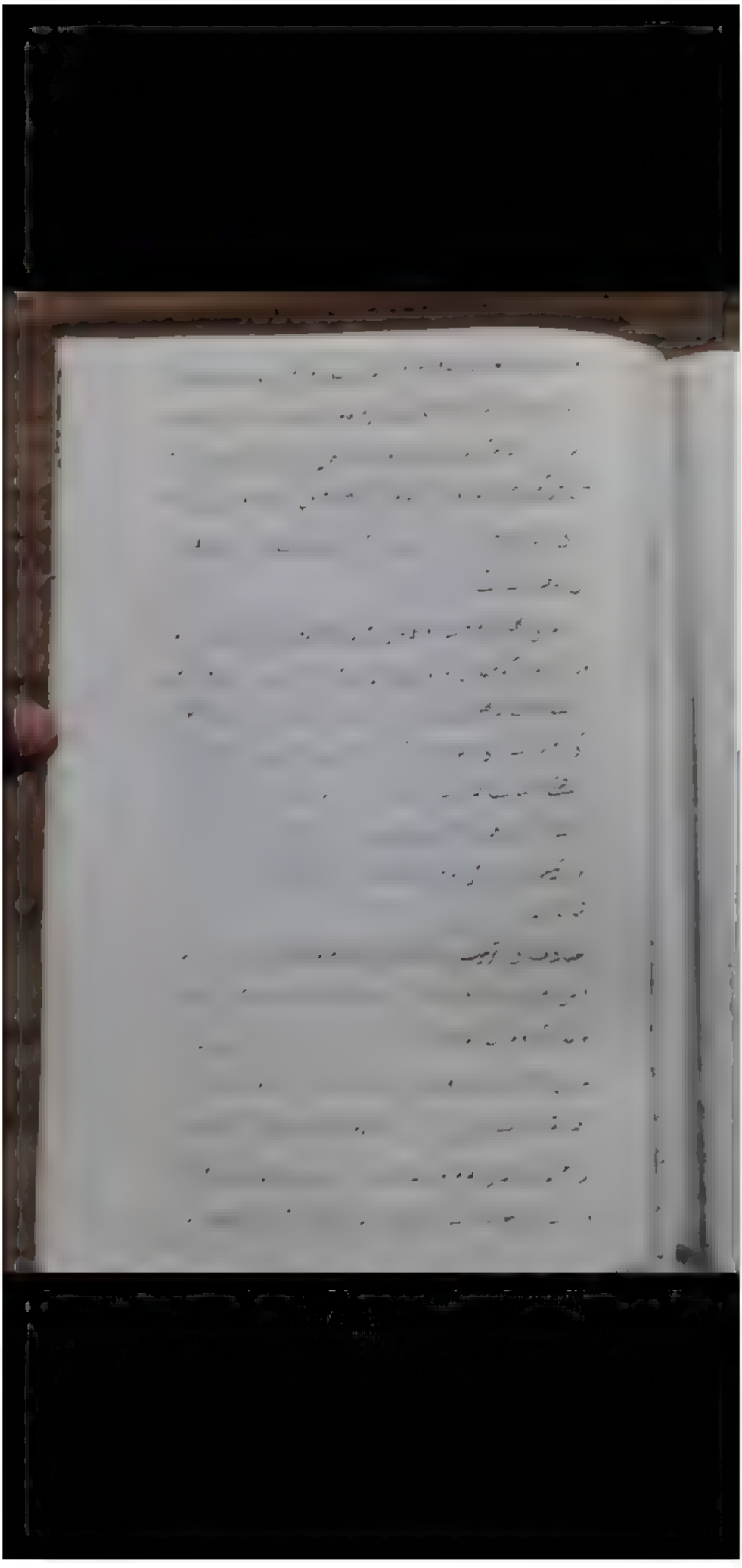

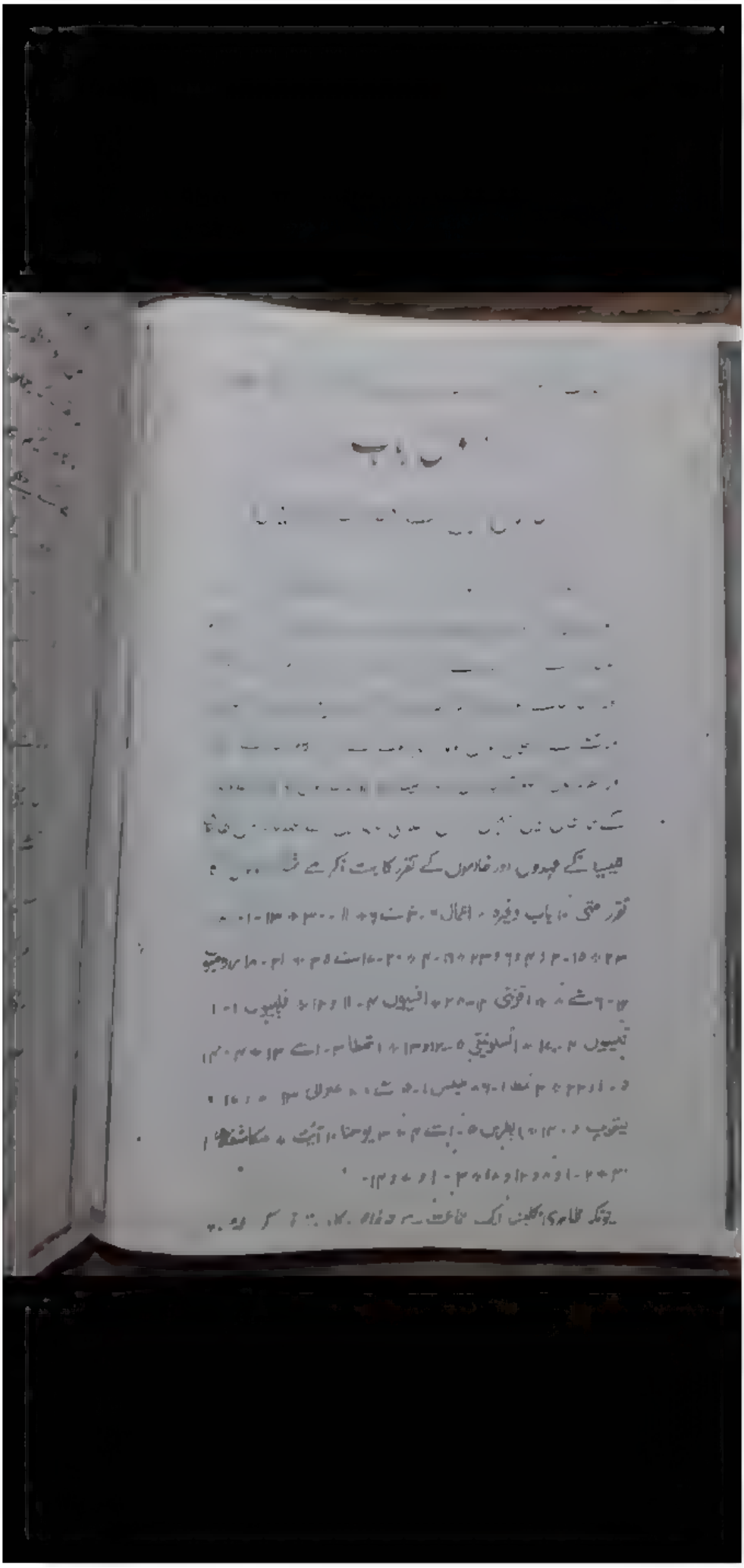

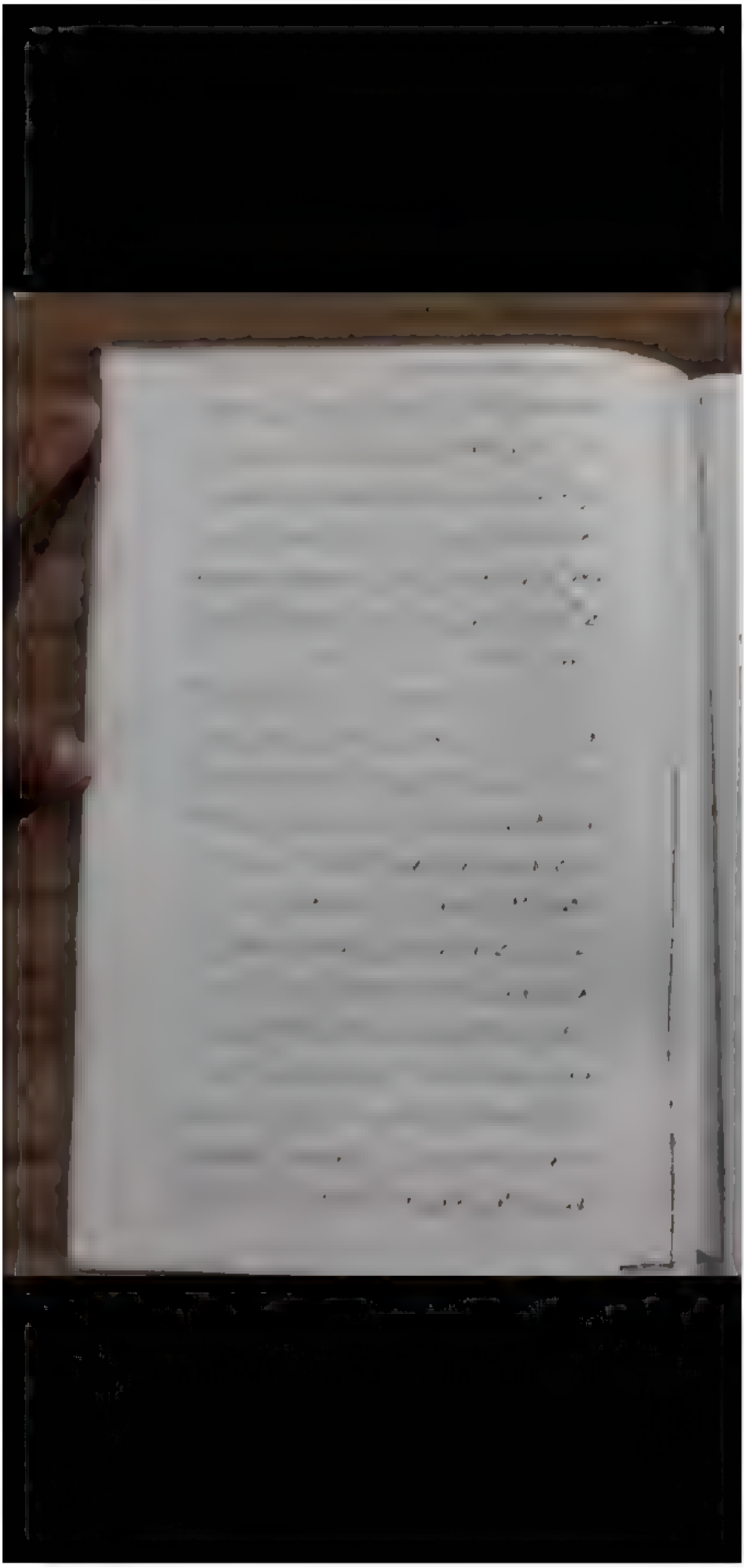

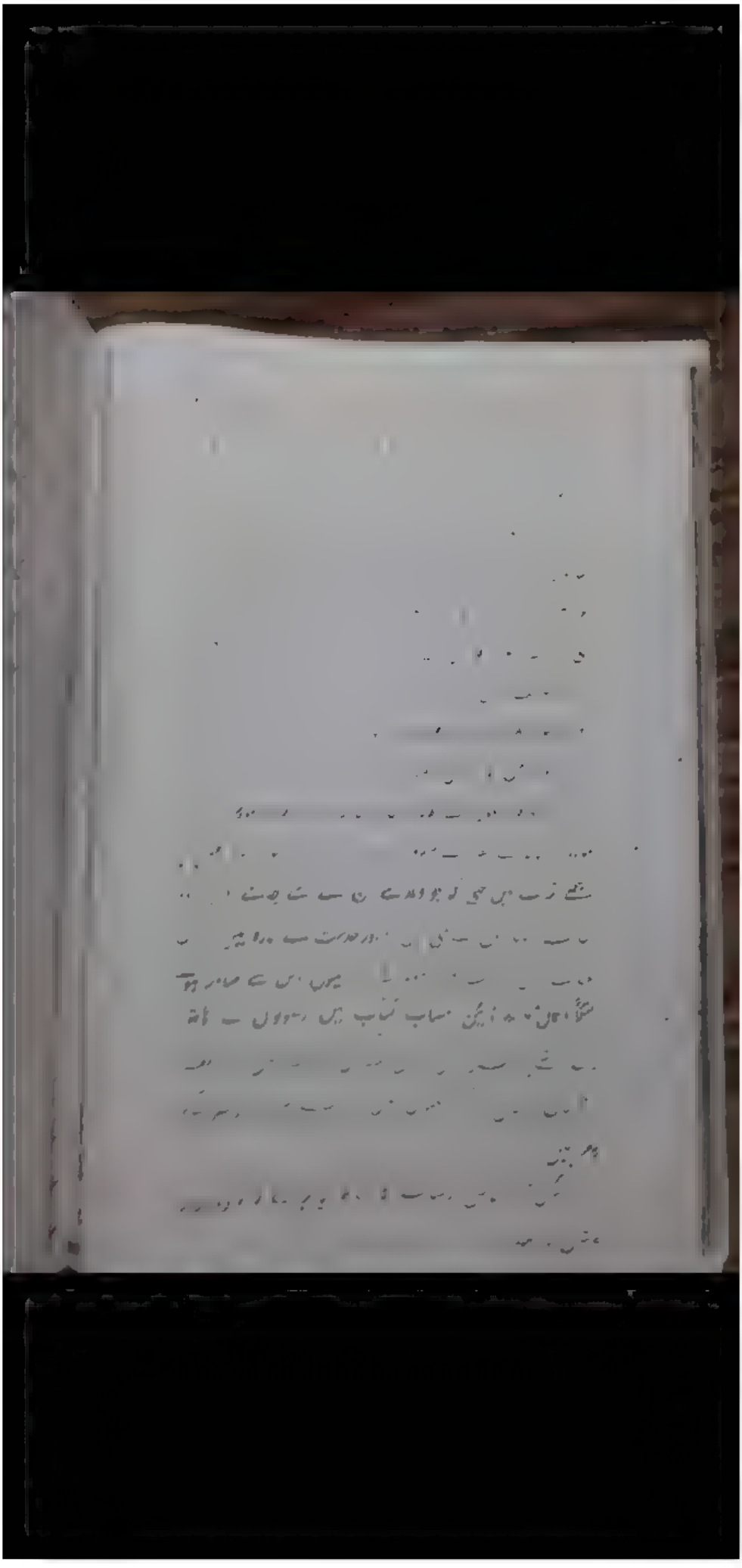

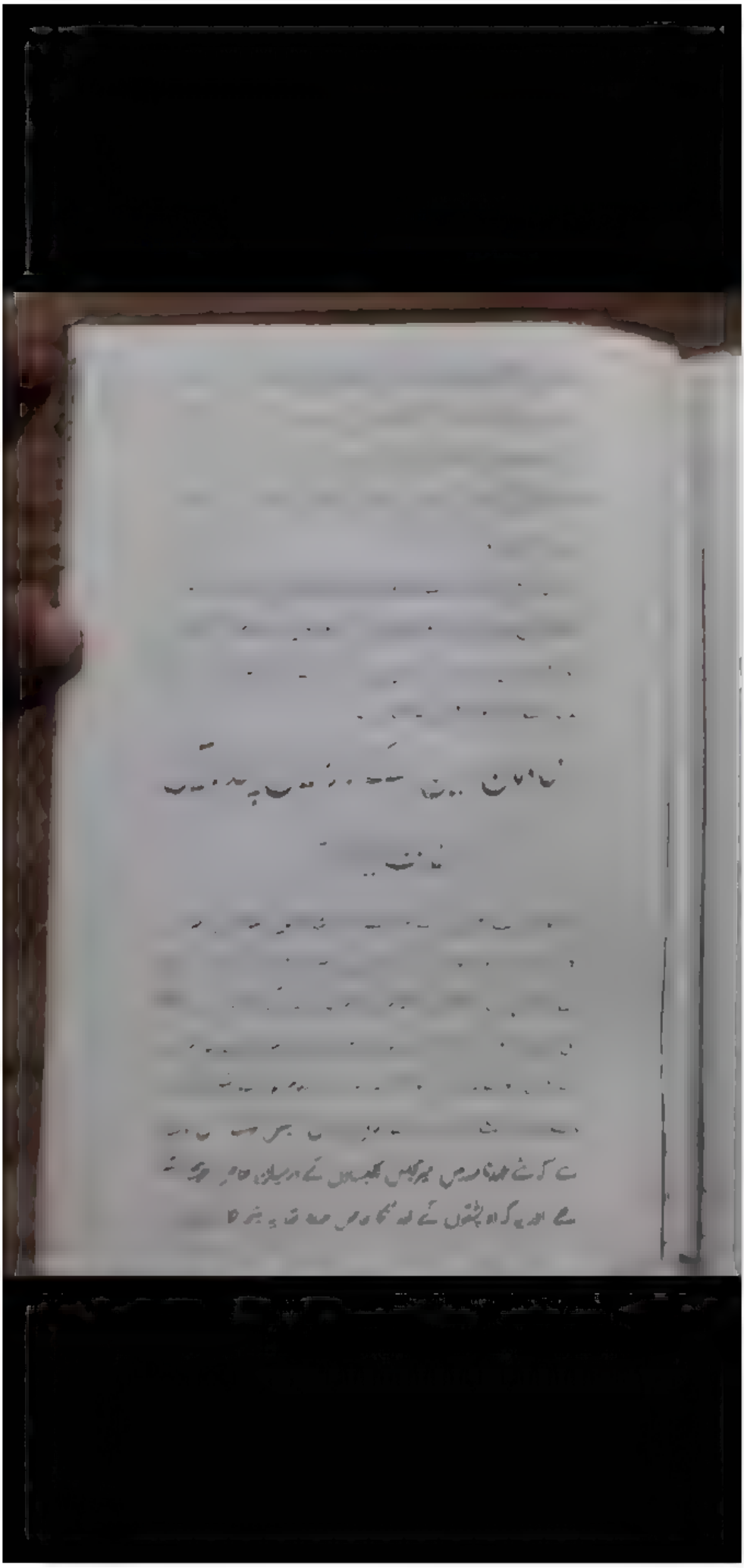

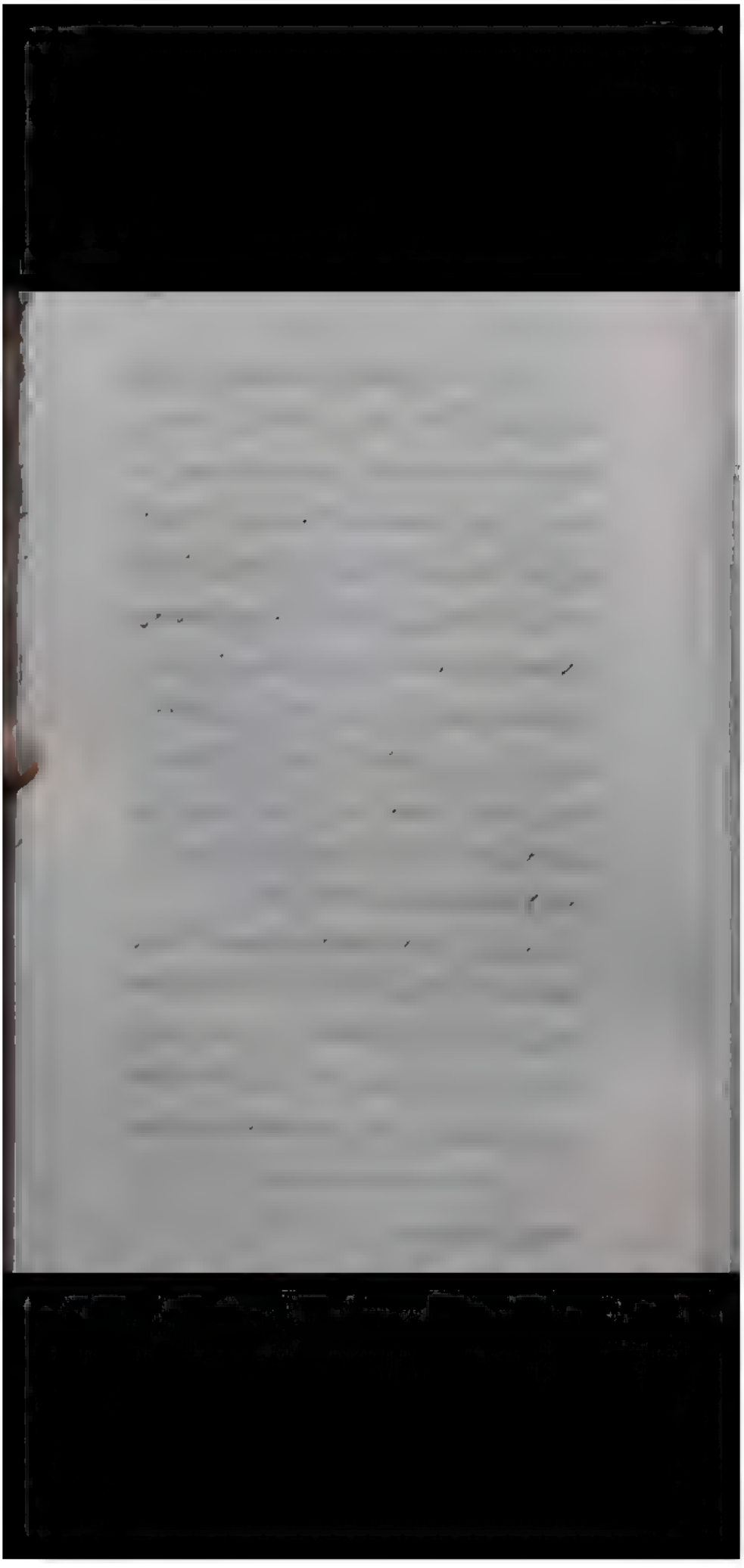

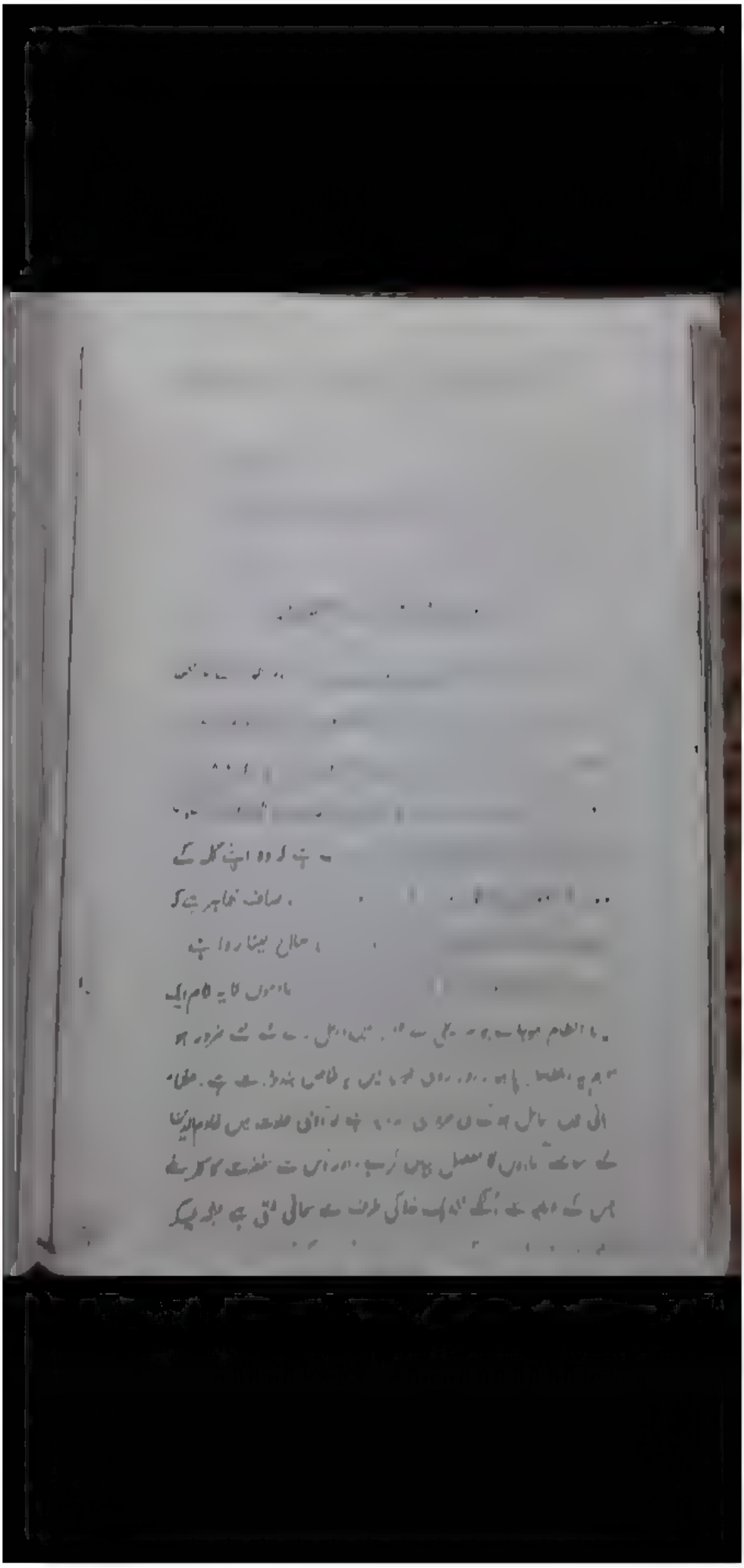

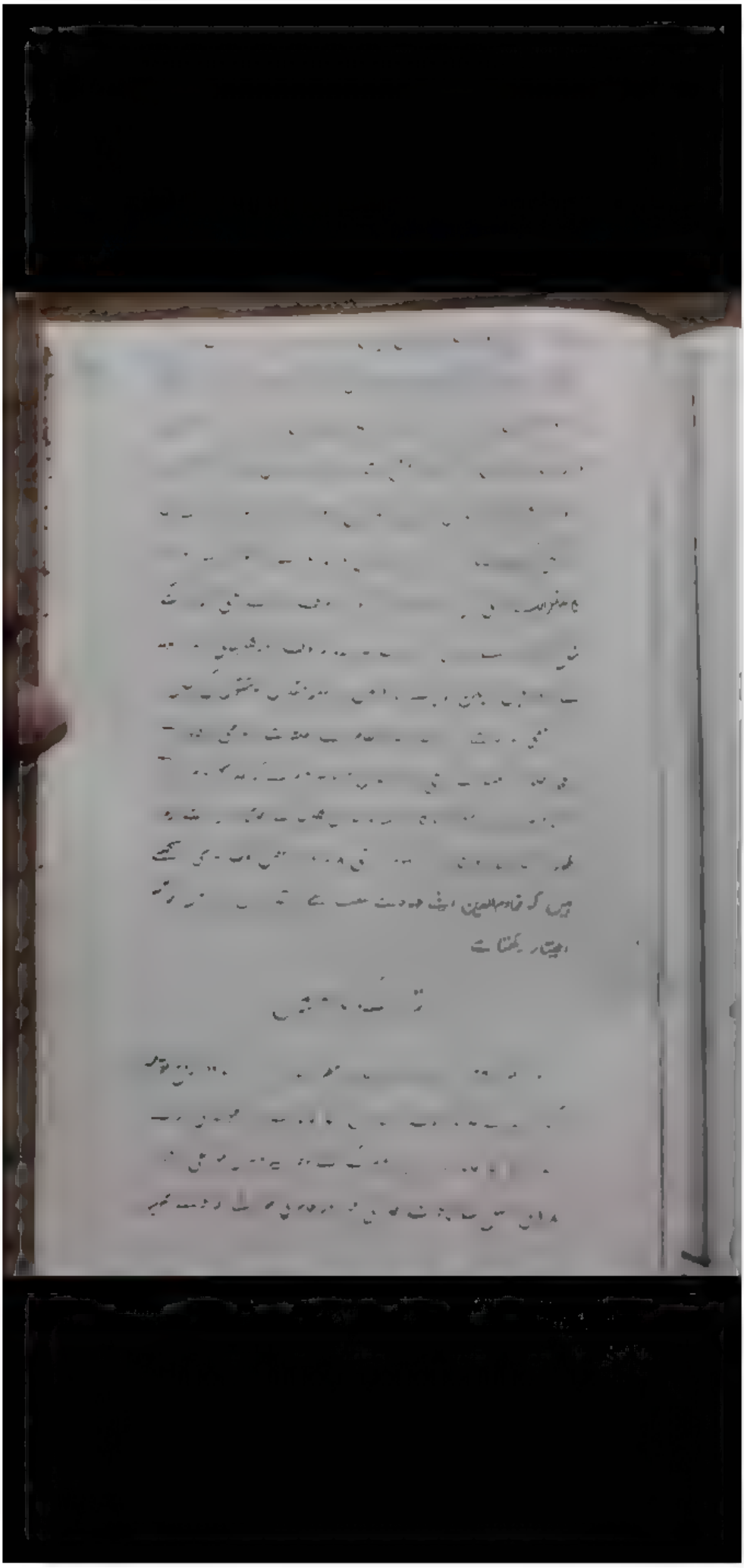

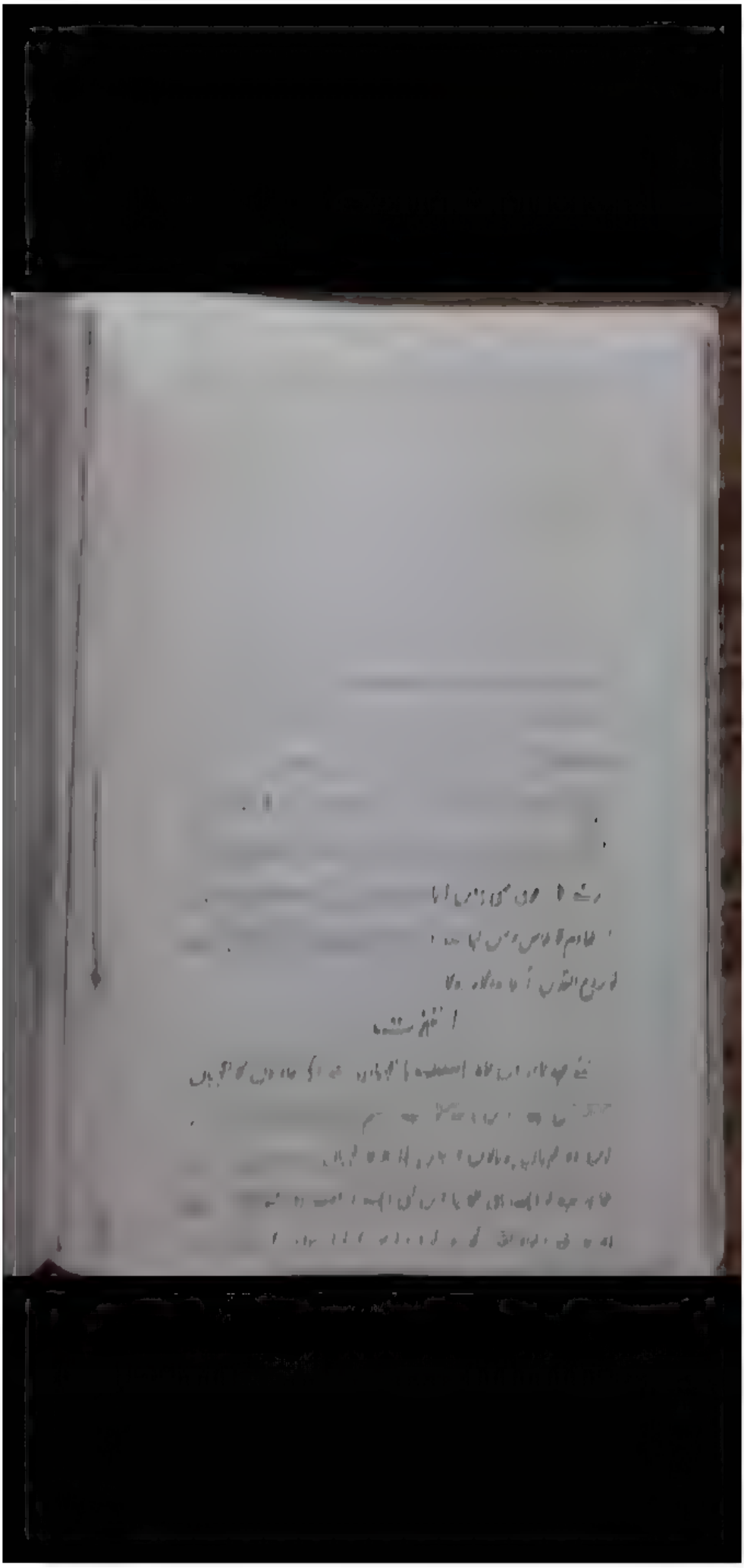

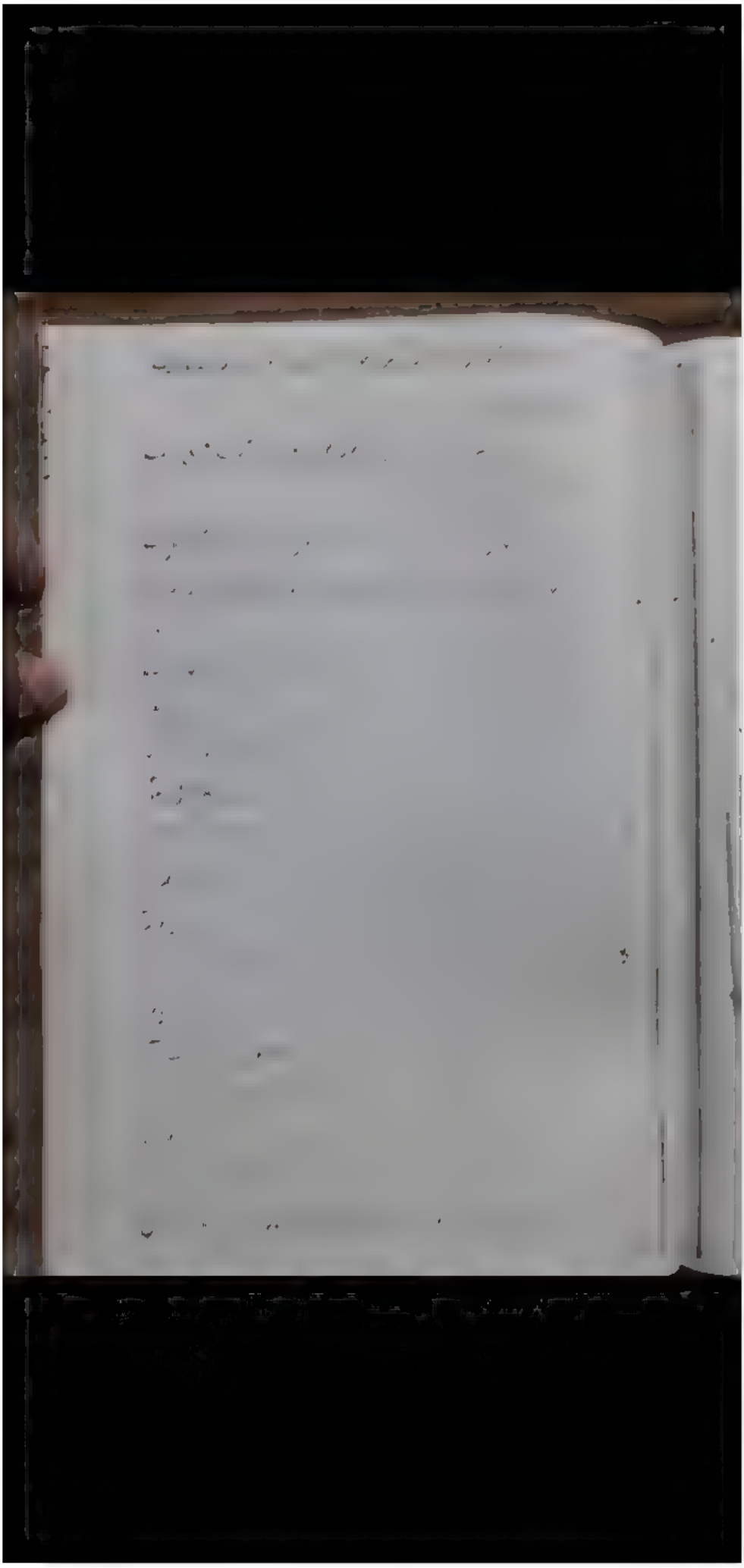

گیارھواں باب

ساکرمینٹوں کے بیان میں

ہماری کلیسیا کا یہ عقیدہ ہے اور صحیح ہے کہ صحیح کی مقرر کی ہوئی
ساکرمینٹ صرف وہ ہیں جن میں نہ صرف مذہب کی نشانیاں ہوں بلکہ خدا کے
فضل اور عنایت بھی ہیں اسکی بابت خوبی کے صاف اور صحیح گواہ
اور مہر نشان ہوں جسے وہ ہم میں ایمان پیدا کرنے پر اثر کرتا ہے اور
اور اپنے [illegible] ثابت
[illegible]
شاگرد ہیں۔ بپتسمہ اور عطاء ربانی۔ صحیح نے ساکرمینٹوں کو بیشمار مقرر
نہیں کیا کہ انہیں ملا کریں یا مانے پر ہیں بلکہ اسواسطے کہ انکو واسطہ ظاہر
[illegible]

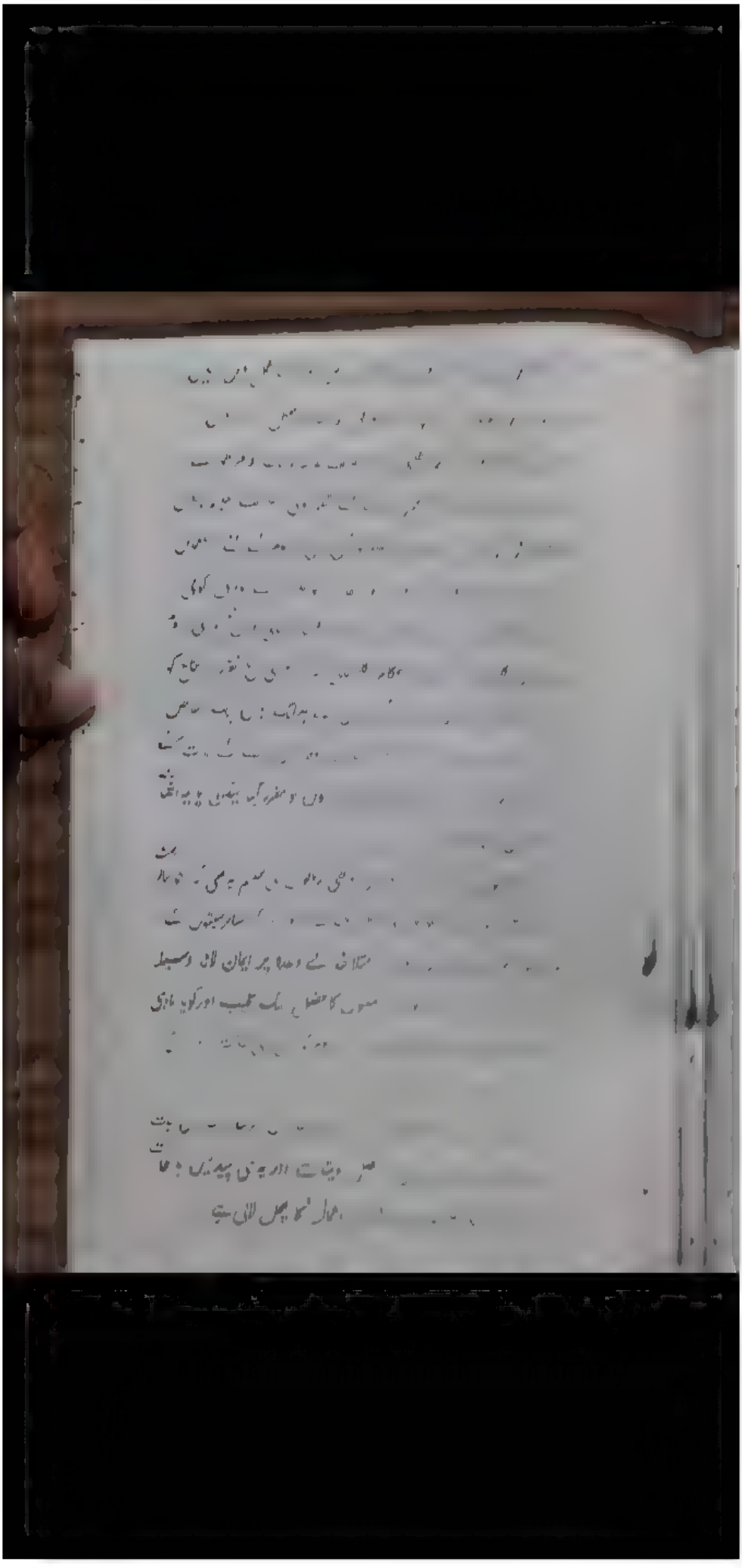

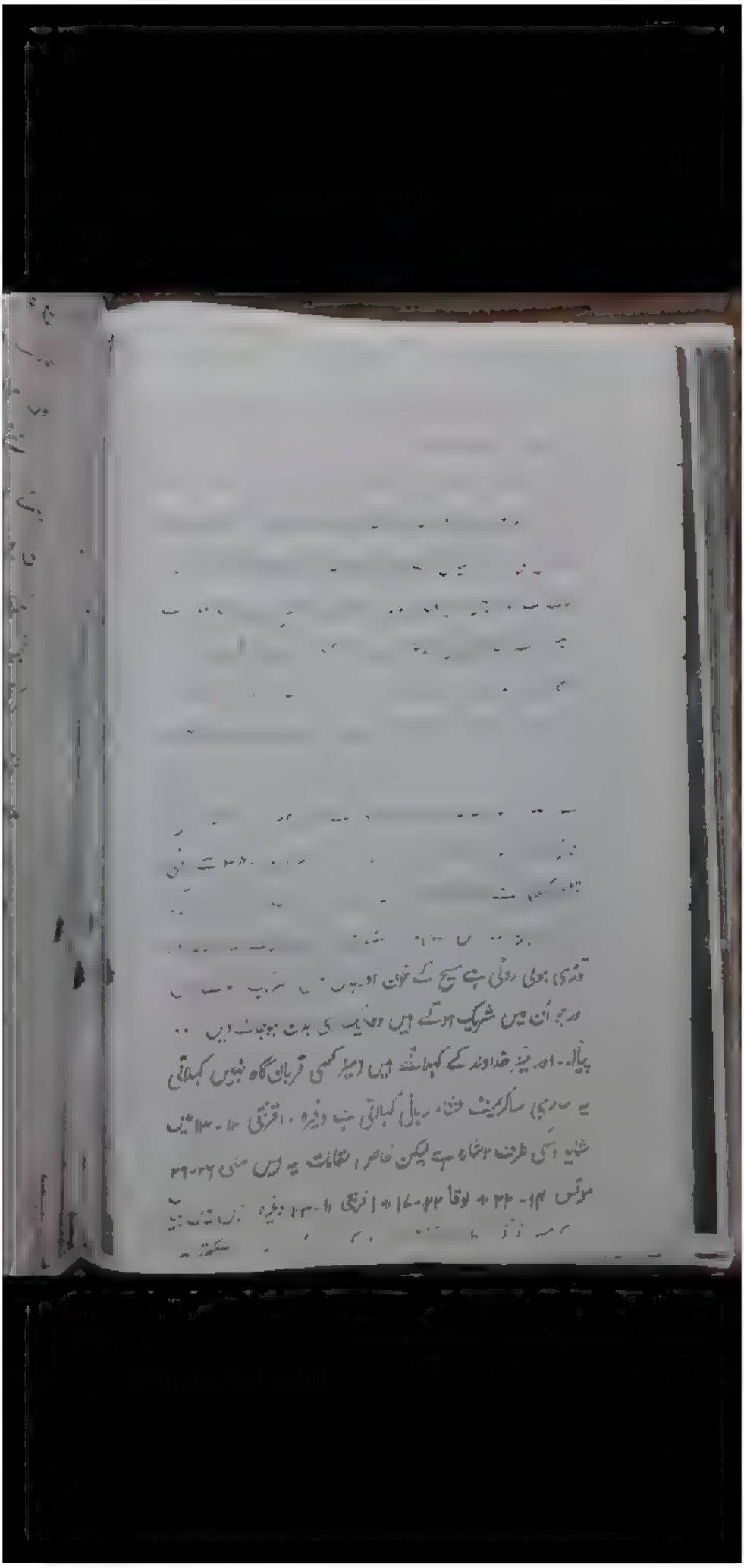

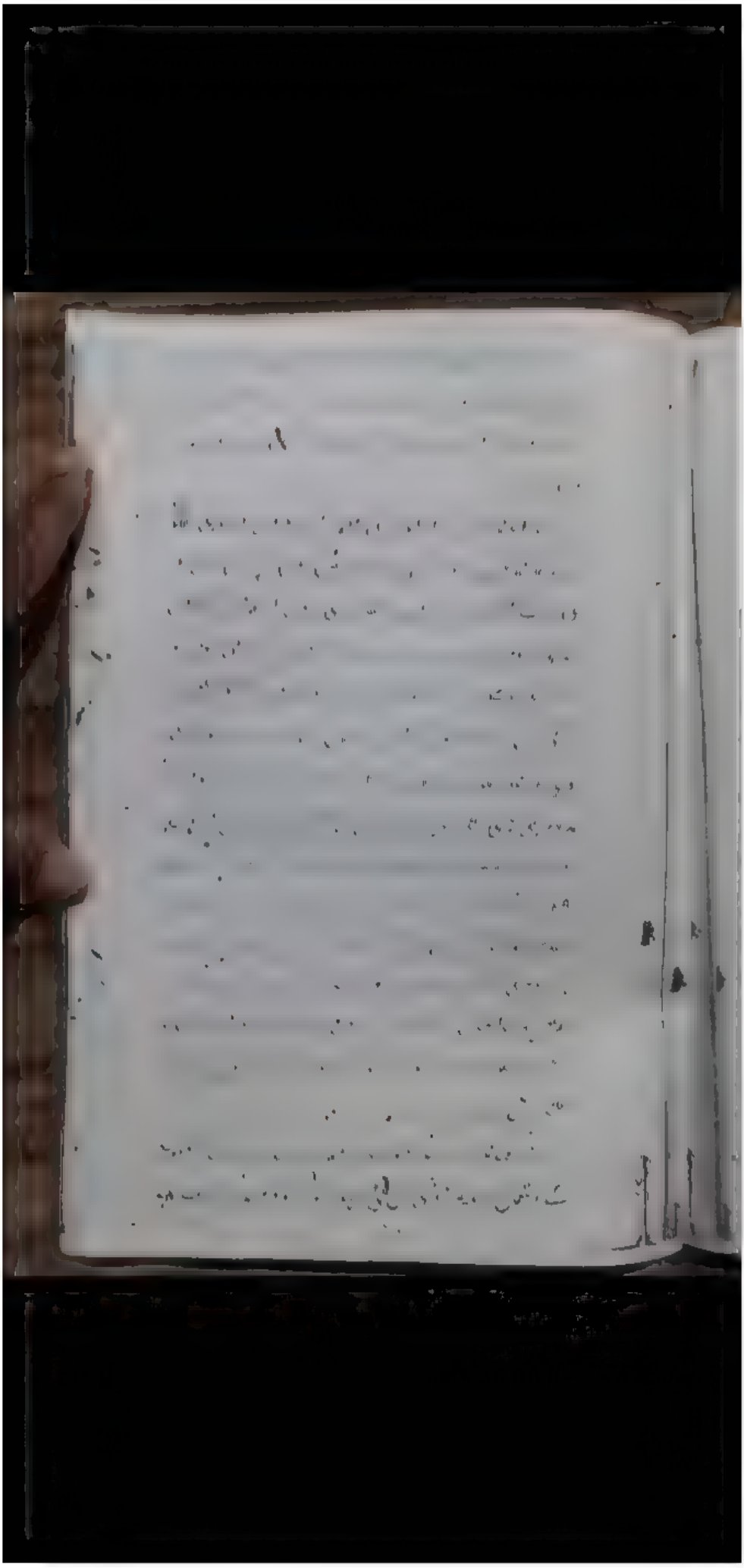

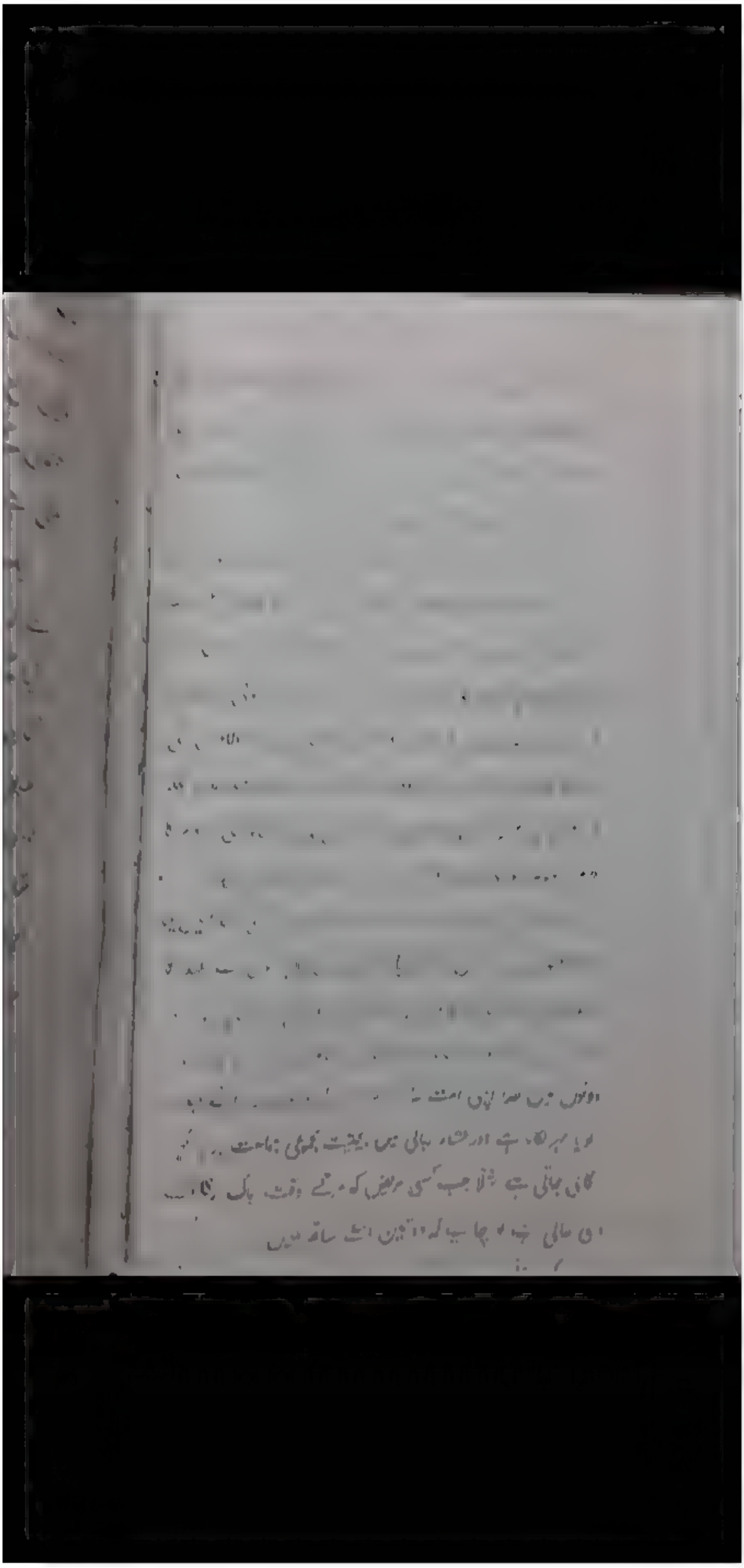

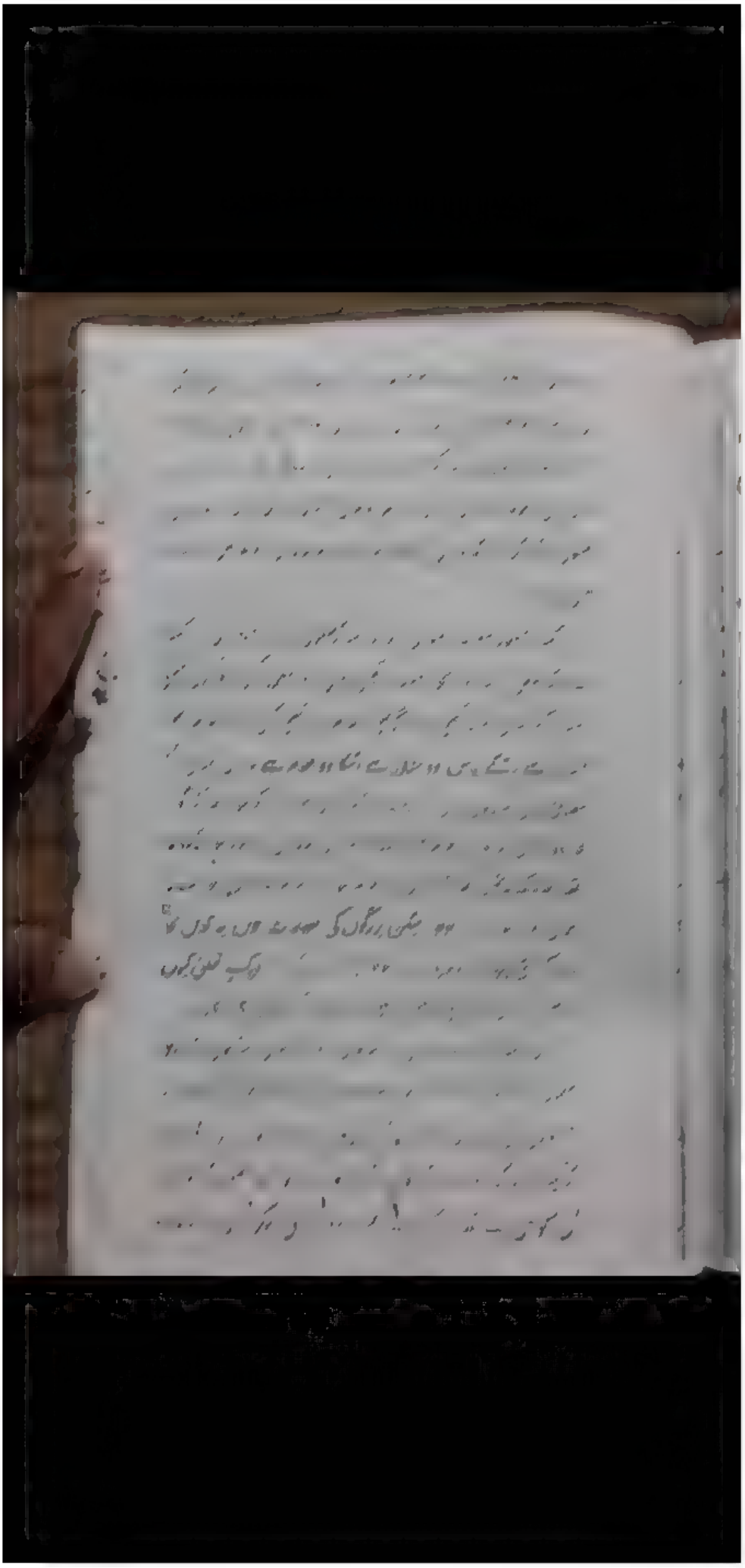

19:37 28%
Details

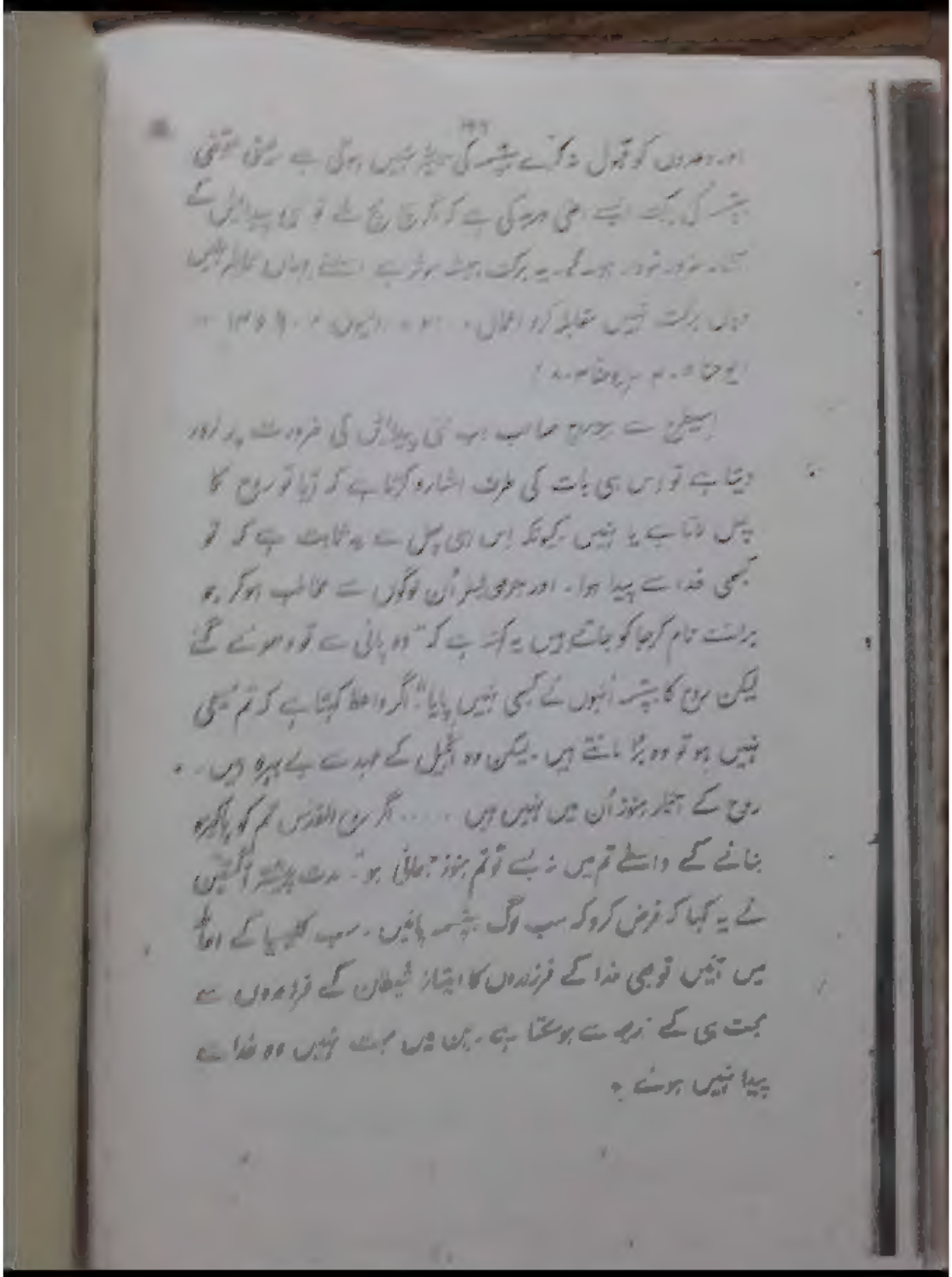

اور دعووں کو قبول نہ کرنے پیشہ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے یہ رسمی توقعی
پیشہ کی برکت ایسے ہی ہوتی ہے کہ اگر روح ملے تو نیا پیدائش کے
ساتھ ضرور ہوگا۔ یہ برکت ہوتے ہوئے ہے اسلئے وہاں علامات ظاہر
وہاں برکت نہیں مقابلہ کرو اعمال ۱۰: ۴۴ - ۴۸ ، ۱۹: ۱ - ۶
یوحنا ۳: ۲۲ - ۳۰ ، ۴: ۱ - ۲ ۔

اسطرح سے پطرس صاحب نئی پیدائش کی ضرورت پر زور
دیتا ہے تو اس ہی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آیا تو روح کا
پھل رکھتا ہے یا نہیں کیونکہ اس ہی پھل سے یہ ثابت ہے کہ تو
کسی خدا سے پیدا ہوا۔ اور جو بے ایمان لوگوں سے مخالفت ہو کر یہ
برائے نام کرجا کو جاتے ہیں یہ کہتے ہے کہ "وہ پانی سے تو دھوئے گئے
لیکن روح کا بپتسمہ انہوں نے کبھی نہیں پایا" اگر واعظ کہتا ہے کہ تم مسیحی
نہیں ہو تو وہ بڑا مانتے ہیں۔ لیکن وہ انجیل کے عہد سے بے بہرہ ہیں۔
روح کے اختیار ہنوز ان میں نہیں ہیں ..... اگر روح القدس تم کو پاکیزہ
بنانے کے واسطے تم میں نہ بسے تو تم ہنوز جلالی ہو۔ مدت پیشتر انگلیکن
نے یہ کہا کہ فرض کرو کہ سب لوگ بپتسمہ پائیں۔ سب کلیسیا کے اعضا
میں آئیں تو بھی خدا کے فرزندوں کا امتیاز شیطان کے فرزندوں سے
ہمت ہی کے ذریعہ سے ہوسکتا ہے۔ جن میں ہمت نہیں وہ خدا سے
پیدا نہیں ہوئے ۔

FOOTPRINTS WITHOUT FEET

1. The Making of a Scientist
2. The Necklace
3. The Hack Driver
4. Bholi

Each Semester

SECTION	WEIGHTAGE (IN MARKS)
READING	10
WRITING & GRAMMAR	10
LITERATURE	20
TOTAL	40
INTERNAL ASSESSMENT	10
GRAND TOTAL	50

FOOTPRINTS WITHOUT FEET

1. A Triumph of Surgery
2. The Thief's Story
3. Footprints Without Feet

Term - II

READING

Question based on the following kinds of unseen passages to assess inference, evaluation, vocabulary, analysis and interpretation:

1. Discursive passage (400-450 words)
2. Case based Factual passage (with visual input/ statistical data/ chart etc. 300-350 words)

WRITING SKILL

1. Formal letter based on a given situation
   - Letter of Order
   - Letter of Enquiry
2. Analytical Paragraph (based on outline/chart/cue/map/report etc.)

GRAMMAR

1. Tenses
2. Modals
3. Subject Verb Concord
4. Determiner
5. Reported Speech
6. Commands and Requests
7. Statements
8. Questions

LITERATURE

Questions based on extracts / texts to assess interpretation, inference, extrapolation beyond the text and across the texts.

FIRST FLIGHT

1. Glimpses of India
2. Madam Rides the Bus
3. The Sermon at Benares
4. The Proposal (Play)

POEMS

1. Amanda
2. Animals
3. The Tale of Custard the Dragon

English Language and Literature
Code No. 184
Class X (2021-22)
Term wise Syllabus

Term - I

READING

Question based on the following kinds of unseen passages to assess inference, evaluation, vocabulary, analysis and interpretation:

1. **Discursive passage (400-450 words)**
2. **Case based Factual passage (with visual input/ statistical data/ chart etc. 300-350 words)**

WRITING SKILL

1. **Formal letter based on a given situation.**
   - **Letter to the Editor**
   - **Letter of Complaint (Official)**
   - **Letter of Complaint (Business)**

GRAMMAR

1. **Tenses**
2. **Modals**
3. **Subject-Verb Concord**
4. **Determiner**
5. **Reported Speech**
6. **Commands and Requests**
7. **Statements**
8. **Questions**

LITERATURE

Questions based on extracts / texts to assess interpretation, inference, extrapolation beyond the text and across the texts.

FIRST FLIGHT

1. **A Letter to God**
2. **Nelson Mandela**
3. **Two Stories About Flying**
4. **From the Diary of Anne Frank**
5. **The Hundred Dresses 1**
6. **The Hundred Dresses 2**

POEMS

1. **Dust of Snow**
2. **Fire and Ice**
3. **A Tiger in the Zoo**
4. **The Ball Poem**